ان سیریز
رگٹ مشن
مظہر کلیم
ایم اے

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون! نیا ناول " ٹارگٹ مشن " آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس ناول میں عمران اور اس کے ساتھی ایک ایسے ٹارگٹ کی تلاش پر کام کرتے ہیں جسے ان کے لئے ہر لحاظ سے ناممکن بنا دیا جاتا ہے اور جب عمران نے اپنی خداداد صلاحیتوں کی بناء پر یہ ٹارگٹ تلاش کر لیا تو پھر یہ ٹارگٹ کسی آتش فشاں کی طرح پھٹ پڑا اور نہ صرف عمران بلکہ اس کے ساتھی بھی اس کی لپیٹ میں آگئے۔ اس ناول کا انجام یقیناً آپ کے لئے بھی باعث حیرت ثابت ہو گا۔ مجھے یقین ہے کہ یہ منفرد انداز کا ناول ہر لحاظ سے آپ کو پسند آئے گا۔ مجھے آپ کی آرا کا انتظار رہے گا البتہ ناول کے مطالعہ سے پہلے اپنے چند خطوط اور ان کے جواب ضرور ملاحظہ کر لیجئے۔

ہارون آباد سے عثمان طاہر خان لکھتے ہیں۔ " طویل عرصے سے آپ کے ناولوں کا قاری ہوں۔ میری خواہش ہے کہ آپ کسی ناول میں عمران کے ساتھ ساتھ کرنل فریدی کا بھی بلیک تھنڈر سے ٹکراؤ دکھائیں۔ ویسے طویل عرصہ ہوا ہے آپ نے بلیک تھنڈر پر کوئی ناول نہیں لکھا۔ امید ہے آپ میری خواہش ضرور پوری کریں گے "۔

محترم عثمان طاہر خان صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ بلیک تھنڈر نے ابھی تک خاموشی اختیار کر رکھی ہے۔

اس لئے اس پر کوئی ناول بھی نہیں آرہا۔ جیسے ہی یہ خاموشی ٹوٹی، ناول بھی سامنے آجائے گا۔ البتہ کرنل فریدی اور بلیک تھنڈر کے درمیان مقابلے کی خواہش تو اسی صورت میں پوری ہو سکتی ہے کہ جب بلیک تھنڈر پاکیشیا کے ساتھ ساتھ دوسرے اسلامی ممالک پر کام کرے۔ ویسے کہا تو یہی جاتا ہے کہ طویل خاموشی کسی نہ کسی طوفان کا پیش خیمہ ہوتی ہے۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ آپ کی فرمائش جلد ہی پوری ہو جائے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

چیچہ وطنی سے خادم حسین عادل لکھتے ہیں۔ "آپ کا ہر ناول بے مثال اور منفرد ہوتا ہے لیکن عمران اور سیکرٹ سروس کے ممبران جب کسی مشن پر روانہ ہوتے ہیں تو جس ترتیب سے ان کے نام لکھے جاتے ہیں اور پھر کہانی کے درمیان جب وہ گرفتار ہوتے ہیں تو اسی ترتیب سے ہی کرسیوں پر جکڑے بیٹھے نظر آتے ہیں۔ کیا اس کی کوئی خاص وجہ ہے"۔

محترم خادم حسین عادل صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے واقعی انتہائی دلچسپ انکشاف کیا ہے۔ اگر واقعی ایسا ہوتا ہے تو پھر مجھے اس پوائنٹ پر خصوصاً غور کرنا پڑے گا کہ مجرموں کو اس ترتیب کا کیسے علم ہو جاتا ہے جو ترتیب عمران اور اس کے ساتھیوں کی مشن کے آغاز پر سامنے آتی ہے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

چک نمبر ج۔ب/336 ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ سے محمد شاہد لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناول طویل عرصے سے پڑھ رہا ہوں اور ہم دوست مل کر آپ کے ناولوں کا بڑے بھرپور انداز میں تجزیہ بھی کرتے ہیں۔ آپ جس انداز میں ملک و قوم کی خدمت کر رہے ہیں وہ واقعی قابل تحسین ہے۔ البتہ ایک بات پوچھنی ہے کہ جب پاکیشیا سے کوئی فارمولا مجرم باہر بھیجنے لگتے ہیں تو پاکیشیا میں ہر طرف ایسی ناکہ بندی کر دی جاتی ہے کہ فارمولا کسی صورت بھی باہر نہیں جا سکتا۔ کیا ایسی ناکہ بندی مستقل نہیں ہو سکتی"۔

محترم محمد شاہد صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ جہاں تک آپ کے سوال کا تعلق ہے تو محترم ایسی ناکہ بندی ایک محدود وقت تک تو ممکن ہو سکتی ہے مستقل طور پر ممکن نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ اس طرح تو بے شمار کاروباری اور قانونی رکاوٹیں سامنے آ سکتی ہیں۔ اس لئے ہنگامی بنیادوں پر جو کام ہو سکتا ہے وہ مستقل بنیادوں پر ہونا ممکن نہیں ہو سکتا۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

پنوں عاقل سے عاشق حسین لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناول ایک سے ایک بڑھ کر ہوتے ہیں۔ آپ واقعی بہترین انداز میں لکھتے ہیں۔ البتہ آپ سے ایک بات پوچھنی ہے کہ کیا آپ کا کسی سیکرٹ سروس یا ادارے سے تعلق رہ چکا ہے یا نہیں۔ امید ہے آپ ضرور جواب دیں گے"۔

محترم عاشق حسین صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے

حد شکریہ۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے اتنے کارنامے پڑھنے کے بعد بھی آپ یہ سوال پوچھ رہے ہیں اور کوئی تعلق ہو یا نہ ہو۔ بہرحال اتنا تعلق تو ضرور ہے کہ میں سیکرٹ سروس کے کارنامے آپ کی خدمت میں پیش کرتا رہتا ہوں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

میانوالی سے ٹی، ایس یوسف زئی لکھتے ہیں۔ "گذشتہ کئی سالوں سے آپ کے ناولوں کا قاری ہوں۔ آپ کے ناولوں کے مختلف سلسلے واقعی بے حد شاندار سلسلے ہیں۔ خاص طور پر اسرائیل پر لکھے گئے ناول تو مجھے بے حد پسند آتے ہیں البتہ روزی راسکل کا کردار مجھے پسند نہیں آیا"۔

محترم ٹی، ایس یوسف زئی صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ روزی راسکل کا کردار آپ کو پسند نہیں آیا۔ مجھے اس پر حیرت ہے کیونکہ یہ کردار تو بے حد پسند کیا گیا ہے۔ بہرحال آپ اس پر تفصیل سے لکھیں کہ اس کردار کی کونسی بات آپ کو ناپسند ہے تاکہ میری رہنمائی ہو سکے۔ امید ہے آپ ضرور اس بارے میں تفصیل لکھیں گے۔

سرگودھا سے ایم اسلم شاہد لکھتے ہیں۔ "آپ ہمارے خطوط کا جواب کیوں نہیں دیتے۔ کیا اس وجہ سے کہ ہم اپنے خطوط میں آپ کے ناولوں کی غلطیوں کی نشاندہی کرتے رہتے ہیں۔ لیکن ہم تو بہرحال ایسا کرتے رہیں گے۔ آپ کے ناول "ڈینجر لینڈ" کے صفحہ نمبر 56 پر ناٹران کی بجائے فاٹران لکھا ہوا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ یہ پرنٹنگ کی غلطی ہو۔ بہرحال غلطی تو ہے۔ آپ کا ناول "پاور اسکواڈ" بے حد پسند آیا ہے۔ میجر پرمود کو آپ نے نظرانداز کر رکھا ہے اس پر ضرور کوئی ناول لکھیں"۔

محترم ایم اسلم شاہد صاحب۔ خط لکھنے کا بے حد شکریہ۔ آپ غلطیوں کی نشاندہی ضرور کرتے رہا کریں۔ اس سے میری اصلاح ہوتی رہتی ہے جہاں تک جواب کا تعلق ہے تو ایسا دانستہ نہیں ہوتا بلکہ جگہ کی تنگی کی وجہ سے تمام خطوط کے جواب نہیں دیئے جا سکتے۔ بہرحال اب تو آپ کی شکایت دور ہو گئی ہو گی۔ البتہ جس غلطی کی آپ نے نشاندہی کی ہے اس کی وجہ بھی آپ نے خود ہی لکھ دی ہے۔ اس لئے اس پر مزید کیا لکھوں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

تونسہ موڑ کوٹ ادو سے محمد صادق حسین لکھتے ہیں۔ "آپ جب ہمارے خطوں کے جواب نہیں دیتے تو ہمیں اپنے دوستوں سے بے حد شرمندہ ہونا پڑتا ہے۔ اس لئے آپ ہمارے خطوں کے جواب ضرور دیا کریں۔ ہماری زمین پر ہمارے رشتہ داروں نے ناجائز قبضہ کر رکھا ہے۔ آپ برائے کرم عمران سے کہیں کہ وہ فور سٹارز کو بھیج کر ہمیں ہماری زمین کا قبضہ دلا دیں۔ امید ہے آپ ضرور جواب دیں گے"۔

محترم محمد صادق حسین صاحب۔ خط لکھنے کا بے حد شکریہ۔ آپ کے خط کا جواب حاضر ہے۔ اس لئے اب آپ اپنے دوستوں کے سامنے

ضرور سرخرو ہو جائیں گے۔ ویسے جو کام آپ فور سٹارز سے لینا چاہتے ہیں وہ اپنے ان دوستوں سے لے لیں جو آپ کو شرمندہ کرتے رہتے ہیں تاکہ پھر آپ بھی انہیں شرمندہ کر سکیں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسّلام

مظہر کلیم ایم اے

ہال کمرے کے درمیان میں ایک میز کے گرد دو آدمی مجسموں کی طرح بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کے چہروں پر پتھریلی سنجیدگی تھی۔ یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے کسی نے جادو کی چھڑی گھما کر انہیں بت بنا دیا ہو کہ اچانک ہال کمرے کا دروازہ کھلا اور وہ دونوں اس طرح چونک کر اٹھ کھڑے ہوئے جیسے اگر انہیں ایک لمحے کی بھی دیر ہو گئی تو ان پر قیامت ٹوٹ پڑے گی۔ دروازے سے ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے جسم پر سوٹ تھا اور یہ دونوں افراد بھی سوٹوں میں ملبوس تھے۔ اس ادھیڑ عمر آدمی کے چہرے پر سنجیدگی کے تاثرات کچھ ضرورت سے زیادہ نمایاں تھے۔

"بیٹھو"....... آنے والے نے میز کے قریب پہنچ کر انتہائی سرد لہجے میں کہا اور پھر ایک خالی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کے بیٹھتے ہی وہ دونوں بھی اپنی اپنی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"تمہیں یہ اطلاع تو مل چکی ہو گی کہ پاکیشیا کے خلاف واٹر میزائل مشن مکمل طور پر ناکام ہو گیا ہے"...... آنے والے نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"یس چیف۔آپ کی بھجوائی ہوئی فائل ہم نے پڑھ لی ہے"۔اس کے دائیں ہاتھ بیٹھے ہوئے بانس کی طرح پتلے اور لمبے آدمی نے جواب دیا۔اس کا چہرہ بھی اس کے جسم کی طرح لمبا اور دبلا تھا۔

"حالانکہ اس بار جو پلاننگ کی گئی تھی خیال تھا کہ مشن کامیاب رہے گا اور ناکامی کا پوائنٹ ایک فیصد بھی خطرہ نہ تھا لیکن مشن سو فیصد ناکام رہا"......چیف نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"چیف۔اس سے زیادہ بہتر اور کامیاب پلاننگ نہیں ہو سکتی تھی لیکن اصل بات یہ ہے کہ یہ مشن کرانس کی سرکاری ایجنسی کو سامنے لانے کی وجہ سے ناکام ہوا ہے"...... اسی دبلے پتلے آدمی نے کہا۔

"ہاں۔تمہاری بات درست ہے ڈریک۔اعلیٰ حکام کا بھی یہی تجزیہ ہے حالانکہ کرانس کی اس ایجنسی کو اس لئے سامنے لایا گیا تھا کہ اس ایجنسی کے کارناموں کو فہرست کافی طویل تھی اور اس کے علاوہ چونکہ ان سے پاکیشیا سیکرٹ سروس کبھی نہ ٹکرائی تھی اس لئے حکام کا خیال تھا کہ یہ لوگ انہیں اس وقت تک الجھانے میں کامیاب رہیں گے جب تک مشن کامیاب یعنی مکمل نہیں ہو جاتا اور پھر حیرت اس بات پر ہے کہ ساجو راجزیرے پر تو مشن کو ہر لحاظ سے

خفیہ رکھا گیا تھا اور وہاں بلیک ایجنسی کو بھیجا گیا تھا لیکن عین آخری لمحات میں مشن ناکام کر دیا گیا اور بلیک ایجنسی کے اینڈریو اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر دیا گیا۔مجھے تو حیرت ہے کہ کیا پاکیشیا سیکرٹ سروس کو الہام ہوتا ہے کہ وہ ہر جگہ پہنچ جاتی ہے"......چیف نے کہا۔

"چیف۔ساجو راجزیرے پر مشن سپاٹ تو موجود ہے۔اسے تباہ نہیں کیا گیا اس لئے وہاں میزائل بھجوا کر کسی بھی لمحے مشن مکمل کیا جا سکتا ہے"......ڈریک نے کہا۔

"نہیں۔اب تک صرف دو واٹر میزائل تیار ہو سکے تھے اور دونوں تباہ ہو چکے ہیں۔مزید واٹر میزائل کی تیاری میں دو تین ہفتے لگ جائیں گے اور فوری طور پر ایسا ممکن ہی نہیں ہے اور اعلیٰ حکام کا تجزیہ ہے کہ اب پاکیشیا سیکرٹ سروس لامحالہ اس لیبارٹری کو تباہ کرنے کی کوشش کرے گی اور انہیں بہرحال یہ معلوم ہو جائے گا کہ واٹر میزائل لیبارٹری ایکریمیا میں ہے اس لئے وہ یقیناً یہاں پہنچیں گے اور اب اس لیبارٹری کو ان سے بچانے اور ان کے خاتمے کا مشن اس بار اعلیٰ حکام نے سپیشل ایجنسی کو دیا ہے اور اسرائیلی حکام نے بھی اس کی توثیق کر دی ہے"......چیف نے کہا۔

"باس۔یہ ہمارے لئے واقعی اعزاز ہے کہ ایکریمیا کی تمام ایجنسیوں میں سے ہمارا انتخاب کیا گیا ہے اور پھر اسرائیلی حکام نے بھی اس کی توثیق کی ہے"......اس بار دوسرے آدمی نے کہا۔

"اور ہمیں اس اعتماد پر پورا اترنا ہے اور اپنے انتخاب کو درست ثابت بھی کرنا ہے بارسن۔ اسی لئے تو میں نے وائٹ میزائل کے مشن کی تفصیلات پر مبنی دونوں فائلیں تمہیں بھجوائی تھیں تاکہ میٹنگ میں آنے سے پہلے تمہیں سب پس منظر سے آگاہی ہو"۔ چیف نے کہا۔

"باس۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں ہمارے پاس تفصیلی معلومات نہیں ہیں۔ صرف ادھر ادھر کی سنی سنائی باتیں ہیں اور ویسے بھی آج تک ہماری ایجنسی کا ٹکراؤ اس سروس سے نہیں ہوا۔ ایسی صورت میں ہمیں پہلے اس سروس کے بارے میں حتمی معلومات حاصل ہونی چاہئیں"...... دوسرے آدمی نے کہا۔

"میں پاکیشیا سیکرٹ سروس سے کئی بار ٹکرا چکا ہوں اور مجھے جو کچھ ان کے بارے میں معلوم ہے شاید ہی کسی اور کو معلوم ہو"۔ بارسن نے کہا تو باس اور دوسرا دبلا پتلا آدمی دونوں بے اختیار چونک پڑے۔

"بارسن۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو میں نے تمہاری پرسنل فائل میں ایسی کوئی بات نہیں پڑھی"...... باس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس۔ سپیشل ایجنسی میں آنے سے پہلے طویل عرصہ ٹاپ ایجنسی میں رہا ہوں اور ٹاپ ایجنسی کا سابقہ کئی بار پاکیشیا سیکرٹ سروس سے پڑ چکا ہے۔ گو کبھی میرا سیکرٹ سروس سے براہ راست

ٹکراؤ تو نہیں ہوا لیکن مجھے بہرحال ان کے بارے میں معلومات حاصل ہیں"...... بارسن نے کہا۔ وہ بھاری جبڑوں اور بھاری جسم کا مالک تھا۔ اس کا چہرہ کسی فلمی ولن جیسا تھا۔

"اوہ۔ ویری گڈ۔ پھر تو یہ ہمارے لئے بے حد فائدہ مند ثابت ہو گا کیونکہ عام حالات میں تو یہ معلومات انتہائی محدود ہیں صرف پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے عمران کے بارے میں تفصیلی معلومات ملتی ہیں۔ باقی کسی کے بارے میں کچھ تفصیل معلوم نہیں ہو سکتی"...... باس نے کہا۔

"باس۔ اصل آدمی بھی یہی علی عمران ہے۔ یہ شخص ایک کروڑ لومڑیوں اور ایک کروڑ شیروں کے امتزاج سے بنا ہوا ہے۔ اس کے ساتھ ٹیم میں اکثر ایک سوئس نژاد عورت اور تین چار مرد دیکھے گئے ہیں۔ یہ سوئس نژاد عورت شاید ان میں سے کسی کی گرل فرینڈ ہے۔ ان کے اصل حلیوں سے آج تک کوئی واقف نہیں ہو سکا۔ وہ مشن کے دوران مسلسل میک اپ میں رہتے ہیں اور باس اس آدمی کے تعلقات اعلیٰ پیمانے پر مخبری کرنے والی ایجنسیوں سے لے کر انتہائی محدود پیمانے پر کام کرنے والے افراد سے رہتے ہیں اور کہا یہ جاتا ہے کہ یہ شخص صرف فون کے نمبر پریس کر کے ایسی ایسی معلومات حاصل کر لیتا ہے جنہیں خفیہ رکھنے کے لئے حکومتیں کروڑوں اربوں ڈالر خرچ کرتی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ شخص انتہائی برق رفتاری سے کام کرنے کا عادی ہے اور اس کے ساتھی بھی اس کے ساتھ

انتہائی تیزی سے کام کرتے ہیں اور آخری بات یہ کہ خوش قسمتی ہمیشہ ان کے ساتھ رہتی ہے۔ بعض اوقات تو یہ لوگ موت سے اس انداز میں بچ جاتے ہیں کہ جیسے موت خود ان کے قریب آنے سے گھبراتی ہو"...... بارسن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یہ تو عام سی باتیں ہیں۔ تم کوئی خاص بات بتا رہے تھے"۔ باس نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"خاص بات یہ ہے باس کہ یہ لوگ انتہائی گہرائی میں سوچتے ہیں اور پھر انتہائی برق رفتاری سے فیصلے کر کے ان پر اتنی ہی رفتار سے عمل بھی کر گزرتے ہیں۔ اگر آپ نے ان کا مقابلہ کرنا ہے تو پھر آپ کو بھی اتنی ہی برق رفتاری سے کام لینا ہو گا ورنہ معمولی سی غفلت بھی ناقابل تلافی نقصان پہنچا سکتی ہے"...... بارسن نے کہا۔

"ہونہہ۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ واقعی یہ خاص بات ہے"۔ باس نے اس بار اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"باس۔ یہ آدمی عمران ہو یا پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چاہے کوئی بھی ایجنٹ ہو بہرحال اس کی موت اب ہمارے ہاتھوں لکھی جا چکی ہے"...... دبلے پتلے آدمی نے کہا۔

"جذباتی باتیں مت کرو ڈریک۔ یہ انتہائی اہم اور سیریس مسئلہ ہے۔ اگر ہم نے جذباتی باتیں کیں یا جذباتی فیصلے کئے تو ناکامی ہمارا مقدر بن جائے گی۔ ہمیں کوئی ٹھوس اور واضح لائحہ عمل طے کرنا ہے"...... باس نے اس بار قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"باس۔ میں جذباتی بات نہیں کر رہا۔ ہمیں اپنی پوری توجہ اس لیبارٹری پر لگا دینی چاہئے۔ یہ لوگ بہرحال اس لیبارٹری کو تباہ کرنے کا ٹارگٹ لے کر آئیں گے اور یہ ریموٹ کنٹرول سے تو لیبارٹری تباہ نہیں کر سکتے اس کے لئے انہیں لیبارٹری میں آنا پڑے گا اور وہاں ڈریک ان کے لئے موت کے سینکڑوں ہزاروں ٹریپ بچھا چکا ہو گا"...... ڈریک نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ ڈریک ٹھیک کہہ رہا ہے اور مجھے معلوم ہے کہ اس لیبارٹری کو چاہے کتنا ہی خفیہ کیوں نہ رکھا جائے یہ لوگ بہرحال اس کے بارے میں معلومات حاصل کر لیں گے۔ ان سے ٹکراؤ بہرحال لیبارٹری پر ہی ہو گا۔ اس سے پہلے نہیں"...... بارسن نے ڈریک کی بات کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن میں چاہتا ہوں کہ لیبارٹری تک پہنچنے سے پہلے ان کا خاتمہ ہو جائے"...... باس نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"باس۔ اس کا ایک ہی طریقہ ہے"...... بارسن نے کہا تو باس چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

"کون سا"...... باس نے اشتیاق بھرے لہجے میں پوچھا۔

"ولنگٹن میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ایک ایجنٹ ڈارسن ہے۔ میں اسے ذاتی طور پر جانتا ہوں مجھے یقین ہے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے رہائش گاہ، کاریں اور اسلحے کا بندوبست اس ڈارسن کے ذریعے ہی کیا جائے گا اس لئے اگر ڈارسن کا فون ٹیپ کر لیا جائے

تو ہمیں اس بارے میں حتمی معلومات مل سکتی ہیں اور ہم آسانی سے ان کا خاتمہ کر سکتے ہیں ورنہ تو انہیں یہاں ولنگٹن میں تلاش کرنا ناممکن ہے"...... بارسن نے کہا۔

"ویری گڈ آئیڈیا۔ لیکن کیا یہ ضروری ہے کہ ایسا ڈارسن کے ذریعے ہی ہو گا"...... باس نے کہا۔

"اگر نہ بھی ہو گا تب بھی عمران کسی نہ کسی معاملے میں بہرحال ڈارسن سے رابطہ ضرور کرے گا"...... بارسن نے کہا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے تو پھر سنو۔ میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ بارسن کا سیکشن پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ لیبارٹری تک پہنچنے سے پہلے کرنے کی کوشش کرے گا اور لیبارٹری کی حفاظت کا کام ڈریک اور اس کا سیکشن کرے گا"...... باس نے کہا۔

"یس باس۔ اس طرح سپیشل ایجنسی یقیناً اپنے مقصد میں کامیاب رہے گی"...... بارسن اور ڈریک نے کہا تو باس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

ولنگٹن کے بین الاقوامی ایئرپورٹ پر عمران اپنے ساتھیوں کے ساتھ موجود تھا۔ وہ ابھی ایک پرواز کے ذریعے کارٹ سے براہ راست یہاں پہنچے تھے۔ بحرہند کے جزیرے کارٹ اور ساجورا میں واٹر میزائل کے ذریعے پاکیشیا کی ایٹمی تنصیبات کو تباہ کرنے کا مشن اسرائیل اور ایکریمیا نے مل کر بنایا تھا لیکن کارٹ میں عمران اور اس کے ساتھیوں جن میں صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل شامل تھے، نے اس میزائل اور مشن سپاٹ کو تباہ کر دیا تھا جبکہ ساجورا جزیرے پر یہی کام جولیا اور صالحہ نے سرانجام دیا تھا اور پھر صالحہ اور جولیا بھی دونوں واپس کارٹ جزیرے پر پہنچ گئی تھیں اور پھر وہاں یہ پروگرام بنایا گیا کہ فوری طور پر ایکریمیا پہنچ کر واٹر میزائل لیبارٹری کو تباہ کر دیا جائے تاکہ پاکیشیا کے خلاف یہ معاملہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے اور پھر ٹرانسمیٹر پر عمران نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف سے رابطہ

کیا تو چیف نے بھی اس مشن کی منظوری دے دی اور اس طرح یہ
پورا گروپ کارٹ سے سیدھا ولنگٹن پہنچ گیا اور اس وقت وہ چیکنگ
کے مراحل سے گزرنے کے بعد بیرونی لاؤنج کی طرف بڑھے چلے جا
رہے تھے۔ چونکہ ان کے پاس کاغذات وغیرہ موجود تھے اور انہوں نے
انہی کاغذات کی بنیاد پر میک اپ کر رکھے تھے اس لئے چیکنگ میں
انہیں کسی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑا تھا۔ بیرونی لاؤنج میں بے پناہ
رش تھا۔ عمران اور اس کے ساتھی لاؤنج سے نکل کر ٹیکسی سٹینڈ کی
طرف بڑھتے چلے گئے۔

" ہم نے ہوٹل لٹل سٹار جانا ہے"...... عمران نے ٹیکسی سٹینڈ
کے قریب پہنچ کر اپنے ساتھیوں سے کہا اور پھر ایک ٹیکسی کی طرف
بڑھ گیا۔ چونکہ ان کی تعداد چھ تھی اس لئے وہ ایک ٹیکسی میں نہ بیٹھ
سکتے تھے۔ چنانچہ دو ٹیکسیاں ہائر کی گئیں اور ایک ٹیکسی میں عمران
ڈرائیور کے ساتھ جبکہ عقبی سیٹ پر صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر
بیٹھ گئے اور دوسری ٹیکسی کی عقبی سیٹ پر جولیا اور صالحہ بیٹھ گئیں
اور پھر دونوں ٹیکسیاں ہوٹل لٹل سٹار کی طرف بڑھ گئیں۔ تقریباً
آدھے گھنٹے کے سفر کے بعد وہ ہوٹل لٹل سٹار کے گیٹ کے سامنے
پہنچ کر رک گئیں اور عمران اور اس کے ساتھی نیچے اترے۔ ٹیکسیوں
کے کرائے کی ادائیگی کے بعد انہیں کمرے بک کرانے اور پھر کمروں
تک پہنچنے میں زیادہ دیر نہ لگی۔ گو ان سب نے اپنے لئے علیحدہ علیحدہ
کمرے بک کرائے تھے لیکن وہ سب اپنے اپنے کمروں کا ایک ا

راؤنڈ لگا کر عمران کے کمرے میں ہی اکٹھے ہو گئے تھے۔ عمران کرسی پر
بڑے سنجیدہ انداز میں اس طرح بیٹھا ہوا تھا کہ جیسے کوئی ایسی اہم
بات ہو گئی ہو جس نے اسے اس طرح سنجیدہ رہنے پر مجبور کر دیا
ہے۔

" کیا بات ہے۔ تم کارٹ سے یہاں پہنچنے تک مسلسل سنجیدہ
رہے ہو اور اب بھی تمہاری یہی حالت ہے"...... جولیا نے قدرے
تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

" میں سارے راستے ایک پوائنٹ پر غور کرتا رہا ہوں اور میں
نے اس پوائنٹ پر جتنا بھی غور کیا ہے اتنا ہی یہ پوائنٹ الجھ گیا ہے
اور اب تک وہ اتنا الجھ چکا ہے کہ اب تو مجھے بھی یاد نہیں رہا کہ وہ
پوائنٹ کیا تھا"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" یعنی اب صرف الجھاؤ رہ گیا ہے آپ کے ذہن میں۔ پوائنٹ
نہیں رہا"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" بات ٹالو نہیں عمران۔ تمہاری سنجیدگی بتا رہی ہے کہ کوئی
خاص بات ہے ورنہ تم جیسا آدمی اس طرح طویل عرصہ تک سنجیدہ
رہ ہی نہیں سکتا"...... جولیا کے لہجے میں مزید تشویش ابھر آئی تھی۔

" کیا بتاؤں۔ بتانے والی بات ہی نہیں ہے"...... عمران نے
کہا۔

" کیا مطلب۔ ایسی کیا بات ہو سکتی ہے جو تم ہمیں نہیں بتا
سکتے"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

"اچھا چلو بتا دیتا ہوں۔ میں کارٹ سے یہاں تک یہی سوچتا آیا ہوں کہ میری زندگی بھی کیا زندگی ہے جس میں نہ کوئی خوشی ہو اور نہ کوئی بہار۔ بس قتل وغارت، بھاگ دوڑ، مشن، مشن، مشن میں کامیابی، مشن میں ناکامی۔ یہ سب کچھ آخر کب تک ہوتا رہے گا۔ کیا میری زندگی کا مقصد صرف یہی رہ گیا ہے"...... عمران نے کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں نے ایک دوسرے کو معنی خیز نظروں سے دیکھا اور بے اختیار مسکرا دیئے۔ وہ دونوں ہی عمران کی اس بات کا مطلب سمجھ گئے تھے کہ عمران اب جولیا کو چکر دینے کے موڈ میں آگیا ہے۔

"تو پھر تم کیا چاہتے ہو"...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"میرے چاہنے یا نہ چاہنے سے کیا ہوتا ہے۔ ہم تو بے بس اور مجبور لوگ ہیں۔ بظاہر انسان لیکن درحقیقت کٹھ پتلیاں ہیں جن کی ڈور چیف کے ہاتھ میں ہے"...... عمران نے بڑے اداس سے لہجے میں کہا تو جولیا کے چہرے پر یکلخت انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ تم جیسے انسان پر بھی ڈپریشن کا دورہ پڑ سکتا ہے"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"حالات کی مجبوری۔ آخر میں انسان ہوں پتھر تو نہیں ہوں" عمران نے اور زیادہ اداس لہجے میں کہا۔

"تم تو سیکرٹ سروس کے ممبر نہیں ہو۔ پھر کیوں مجبور ہو۔ جا

اور جا کر جو کرنا چاہتے ہو کرو"...... تنویر نے پہلی بار بولتے ہوئے کہا۔

"ممبر نہ ہونے کی وجہ سے تو سارا فساد ہے۔ چھوٹا سا چیک میرے لئے عذاب بن گیا ہے۔ ہر بار سوچتا ہوں کہ اتنی معمولی رقم کے لئے اپنی جان کو خطرے میں ڈالنا حماقت ہے لیکن پھر کیا کروں معروضی حالات دوبارہ اس چھوٹے سے چیک کے لئے مجبور کر دیتے ہیں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"سنو عمران۔ مجھے معلوم ہے کہ تمہاری یہ سب باتیں محض اداکاری ہے اس لئے اب اگر تم نے ایسی باتیں کیں تو میں اپنے ہاتھوں تمہیں گولی مار دوں گی۔ سمجھے"...... جولیا نے یکلخت غصیلے لہجے میں کہا۔

"تمہیں تکلیف کرنے کی ضرورت نہیں ہے مس جولیا۔ فکر نہ کرو کسی نہ کسی روز کسی کی گولی خود ہی مجھے انجام تک پہنچا دے گی"۔ عمران نے پہلے سے زیادہ اداس لہجے میں کہا۔

"ویسے عمران صاحب۔ اگر آپ ہالی وڈ میں چلے جائیں تو آپ سے بڑا اداکار اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ آپ میں واقعی اداکاری کی انتہائی ناقابل یقین صلاحیتیں موجود ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"ان کی اداکاری کی تو میں بھی قائل ہو چکی ہوں۔ ایسی اداکاری کرتے ہیں کہ آدمی واقعی پاگل ہو جائے"...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں غریب اور مجبور کو بڑے لوگ اداکار ہی کہتے ہیں۔ کیا کیا جائے۔ معروضی حالات آدمی کو خود ہی اداکار بنا دیتے ہیں"۔ عمران نے اسی طرح انتہائی اداسی سے بھرپور لہجے میں کہا۔

"تم سو جاؤ۔ تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔ اٹھو سب اپنے اپنے کمروں میں چلو۔ اسے آرام کرنے دو ورنہ اس کا نروس بریک ڈاؤن بھی ہو سکتا ہے۔ چلو اٹھو"...... جولیا نے خود بھی اٹھتے ہوئے اپنے ساتھیوں سے کہا اور صالحہ، صفدر اور کیپٹن شکیل کے ساتھ ساتھ تنویر بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"آپ ویسے ہی کہہ دیتے عمران صاحب۔ خواہ مخواہ آپ نے اتنی اداکاری کی"...... صفدر نے دروازے کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب"...... جولیا نے مڑ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب یہی چاہتے تھے کہ ہم انہیں اکیلا چھوڑ دیں اور نتیجہ آپ کے سامنے ہے"...... صفدر نے کہا۔

"کیوں۔ کیا مطلب۔ کیا واقعی"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اب میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ مجبور اور بے بس ہوں۔ نہ اٹھا سکتا ہوں نہ بٹھا سکتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"آؤ صفدر۔ تمہارا خیال غلط ہے۔ اس پر واقعی ڈپریشن کا دورہ پڑا ہوا ہے۔ آؤ"...... جولیا نے کہا اور تیزی سے دروازہ کھول کر باہر نکل

گئی۔ اس کے پیچھے صالحہ، تنویر اور پھر صفدر اور کیپٹن شکیل بھی باہر چلے گئے۔ عمران نے کرسی کی پشت سے سر ٹکایا اور آنکھیں بند کر لیں۔ اس کے چہرے پر ویسے ہی اداسی اور سنجیدگی کے گہرے تاثرات نمایاں تھے۔ کافی دیر تک وہ اسی حالت میں بیٹھا رہا۔ پھر اچانک اس نے آنکھیں کھولیں اور سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔ اس نے جیب سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔ فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ پرنس آف ڈھمپ کالنگ۔ اوور"...... عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ ٹائیگر اٹنڈنگ یو باس۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"کیا رپورٹ ہے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"آپ کا تعاقب یا نگرانی نہیں ہوئی باس۔ میں نے مکمل چیکنگ کر لی ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اوکے۔ لیکن تم نے بہرحال چیکنگ جاری رکھنی ہے اور جیسے ہی ایسا ہو تم نے فوراً مجھے اطلاع دینی ہے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"یس باس۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے واپس جیب میں ڈال لیا۔ اس نے کارٹ سے ٹائیگر کو ٹرانسمیٹر پر کال کیا تھا اور پھر اس نے

اسے پہلی پرواز سے فوراً ولنگٹن پہنچنے کا نہ صرف حکم دیا تھا بلکہ اسے یہ بھی بتا دیا تھا کہ وہ کس میک اپ میں اور کس پرواز کے ذریعے ولنگٹن پہنچیں گے اور اس نے اپنی اور اپنے ساتھیوں کی نگرانی کا کام اس کے ذمے لگایا تھا کیونکہ عمران کو خدشہ تھا کہ کارٹ اور ساجورا میں مشن ناکام ہونے کے بعد اسرائیلی اور ایکریمی حکام بہرحال اتنی سی بات تو سمجھ جائیں گے کہ اب عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا فوری ٹارگٹ واٹر میزائل لیبارٹری ہی ہو سکتا ہے اس لئے لازماً انہوں نے ان کی چیکنگ کا کوئی نہ کوئی انتظام کر لیا ہو گا کیونکہ بہرحال ایکریمیا کے وسائل لامحدود تھے اور وہ یہاں ایسے کیمرے بھی نصب کر سکتے تھے جن کی مدد سے وہ میک اپ کے باوجود انہیں پہچان لیں اس لئے اس نے یہ انتظام کیا تھا تاکہ وہ غفلت میں مار نہ کھا جائے۔ ڈپریشن اور اداسی کے مظاہرے سے واقعی اس کا مقصد یہی تھا کہ اس کے ساتھی اسے اکیلا چھوڑ دیں تاکہ وہ ٹائیگر سے رپورٹ لے سکے اور وہ یہ بھی نہیں چاہتا تھا کہ اس کے ساتھیوں کو ٹائیگر کے بارے میں معلوم ہو سکے ورنہ وہ لاشعوری طور پر دوسرا انداز اپنا سکتے تھے۔ اسے معلوم تھا کہ اس بار ایکریمین بلیک ایجنسی یا کوئی اور ٹاپ ایجنسی ہی ان کے مقابل آئے گی اس لئے وہ ہر لحاظ سے محتاط رہنا چاہتا تھا۔ ٹرانسمیٹر جیب میں ڈال کر اس نے فون کا رسیور اٹھایا۔ فون پیس کے نیچے لگا ہوا سفید بٹن پریس کر کے اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"سٹار ٹریڈرز"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"مائیک سے بات کراؤ۔ میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں"....... عمران نے کہا۔

"اوہ جناب۔ چیف تو دو ہفتوں کے لئے بزنس ٹور پر ایسٹرن کارمن گئے ہوئے ہیں"....... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے"....... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ وہ بیٹھا سوچتا رہا پھر اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کر دیئے۔

"کنگ کلب"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک تیز اور کرخت آواز سنائی دی۔

"رابرٹ سے بات کراؤ۔ میں پاکیشیا سے پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں"....... عمران نے تیز لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پاکیشیا سے۔ یہ کون سی جگہ ہے"....... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"جگہ نہیں۔ ایشیا کا ایک ملک ہے"....... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا۔ ہولڈ کریں"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔ عمران سمجھ گیا کہ یہ کوئی مقامی غنڈہ ہو گا جس نے کبھی پاکیشیا کا نام تک نہ سنا ہو گا کیونکہ کنگ کلب ایکریمیا کا سب سے بدنام کلب تھا اور

رابرٹ اس کلب کا مینجر تھا۔ رابرٹ پہلے ایکریمیا کی کسی سرکاری ایجنسی میں ایجنٹ تھا لیکن پھر کسی وجہ سے اسے ایجنسی سے فارغ کر دیا گیا تھا تو اس نے جرائم کی راہ اختیار کر لی اور اب وہ ولنگٹن کی جرائم کی دنیا کا خاصا معروف نام تھا اور شاید اسی وجہ سے وہ کنگ کلب کا مینجر بھی تھا۔ عمران سے اس کی اس دور کی دوستی تھی جب وہ ایجنسی میں تھا اور وقتاً فوقتاً ان کی فون پر بات چیت ہوتی رہتی تھی اور اگر کبھی ولنگٹن میں عمران کو فرصت مل جاتی تو وہ رابرٹ سے ضرور ملتا تھا اور رابرٹ بھی اس کی دل سے عزت کرتا تھا۔

"ہیلو۔ رابرٹ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد رابرٹ کی آواز سنائی دی۔

"پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ پرنس آف ڈھمپ۔ کہاں سے بات کر رہے ہیں"۔ دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

"ولنگٹن سے ہی بول رہا ہوں۔ تم سے ایک کام ہے"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ ضرور فرمائیے"...... رابرٹ نے جواب دیا۔

"ایک رہائش گاہ۔ دو کاریں اور کچھ ضروری اسلحہ وغیرہ چاہئے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ اس بارے میں تمہارے علاوہ اور کسی کو علم نہ ہو"...... عمران نے کہا۔

"بے فکر رہیں۔ رابرٹ اپنی ذمہ داری کو سمجھتا ہے۔ پتہ نوٹ کریں۔ جاز کالونی، کوٹھی نمبر گیارہ۔ بی بلاک۔ وہاں آپ کو آپ کے مطلب کی سب چیزیں مل جائیں گی۔ کوٹھی پر نمبروں والا تالا موجود ہے اور جو کوٹھی کا نمبر ہے وہی نمبر تالے کے کھلنے کا ہے"۔ رابرٹ نے جواب دیا۔

"اوکے شکریہ۔ پھر بات ہو گی"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ وہ اگر چاہتا تو یہاں موجود پاکیشیا سیکرٹ سروس کے فارن ایجنٹ ڈارسن کی مدد سے بھی رہائش گاہ وغیرہ حاصل کر سکتا تھا لیکن اسے چونکہ معلوم تھا کہ ایکریمیا کی ٹاپ ایجنسیاں ان کی تلاش میں ہوں گی اور ہو سکتا ہے کہ ڈارسن ان کی نظروں میں ہو اس لئے اس نے جان بوجھ کر ڈارسن سے رابطہ نہ کیا تھا اور رابرٹ کے ذریعے اس نے یہ رہائش گاہ اس لئے حاصل کی تھی کہ اسے یقین تھا کہ ٹاپ ایجنسیاں عام غنڈوں اور بدمعاشوں تک نہ پہنچ سکیں گی۔ اس طرح وہ ہر لحاظ سے محفوظ رہیں گے۔

بارسن اپنے سیکشن ہیڈ کوارٹر کے آفس میں بیٹھا ہوا تھا۔ میز پر مختلف رنگوں کے کئی فون موجود تھے۔ اس کا پورا سیکشن اس وقت ولنگٹن میں پاکیشیائی ایجنٹوں کی تلاش میں سرگرداں تھا۔ انہیں بتایا گیا تھا کہ وہ مشکوک افراد کو چاہے ان کا تعلق کسی بھی ملک سے ہو چیک کرتے رہیں جبکہ اسے اصل توقع ڈارسن سے تھی۔ ڈارسن کے آفس اور رہائش گاہ دونوں جگہوں کے فون انتہائی جدید ترین آلات کی مدد سے ٹیپ کئے جا رہے تھے لیکن ابھی تک اس سلسلے میں اسے کوئی اطلاع موصول نہ ہوئی تھی اور وہ بیٹھا سوچ رہا تھا کہ کہیں اس کا یہ آئیڈیا غلط ثابت نہ ہو لیکن بہرحال اسے امید ضرور تھی کہ اچانک سرخ رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو بارسن نے چونک کر اس فون کی طرف دیکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ بارسن بول رہا ہوں"...... بارسن نے سخت لہجے میں کہا۔

"رچرڈ بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے"...... بارسن نے اسی طرح تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"باس۔ پاکیشیا کے کسی پرنس آف ڈھمپ کی کوئی اہمیت ہے آپ کی نظروں میں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو بارسن بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ اس بارے میں تم نے کہاں سے سنا ہے۔ تفصیل بتاؤ۔ یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے"...... بارسن نے تیز لہجے میں کہا۔

"باس۔ کنگ کلب کے فون پر جیری کی ڈیوٹی تھی۔ آپ کو معلوم ہے کہ جیری میرا گہرا دوست ہے اور جیری اپنی ڈیوٹی آف کر کے میرے پاس ضرور آتا ہے اور ہم اکٹھے بیٹھ کر پیتے پلاتے ہیں۔ آج اس نے آنے کے بعد مجھ سے پوچھا کہ کیا میں ایشیا کے کسی ملک پاکیشیا کے بارے میں جانتا ہوں تو پاکیشیا کا نام سن کر میں بے اختیار چونک پڑا کیونکہ آپ کے حکم کے مطابق ہم جن ایجنٹوں کو تلاش کر رہے ہیں ان کا تعلق بھی پاکیشیا سے ہے جس پر میں نے اس سے مزید پوچھ گچھ کی تو اس نے بتایا کہ وہ اس لئے پوچھ رہا ہے کہ اس نے یہ نام آج پہلی بار سنا ہے۔ کسی پرنس آف ڈھمپ نے فون کر کے کہا کہ وہ پاکیشیا سے بول رہا ہے اور اس نے کلب کے مینجر رابرٹ سے بات کرنی ہے۔ چنانچہ اس نے رابرٹ سے رابطہ کرا دیا

لیکن یہ نام اس کے ذہن میں اٹک گیا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ رابرٹ سے اس کی کیا بات ہوئی ہے تو اس نے بتایا کہ وہ رابرٹ کی کال نہیں سنا کرتا کیونکہ رابرٹ انتہائی ظالم اور سفاک آدمی ہے۔ وہ معمولی باتوں پر آدمی کو مچھر کی طرح مسل کر رکھ دیتا ہے اس لئے یہ تو معلوم نہیں ہو سکتا کہ کیا بات ہوئی ہے"...... دوسری طرف سے رچرڈ نے کہا۔

"کیا تمہارا یہ دوست رابرٹ سے معلوم نہیں کر سکتا"۔ بارسن نے کہا۔

"اوہ نہیں باس۔ وہ تو اس کے سامنے نظریں نہیں اٹھا سکتا"۔ رچرڈ نے جواب دیا۔

"تو پھر تم خود معلوم کرو"...... بارسن نے کہا۔

"ویری سوری باس۔ کنگ کلب انتہائی خطرناک بدمعاشوں اور غنڈوں کا گڑھ ہے اور پھر یہ رابرٹ تو انتہائی خطرناک آدمی ہے اس لئے میں اگر وہاں گیا تو شاید زندہ بچ کر نہ آسکوں البتہ اگر آپ اس رابرٹ سے معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو آپ کو اسٹارم کی خدمات حاصل کرنا پڑیں گی۔ وہ رابرٹ کی ٹکر کا بدمعاش ہے اور رابرٹ بھی اس سے دبتا ہے"...... رچرڈ نے کہا۔

"اوہ۔ کیا ہو گیا ہے تمہیں۔ معمولی باتوں کے لئے کسی آدمی کو ہائر کرنا ہماری توہین ہے۔ ٹھیک ہے میں خود وہاں جا کر معلومات حاصل کروں گا"...... بارسن نے کہا۔

"نہیں باس۔ آپ خود وہاں نہ جائیں ورنہ معاملات اوپن ہو جائیں گے۔ لامحالہ اس پرنس کو اگر اس کی کوئی اہمیت ہے تو یہ معلوم ہو جائے گا کہ آپ نے یہ معلومات حاصل کی ہیں۔ اس طرح آپ سامنے آجائیں گے۔ آپ اگر چاہتے ہیں تو میں اس رابرٹ کو اغوا کر کے کسی بھی پوائنٹ پر پہنچا سکتا ہوں۔ وہاں اس سے پوچھ گچھ ہو سکتی ہے"...... رچرڈ نے کہا۔

"ابھی تم کہہ رہے تھے کہ تم وہاں جا نہیں سکتے اور اب کہہ رہے ہو کہ اسے اغوا کرایا جا سکتا ہے"...... بارسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس۔ یہ کام زیادہ آسانی سے ہو سکتا ہے کیونکہ وہاں ایک آدمی ایسا ہے جو کنگ کلب کے تمام خفیہ راستے جانتا ہے۔ وہ دولت کا پجاری ہے۔ اگر اسے بھاری معاوضہ دے دیا جائے تو وہ انتہائی آسانی سے رابرٹ کو اغوا کر کے کلب سے باہر لا سکتا ہے"...... رچرڈ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم اس سے بات کرو اور پھر مجھے رپورٹ دو کہ کیا وہ ایسا کر بھی سکتا ہے یا نہیں۔ رقم کی فکر مت کرو۔ جو وہ مانگے اسے دے دو"...... بارسن نے کہا۔

"یس باس۔ میں تھوڑی دیر بعد آپ کو دوبارہ کال کروں گا"۔ رچرڈ نے جواب دیا اور بارسن نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ یہ عمران اور اس کے ساتھی ابھی تک

دلنگٹن نہیں پہنچے لیکن رابرٹ سے وہ کیا معلوم کرنا چاہتے تھے یہ بہرحال معلوم ہونا چاہئے"...... بارسن نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو بارسن نے ہاتھ بڑھا کر دوبارہ رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ بارسن بول رہا ہوں"...... بارسن نے کہا۔

"رچرڈ بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے رچرڈ نے کہا۔

"ہاں۔ کیا رپورٹ ہے۔ کیا وہ رابرٹ اغوا ہو گیا ہے"۔ بارسن نے کہا۔

"نہیں باس۔ اس آدمی نے اتنا بڑا اقدام کرنے سے معذرت کر لی ہے البتہ جب اس نے اس اغوا کا مقصد پوچھا تو میں نے اسے بتا دیا۔ اس نے بتایا کہ اگر وہ رابرٹ کی فون کال کے بارے میں معلوم کرنا چاہتے ہیں تو وہ اس کا بندوبست کر سکتا ہے کیونکہ رابرٹ کی فون کال ٹیپ ہو جاتی ہے اور یہ ٹیپ صرف وہی حاصل کر سکتا ہے جس پر میں نے اس سے معاوضہ طے کیا اور ابھی تھوڑی دیر پہلے وہ ٹیپ میرے پاس پہنچ چکی ہے۔ یہ واقعی وہی کال ہے۔ اس کال کے مطابق اس پرنس آف ڈھمپ نے رابرٹ سے رہائش گاہ، کاریں اور اسلحہ طلب کیا ہے"...... رچرڈ نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ پھر کون سی رہائش گاہ دی گئی ہے"...... بارسن نے چونک کر پوچھا۔

"جاز کالونی کوٹھی نمبر گیارہ۔ بی بلاک"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"ٹھیک ہے۔ اب میں خود چیک کرا لوں گا"...... بارسن نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے سفید رنگ کے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ جیمز بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"بارسن بول رہا ہوں"...... بارسن نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ حکم"...... دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ انتہائی مؤدبانہ ہو گیا تھا۔

"ایک پتہ نوٹ کرو۔ جاز کالونی، کوٹھی نمبر گیارہ بی بلاک"۔ بارسن نے کہا۔

"یس باس۔ نوٹ کر لیا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"سٹار فائیو سے اس کوٹھی کو چیک کراؤ اور مجھے رپورٹ دو۔ سپیشل لائن بھی آن کر دینا تاکہ کوٹھی کے اندر موجود افراد اگر میک اپ میں ہوں تو بھی انہیں چیک کیا جا سکے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ابھی کوٹھی میں کوئی موجود نہ ہو لیکن تم نے اس کی مسلسل نگرانی کرنی ہے"...... بارسن نے کہا۔

"صرف نگرانی اور چیکنگ ہی کرنی ہے باس یا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"جو میں نے کہا ہے وہی کرنا ہے اور یہ سن لو کہ میں اپنے احکامات دوہرانے کا عادی نہیں ہوں"...... بارسن نے یکلخت غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے سہمے ہوئے لہجے میں کہا گیا اور بارسن نے رسیور رکھ دیا۔

"نانسنس"...... بارسن نے غصیلے لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد سفید فون کی گھنٹی بج اٹھی تو بارسن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ بارسن بول رہا ہوں"...... بارسن نے کہا۔

"باس۔ جاز کالونی کی کوٹھی نمبر گیارہ، بی بلاک میں چھ افراد موجود ہیں جن میں دو عورتیں اور چار مرد ہیں اور یہ چھ کے چھ ایکریمی میک اپ میں ہیں۔ اصل میں ایک عورت سوئس نژاد ہے جبکہ دوسری عورت اور باقی چار افراد ایشیائی ہیں اور وہ ایک بڑے کمرے میں موجود ہیں"...... دوسری طرف سے جیمز کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"اوہ۔ گڈ۔ تم ایسا کرو کہ فوراً اس کوٹھی میں ایلسم گیس فائر کر دو اور جب یہ لوگ بے ہوش ہو جائیں تو انہیں وہاں سے اٹھوا کر زیرو تھری پوائنٹ پر پہنچا دو۔ میں الیگزینڈر کو ہدایات دے دیتا ہوں۔ وہ انہیں وصول کر لے گا البتہ تم نے مجھے رپورٹ دینی ہے"۔ بارسن نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور بارسن نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر مسرت کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ ایشیائی افراد کا مطلب تھا کہ یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لوگ ہیں اور وہ سوئس نژاد لڑکی یقیناً ان میں سے کسی کی گرل فرینڈ ہو گی۔ ایک بار تو اسے خیال آیا کہ وہ باس کو ان کے بارے میں بتا دے کہ جن کے بارے میں وہ اتنا پریشان تھا وہ اتنی آسانی سے اس کے ہاتھوں گرفتار ہو چکے ہیں لیکن پھر اس نے ارادہ بدل دیا کیونکہ وہ پہلے اپنے طور پر ان سے بات چیت کر کے اور ان سے تمام معلومات حاصل کر لینا چاہتا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ زیرو تھری پر پہنچنے کے بعد پھر وہ اس کی مرضی کے بغیر سانس بھی نہ لے سکیں گے اس لئے وہ مطمئن تھا لیکن پھر اسے کوئی خیال آیا تو اس نے جلدی سے سفید رنگ کے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ایٹ تھری"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"بارسن بول رہا ہوں"...... بارسن نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ الیگزینڈر بول رہا ہوں"...... اس بار دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"جیمز چار مردوں اور دو عورتوں کو بے ہوشی کے عالم میں زیرو

تھری پہنچائے گا۔ وہ ایکریمین میک اپ میں ہیں جبکہ اصل میں ان میں ایک عورت سوئس نژاد ہے جبکہ دوسری عورت اور چار مرد ایشیائی ہیں اور یہ سب انتہائی خطرناک سیکرٹ ایجنٹ ہیں اس لئے تم نے انہیں وصول کر کے سپیشل روم میں سپیشل کرسیوں پر جکڑ دینا ہے۔ ان کے جسموں کو مکمل طور پر بے حس و حرکت کر دینے والے انجکشن لگا دینے ہیں۔ صرف ان کی زبان حرکت میں رہنی چاہئے سمجھے گئے ہو"...... بارسن نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"جب تم یہ سب کچھ کر لو گے تو تم نے مجھے آفس کال کر کے رپورٹ دینی ہے۔ پھر میں خود زیرو تھری پہنچ کر ان سے بات چیت کروں گا"...... بارسن نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو بارسن نے رسیور رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

عمران کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھلیں اور اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اس کے ذہن کو جھٹکا سا لگا کیونکہ اس کا پورا جسم معمولی سی حرکت بھی نہ کر رہا تھا۔ اس کے ساتھ ہی اس کا شعور پوری طرح بیدار ہوا تو اس کے ذہن میں بے ہوش ہونے سے پہلے کا منظر کسی فلمی سین کی طرح گھوم گیا۔ وہ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ ہوٹل سے رابرٹ سے ملنے والی رہائش گاہ جاز کالونی میں شفٹ ہو گیا تھا۔ وہاں واقعی اس کے مطلب کی سب چیزیں موجود تھیں اور پھر ابھی وہ سب سٹنگ روم میں بیٹھے آئندہ کا لائحہ عمل تیار کر رہے تھے کہ کمرہ اچانک تیز روشنی سے بھر گیا۔ یہ روشنی سائیڈ کھڑکی سے اندر داخل ہوتی دکھائی دی تھی اور اس کے ساتھ ہی عمران کا ذہن یکلخت تاریک ہو گیا تھا اور اب اسے یہاں ہوش آیا تھا۔ اس کا جسم مکمل طور پر بے حس و حرکت ہو چکا تھا البتہ

گردن سے اوپر اس کا سر پوری طرح حرکت کر رہا تھا۔ عمران نے گردن گھمائی اور دوسرے لمحے وہ بے اختیار چونک پڑا کیونکہ اس کے ساتھ ہی کرسیوں پر راڈز میں جکڑے ہوئے اس کے سارے ساتھی موجود تھے لیکن وہ سب اپنے اصل چہروں میں تھے۔

" اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمیں چیک کر لیا گیا ہے"۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کرسیوں کے راڈز کو چیک کرنا شروع کر دیا اور پھر اس کے لبوں پر بے اختیار ہلکی سی مسکراہٹ تیر گئی۔ کرسیاں خصوصی ساخت کی تھیں اور ان کرسیوں کے راڈز سنگل نہیں تھے بلکہ ڈبل تھے۔

" اس قدر خوفزدہ ہیں یہ لوگ۔ تو اس کا مطلب ہے کہ انہیں معلوم ہے کہ ہمارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ جسم بے حس و حرکت ہونے کی وجہ سے ظاہر ہے وہ ان راڈز کو صرف دیکھ ہی سکتا تھا۔ اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک ایکریمی نوجوان اندر داخل ہوا۔ وہ عمران کو دیکھ کر بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت تھی جبکہ اس نے ہاتھ میں ایک سرنج پکڑی ہوئی تھی جس کی سوئی پر کیپ چڑھی ہوئی تھی اور اس سرنج میں سرخ رنگ کا محلول بھرا ہوا نظر آ رہا تھا۔

" تمہیں ہوش آ گیا۔ یہ کیسے ممکن ہے"...... اس نوجوان نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" سیلیم محلول قدرتی طور پر میرے جسم میں خود بخود پیدا ہو جاتا

ہے اس لئے مجھے ہوش آ گیا"...... عمران نے اس کے ہاتھ میں موجود سرنج میں بھرے ہوئے محلول کا نام لیتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ تم تو کوئی خاص چیز ہو۔ تمہیں کیسے معلوم ہو گیا کہ سرنج میں سیلیم ہے"...... اس نوجوان نے اس کے قریب آتے ہی انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میرا تم سے پورا تعارف نہیں ہوا ڈگریوں سمیت ورنہ شاید تم اس انداز میں حیرت کا اظہار نہ کرتے۔ بہرحال یہ بتاؤ کہ ہم کس کی قید میں ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے بڑے دوستانہ لہجے میں کہا۔

" تم سپیشل ایجنسی کی قید میں ہو اور ابھی چیف یہاں آ رہا ہے اس لئے تمہیں ہوش میں لانے کا مجھے حکم دیا گیا تھا"...... نوجوان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سوئی پر موجود کیپ ہٹائی اور سوئی عمران کے ساتھ بیٹھے ہوئے صفدر کے بازو میں اتار دی۔

" سپیشل ایجنسی تو بہت وسیع تنظیم ہے۔ ہم اس کے کس سیکشن کی قید میں ہیں"...... عمران نے کہا تو نوجوان نے ایک بار پھر مڑ کر عمران کی طرف دیکھا۔

" تم کیسے جانتے ہو سپیشل ایجنسی کو"...... نوجوان نے سوئی صفدر کے بازو سے باہر کھینچتے ہوئے کہا۔

" جس زمانے میں سپیشل ایجنسی کا بگ چیف کلاریو تھا۔ اس زمانے میں میرے اس ایجنسی سے کافی گہرے تعلقات تھے۔ پھر کلاریو

فوت ہو گیا اور میرا رابطہ بھی ٹوٹ گیا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تم خاصی پرانی بات کر رہے ہو۔ بہرحال تم بارسن سیکشن کی تحویل میں ہو اور اس اڈے کا نام زیرو تھری ہے۔ یہاں کا انچارج باس الیگزینڈر ہے"...... نوجوان نے اب کیپٹن شکیل کے بازو میں انجکشن لگاتے ہوئے کہا۔

"اور تمہارا نام کیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا نام جیکب ہے"...... نوجوان نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"یہ بے حس کرنے والا انجکشن بھی تو تم نے ہی لگایا ہو گا۔ پھر"۔ عمران نے کہا۔

"ہاں۔ یہ چیف کا حکم تھا"...... جیکب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے چیف کے حکم پر ہی ایسا کیا جا سکتا ہے لیکن تمہارے چیف نے یقیناً تمہیں یہ حکم نہیں دیا ہو گا کہ تم ورستاس استعمال کرو۔ تمہیں معلوم تو ہو گا کہ ورستاس کے اثرات جلد ہی ختم ہو جاتے ہیں اور اگر یہ اثرات تمہارے چیف کے سامنے نمودار ہو گئے تو پھر تم جانتے ہو کہ چیف جیسے خاص لوگوں کا کیا ردعمل ہوتا ہے"...... عمران نے بڑے دوستانہ لہجے میں کہا تو جیکب بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم بہرحال خاصے باخبر آدمی ہو لیکن یہ سن لو کہ ورستاس نہیں بلکہ تم پر کرانگس استعمال کیا گیا ہے اس لئے اس کے اثرات اس کے اینٹی کے بغیر ختم ہو ہی نہیں سکتے"...... جیکب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ یہ کوئی نئی دوا ہے۔ بہرحال ٹھیک ہے"...... عمران نے کہا اور جیکب بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم ایشیائی ہو اس لئے تمہارے لئے نئی ہو گی لیکن ایکریمیا کے لئے نئی نہیں ہے"...... جیکب نے جواب دیا اور اب اس نے آخر میں بیٹھی ہوئی صالحہ کو انجکشن لگا دیا تھا۔

"تم اچھے آدمی ہو جیکب اس لئے اگر ہو سکے تو ایک گلاس پانی مجھے پلا دو۔ مجھے انتہائی شدید پیاس محسوس ہو رہی ہے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں پلا دیتا ہوں۔ مجھے تم سے کوئی دشمنی تو نہیں ہے"...... جیکب نے کہا اور انجکشن لگا کر اس نے سوئی پر کیپ دوبارہ چڑھائی اور پھر اسے اس نے ایک طرف رکھی ہوئی ٹوکری میں پھینک دیا اور الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھولی۔ اس میں سے پانی کی بھری ہوئی بوتل اٹھا کر وہ واپس پلٹا اور عمران کے قریب پہنچ کر اس نے پانی کی بوتل کا ڈھکن ہٹایا اور بوتل عمران کے منہ سے لگا دی۔ عمران اس طرح غٹاغٹ پانی پینے لگا جیسے وہ صدیوں سے پیاسا ہو۔

"بہت شکریہ۔ تمہارا یہ احسان بہرحال میں یاد رکھوں گا"۔
عمران نے پانی پینے کے بعد کہا تو جیکب مسکرا دیا۔
"بشرطیکہ تم زندہ رہے"....... جیکب نے کہا اور پانی کی خالی
بوتل بھی اس نے ٹوکری میں پھینک دی جس ٹوکری میں پہلے اس
نے سرنج پھینکی تھی اور پھر دروازے کی طرف مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد
صفدر ہوش میں آگیا اور پھر باری باری سب ہی ہوش میں آتے چلے
گئے اور ظاہر ہے ہوش میں آنے کے بعد انہوں نے وہی کچھ کہنا تھا جو
ایسے موقعوں پر کہا جاتا ہے اور عمران نے انہیں بتایا کہ وہ ایکریمیا
کی سرکاری تنظیم سپیشل ایجنسی کے ایک سیکشن جسے بارسن سیکشن
کہا جاتا ہے کی قید میں ہیں اور ابھی چیف یہاں آنے والا ہے۔
"لیکن ہمارے جسموں کو کیوں بے حس و حرکت کر دیا گیا ہے
جبکہ ہم جکڑے ہوئے بھی ہیں"....... صفدر نے کہا۔
"ظاہر ہے انہیں معلوم ہے کہ تم لوگ پاکیشیا سیکرٹ سروس
کے ممبران ہو اور پاکیشیا سیکرٹ سروس اب اس قدر خوفناک ہو چکی
ہے کہ مائیں اپنے بچوں کو اس نام سے ڈراتی ہیں"....... عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے اور پھر اس سے پہلے
کہ مزید کوئی بات ہوتی دروازہ کھلا اور وہی جیکب اندر داخل ہوا
اس نے دونوں ہاتھوں میں پلاسٹک کی دو کرسیاں اٹھائی ہوئی تھیں
اس نے دونوں کرسیاں ان کے سامنے کچھ فاصلے پر رکھ دیں۔
"کیا یہ سیکشن اس قدر غریب ہے کہ تمہارے علاوہ دوسرے

آدمی کی تنخواہ بھی نہیں دے سکتا"....... عمران نے کہا تو جیکب بے
اختیار ہنس پڑا۔
"یہ خصوصی پوائنٹ ہے اور یہاں صرف میں اور الیگزینڈر ہوتے
ہیں۔ الیگزینڈر بہرحال میرا باس ہے"....... جیکب نے ہنستے ہوئے
کہا اور ایک بار پھر مڑ کر باہر چلا گیا۔ اسی لمحے عمران کو اپنے جسم میں
حرکت کا احساس ہونے لگا تو وہ بے اختیار مسکرا دیا۔ اس نے اسی
لئے پانی پیا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ جو دوا اسے انجیکٹ کی گئی
ہے اس کا ایک توڑ پانی بھی ہے۔ گو اس جیکب نے طنز کیا تھا کہ
ایشیا والے ابھی تک اس دوا سے واقف نہیں ہوئے لیکن اسے کیا
معلوم تھا کہ جو توڑ عمران کو معلوم تھا وہ اسے بھی معلوم نہیں تھا
اور پھر چند لمحوں بعد جب عمران کے جسم میں باقاعدہ حرکت آگئی تو
اس نے بے اختیار اپنا پیر پیچھے کیا۔
"آپ کے پیر حرکت کر رہے ہیں"....... اچانک صفدر نے حیرت
بھرے لہجے میں کہا۔
"حرکت میں برکت ہوتی ہے صفدر"....... عمران نے مسکراتے
ہوئے کہا اور پھر پیر کو ذرا سا گھما کر اس نے پائے کے ساتھ اسے
آہستہ آہستہ حرکت دینا شروع کر دی۔ وہ ڈبل راڈز والی کرسیوں کے
سسٹم سے اچھی طرح واقف تھا۔ گو یہ سسٹم ناقابل شکست سمجھا جاتا
تھا کیونکہ اس میں دونوں راڈز کو ہٹانے کا سسٹم علیحدہ علیحدہ تھا اور
سامنے سوئچ بورڈ پر موجود بٹنوں میں سرخ رنگ کے بٹنوں کے

باقاعدہ دو سیٹ لگے ہوئے نظر آرہے تھے اور ایک بٹن پریس کرنے
سے ایک سائیڈ کے راڈز جبکہ دوسرا بٹن پریس کرنے سے دوسری
سائیڈ کے راڈز غائب ہوتے تھے اس لئے انہیں مکمل طور پر غائب
کرنے کے لئے دونوں بٹن پریس کرنے ضروری ہوتے تھے اور اس
کے ساتھ ہی سائیڈ کے راڈز کا سسٹم کرسی کے ایک پائے سے او
دوسرا دوسرے پائے کے ساتھ منسلک تھا اس لئے اس کو ناقابل
شکست سمجھا جاتا تھا کہ زیادہ سے زیادہ ایک سائیڈ کے راڈز کو غائب
کر لیا جائے گا لیکن دوسری سائیڈ کے راڈز تو موجود رہیں گے اور اس
فوری علم بھی ہو جائے گا لیکن عمران جانتا تھا کہ انہیں بیک وقت
کیسے غائب کیا جاتا ہے کیونکہ دونوں تاریں ایک پائے کے ساتھ آ
کر آگے تقسیم ہوتی تھیں اور عمران اس جگہ کو تلاش کر رہا تھا اور
چند لمحوں بعد ہی اس کے بوٹ کی ٹو نے انہیں تلاش کر لیا۔ عمرا
نے پیر اٹھا کر ان پر بوٹ کے نچلے حصے کو رگڑنا شروع کر دیا۔ اس
ٹانگ تیزی سے حرکت کر رہی تھی۔ باقی ساتھی خاموش بیٹھے ہو
تھے کیونکہ انہیں بہرحال یہ تو معلوم ہو گیا تھا کہ عمران کسی خا
کام میں مصروف ہے۔ چند لمحوں بعد عمران نے پیر ہٹایا اور پھر ا
نے پیر کو گھما کر پائے کے قریب کیا تو اس کی ٹانگ کو جھٹکا سا لگا
اور عمران کے لبوں پر اطمینان بھری مسکراہٹ رینگ گئی۔ اس
مطلب تھا کہ اس نے جوتے کے نچلے حصے کی رگڑ سے تاروں پر مو
سلوشن اس حد تک کم کر دیا ہے کہ اگر پوری قوت سے دو

تاروں کو دبایا جائے تو ان کے ملنے سے اس کی کرسی کا پورا سسٹم ہی
بریک ہو سکتا ہے اور سسٹم بریک ہونے کا مطلب تھا کہ وہ ایک
جھٹکے میں راڈز سے آزاد ہو جائے گا اور چونکہ اس کا جسم حرکت میں آ
چکا تھا اس لئے وہ اب آسانی سے حرکت میں آسکتا تھا۔ اس نے بوٹ
کو اس انداز میں پائے کے ساتھ رکھ دیا کہ وہ جس وقت چاہے صرف
ایڑی کو معمولی سا دبا کر اپنا مقصد حاصل کر سکتا تھا اور سامنے بیٹھنے
والوں کو محسوس ہی نہ ہو سکتا تھا کیونکہ وہ نہیں چاہتا تھا کہ انہیں
آخری لمحے تک یہ احساس ہو سکے کہ عمران ٹھیک ہو چکا ہے اور پھر
اس سے پہلے کہ وہ اپنے ساتھیوں سے کوئی بات کرتا دروازہ کھلا اور
اس کے ساتھ ہی ایک بھاری جسم کا آدمی اندر داخل ہوا تو عمران نے
بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ وہ اسے پہچان چکا تھا۔ وہ بارسن
تھا۔ گو بارسن کا نام سن کر اس کے ذہن میں خیال آیا تھا لیکن چونکہ
بارسن عام سا نام تھا اس لئے وہ خاموش ہو گیا تھا لیکن اب آنے
والے اس فلمی ولن نما آدمی کو دیکھ کر وہ پہچان گیا تھا کیونکہ پہلے اس
کا تعلق ٹاپ ایجنسی سے تھا اور کئی بار اس سے ٹکراؤ ہو چکا تھا۔
بارسن کے پیچھے ایک اور نوجوان تھا جس کے چہرے پر خاصی سختی اور
درشتی کے تاثرات نمایاں تھے اور سب سے آخر میں جیکب اندر آیا
تھا۔ اس کے ہاتھ میں مشین گن تھی۔ وہ دونوں کی سائیڈ پر رک گیا
تھا جبکہ بارسن اور دوسرا آدمی سامنے پڑی ہوئی کرسیوں پر آ کر بیٹھ
گئے تھے۔

"تم مجھے پہچان گئے ہو عمران"...... بارسن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں اور تمہیں دیکھ کر مجھے معلوم ہوا ہے کہ میں ٹاپ ایجنسی کی قید میں ہوں لیکن ٹاپ ایجنسی کے دائرہ کار میں غیر ملکی لیبارٹریوں کی حفاظت نہیں آتی"...... عمران نے کہا۔

"ٹاپ ایجنسی کو چھوڑے ہوئے مجھے کافی طویل عرصہ گزر چکا ہے اور اب میں سپیشل ایجنسی سے متعلق ہوں اور میں اس کے ایک اہم سیکشن کا انچارج ہوں۔ اس سیکشن کو میرے نام پر بارسن سیکشن کہا جاتا ہے اور یہ میرا ساتھی الیگزینڈر ہے اور تم اس وقت سپیشل ایجنسی کے ایک پوائنٹ پر موجود ہو"...... بارسن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم نے ہمارا کھوج کیسے نکال لیا۔ مجھے واقعی حیرت ہو رہی ہے"...... عمران نے کہا تو بارسن کے چہرے پر یکلخت فاتحانہ تاثرات ابھر آئے۔

"تم نے کنگ کلب کے رابرٹ سے رہائش گاہ حاصل کرنے کے لئے فون کیا۔ اس میں تم نے پرنس آف ڈھمپ اور پاکیشیا کے الفاظ استعمال کئے اور اتفاق سے فون ملانے والا میرے سیکشن کے ایک آدمی کا دوست تھا۔ وہ پاکیشیا کے بارے میں نہ جانتا تھا اس لئے اس نے میرے آدمی سے پوچھ لیا۔ چونکہ میں نے سارے سیکشن کو الرٹ کیا ہوا تھا کہ تم لوگ پاکیشیا سے یہاں آنے والے ہو اس لئے اس

نے مجھے کال کر کے جب پرنس آف ڈھمپ کا نام لیا تو میں سمجھ گیا کہ یہ تم ہو۔ رابرٹ انتہائی اصول پسند آدمی ہے اور ہم اسے الرٹ نہ کرنا چاہتے تھے اس لئے خفیہ طور پر یہ فون ٹیپ حاصل کی گئی۔ اس سے مجھے معلوم ہو گیا کہ تم جاز کالونی میں ہو۔ پھر میرے آدمیوں نے باہر سے ایک خصوصی مشین کے ذریعے چیکنگ کی اور اس مشین نے میک اپ کے باوجود تمہارے اصل چہرے ظاہر کر دیئے پھر تمہیں وہاں بے ہوش کر کے یہاں لایا گیا"...... بارسن نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"گڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ تم نے واقعی ترقی کر لی ہے لیکن اسرائیلی لیبارٹری کی حفاظت ایکریمیا کیوں کر رہا ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ایکریمیا اور اسرائیل کے مفادات مشترکہ ہوں گے۔ یہی کہا جا سکتا ہے"...... بارسن نے کہا۔

"ظاہر ہے تم نے لیبارٹری کی حفاظت کے لئے بھی تو خصوصی اقدامات کئے ہوں گے۔ پھر تمہیں اس انداز میں ہماری تلاش کیوں تھی۔ بہرحال ہم نے لیبارٹری تو پہنچنا ہی تھا"...... عمران نے کہا۔

"یہ کام سپیشل ایجنسی کا دوسرا سیکشن کر رہا ہے۔ ڈریک سیکشن۔ میرے ذمے تمہیں تلاش کر کے ہلاک کرنا تھا"...... بارسن نے جواب دیا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ ڈریک پر تم سے زیادہ اعتماد کیا جاتا

ہے"...... عمران نے کہا تو بارسن بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ کیا مطلب"...... بارسن نے اچھلتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے تمہیں جب وہاں کا مشن نہیں دیا گیا تو تمہیں یہ بھی نہیں بتایا گیا ہو گا کہ یہ لیبارٹری کہاں ہے"...... عمران نے کہا تو بارسن بے اختیار ہنس پڑا۔

"تو تم مجھ سے اس انداز میں لیبارٹری کے بارے میں پوچھنا چاہتے تھے"...... بارسن نے ہنستے ہوئے کہا۔

"مجھے کیا ضرورت ہے پوچھنے کی جبکہ میں پہلے ہی جانتا ہوں"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا تو بارسن ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"اتنا طویل عرصہ گزر جانے کے باوجود تمہارا انداز تبدیل نہیں ہوا۔ بہرحال یہ بتا دوں کہ نہ میں اس لیبارٹری کے بارے میں جانتا ہوں اور نہ ہی مجھے اس کی ضرورت ہے۔ میرے ذمے ٹاسک تمہیں ٹریس کر کے ہلاک کرنے کا لگایا گیا ہے جو میں نے پورا کر دیا ہے"...... بارسن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹاسک کا پہلا حصہ تو واقعی تم نے پورا کر لیا ہے کہ ہمیں حیرت انگیز طور پر ٹریس کر لیا ہے لیکن دوسرا حصہ ابھی پورا نہیں ہوا اور جب تک ہماری موت کا وقت نہیں آ جاتا اس وقت تک واقعی پورا نہیں ہو گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ واقعی ابھی میرا ٹاسک پورا نہیں ہوا۔ میں چاہتا

بے ہوشی کے دوران ہی تمہارا اور تمہارے ساتھیوں کا خاتمہ کر دیتا لیکن میں چاہتا تھا کہ تمہیں ہوش میں لا کر تم سے بات چیت کروں تاکہ کم از کم تمہیں موت سے پہلے یہ تو معلوم ہو جائے کہ کس کے ہاتھوں تمہارا انجام ہو رہا ہے"...... بارسن نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ویسے وہ بڑے اطمینان بھرے انداز میں کرسی پر بیٹھا ہوا تھا اور عمران اس کے اطمینان کی وجہ جانتا تھا کہ ایک تو عمران اور اس کے ساتھیوں کے جسم بارسن کے نقطہ نظر سے مکمل طور پر بے حس و حرکت تھے۔ وہ معمولی سی حرکت کرنے کے بھی قابل نہ تھے اور دوسرا وہ سب سپیشل ڈبل راڈز میں جکڑے ہوئے تھے۔

"اچھا۔ اب تم واقعی دلیر ہو چکے ہو۔ ویری گڈ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اگر یہاں اس پوائنٹ پر سپیشل ڈبل راڈز کا سسٹم نہ ہوتا تو شاید میں رسک نہ لیتا۔ اس کے باوجود میں نے تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو بے حس کرا دیا ہوا ہے اور میں نے یہاں آنے سے پہلے چیک بھی کر لیا ہے کہ تم سب واقعی بے حس ہو"...... بارسن نے کہا۔

"اچھا۔ کس طرح چیک کیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں پہلے ساتھ والے آپریشن روم میں گیا۔ وہاں میں نے تمہیں سکرین پر چیک کیا اور پھر مشین کے ذریعے تمہارے جسموں کی

حرکات کو چیک کیا لیکن تمہارے ساتھی واقعی سب بے حس پڑے ہوئے ہیں"...... بارسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن مشین کیسے بتا سکتی ہے کہ ہم بے حس ہیں یا باحس"۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اسے واقعی بارسن کی یہ بات سمجھ میں نہ آئی تھی۔

"ان کرسیوں میں یہ سسٹم موجود ہے کہ اس پر بیٹھے ہوئے افراد کے اعصاب کی چیکنگ مشین کے ذریعے ہو جاتی ہے اور جو لوگ بے حس کر دیئے جاتے ہیں ان کے اعصاب کا گراف اور جو بے حس نہیں ہوتے ان کے اعصاب کے گراف میں کافی فرق ہوتا ہے"۔ بارسن نے اس انداز میں جواب دیا جیسے کسی پرائمری سکول کا استاد بچوں کو سبق پڑھا رہا ہو۔

"پھر میرے اعصاب کا گراف کہاں تک تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اتنا کہ جس سے واضح طور پر معلوم ہو جائے کہ اعصاب سن ہیں"...... بارسن نے جواب دیا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ میں نے سائنس میں ڈاکٹریٹ کی ہوئی ہے اس لئے تمہیں یہ بتا دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ اعصاب کی چیکنگ کے لئے کرسیوں کے راڈز سے نکلنے والی ریز گردن کے پیچھے حرام مغز کے ذریعے ہی کرتی ہیں اور ہم سب کے سر گردن تک سن نہیں ہیں اس لئے تم نے نچلے جسم کی چیکنگ کی ہو گی اور اس کی چیکنگ

معدے سے نیچے ناف کے قریب اعصاب کے دوسرے مرکز کے ذریعے ہوتی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جس طرح بھی ہوتی ہے ہو جاتی ہے۔ بہرحال اب میرا خیال ہے کہ تم نے کافی باتیں کر لی ہیں اس لئے اب مجھے اپنا ٹاسک مکمل کر لینا چاہئے۔ ویسے اگر تم زبان سے کوئی دعا مانگنا چاہو تو بے شک مانگ لو"...... بارسن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے گردن موڑ کر دیوار کے ساتھ کھڑے ہوئے جیکب کو اشارہ کیا تو جیکب تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے سائیڈ سے آ کر ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن بارسن کی طرف بڑھائی ہی تھی کہ عمران کے بوٹ کی ایڑی نے جھٹکے سے حرکت کی اور اس کے ساتھ ہی کھٹاک کھٹاک کی تیز آوازیں ابھریں اور بارسن، جیکب اور الیگزینڈر تینوں بے اختیار چونک کر عمران کی طرف متوجہ ہوئے ہی تھے کہ عمران نے بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر بارسن کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن اس طرح جھپٹ لی جیسے بچے اپنی پسندیدہ چیز دوسروں کے ہاتھوں سے چھین لیتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی کمرہ ریٹ ریٹ کی آوازوں اور انسانی چیخوں سے گونج اٹھا اور جیکب اور الیگزینڈر دونوں چیختے ہوئے نیچے گرے اور ذبح ہونے والی بکری کی طرح پھڑکنے لگے جبکہ بارسن کا جسم اس اچانک تبدیلی کی وجہ سے بالکل اس طرح سن سا ہو گیا تھا جیسے عمران اور اس کے ساتھیوں کی بجائے اس کو بے حس کر دینے والی دوا کا انجکشن لگا دیا گیا ہو اور پھر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتا عمران

کا دوسرا بازو گھوما اور بارسن کنپٹی پر مڑی ہوئی انگلی کی ضرب کھا کر اچھل کر سائیڈ پر ہوا اور پلٹ کر وہ کرسی سمیت نیچے گرا ہی تھا کہ عمران کی لات حرکت میں آئی اور بارسن ایک بار پھر چیختا ہوا اچھل کر دھماکے سے نیچے گرا اور اس نے نیچے گرتے ہی واقعی انتہائی پھرتی سے اٹھنے کی کوشش کی تھی لیکن عمران نے اچھل کر دوسری لات ماری اور اس بار ایک ہی چیخ کے ساتھ بارسن نیچے گر کر ساکت ہو گیا۔ عمران کے ساتھی حیرت بھرے انداز میں خاموش اور بے حس و حرکت بیٹھے یہ سب کچھ دیکھ رہے تھے۔ ویسے یہ سب کچھ اس قدر تیز رفتاری سے ہوا تھا کہ شاید اتنی تیزی سے پلک بھی نہ جھپکتی ہو۔ عمران بجلی کی سی تیزی سے مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ گو جیکب نے اسے بتا دیا تھا کہ یہاں اس کے اور الیگزینڈر کے علاوہ اور کوئی نہیں ہوتا لیکن پھر بھی عمران نے دیکھنا ضروری سمجھا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ یہ ایک زرعی فارم تھا جو اوپر سے ٹوٹا پھوٹا سا تھا لیکن نیچے تہہ خانے میں واقعی ایسے انتظامات تھے اور اسے اس انداز میں نہ صرف سجایا گیا تھا بلکہ یہاں زندگی کی ہر سہولت بھی موجود تھی۔ باہر دور دور تک کھیت تھے۔

" اس کا مطلب ہے کہ ہم ولنگٹن کی بجائے کسارو میں ہیں"۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ ولنگٹن سے تقریباً ساڑھے تین سو کلومیٹر شمال میں کسارو ایک چھوٹی سی ریاست ہے جہاں باقاعدہ زراعت کی جاتی ہے ورنہ ولنگٹن تو کیا اس کے

مضافات میں بھی زراعت کا نام و نشان تک نہ تھا۔ عمران واپس مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا واپس تہہ خانے کی طرف بڑھتا چلا گیا جہاں اس کے ساتھی اور بارسن موجود تھا۔ وہ یہ بات مسلسل سوچ رہا تھا کہ آخر بارسن نے انہیں ولنگٹن میں بے ہوش کرا کر یہاں اتنی دور کیوں پہنچایا ہے۔ اگر اس کا مقصد انہیں صرف ہلاک کرنا ہوتا تو یہ کام تو ولنگٹن میں بھی ہو سکتا تھا۔ ظاہر ہے وہاں بھی سپیشل ایجنسی کے ایسے پوائنٹ موجود ہوں گے۔ عمران جب کمرے میں داخل ہوا تو بارسن ویسے ہی فرش پر بے ہوش پڑا ہوا تھا۔

" عمران صاحب۔ آپ تو جادو جانتے ہیں لیکن ہم کیا کریں۔ ہمیں تو جادو نہیں آتا"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" جادو جاننا اور بات ہے لیکن جادو کرنے والا تو کافر ہو جاتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اس الماری کی طرف بڑھ گیا جس الماری سے جیکب نے پانی کی بوتل نکالی تھی۔ عمران نے وہاں موجود کئی بوتلوں میں سے دو بوتلیں اٹھائیں اور پھر ایک بوتل نیچے رکھ کر اس نے دوسری بوتل کا ڈھکن کھولا۔

" پانی پی لو۔ اس سے تم ٹھیک ہو جاؤ گے"...... عمران نے کہا اور بوتل صفدر کے منہ سے لگا دی۔ چند لمحوں بعد جب آدھی سے زیادہ بوتل خالی ہو گئی تو عمران نے بوتل ہٹا لی اور پھر وہ سوئچ بورڈ کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے بٹن پریس کر کے باقی ساتھیوں کی

کرسیوں کے راڈز آف کر دیئے۔ البتہ وہ سب ویسے ہی بے حس و حرکت بیٹھے رہے تھے۔ عمران نے آگے بڑھ کر صفدر کے دونوں بازو ہاتھوں سے پکڑے اور دوسرے لمحے صفدر کا جسم اس نے دونوں ہاتھوں میں اٹھا لیا۔ چونکہ صفدر کا جسم ابھی تک بے حس و حرکت تھا اس لئے اس کا جسم عمران کے ہاتھوں میں لٹک رہا تھا۔ عمران نے مڑ کر اسے پلاسٹک کی کرسی پر بٹھا دیا جس پر پہلے بارسن بیٹھا ہوا تھا اور پھر مڑ کر اس نے فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے بارسن کو اٹھایا اور صفدر والی کرسی پر ڈال کر وہ واپس مڑا اور ایک بار پھر سوئچ بورڈ کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد کھٹاک کھٹاک کی آوازوں کے ساتھ ہی بارسن کے جسم کے گرد راڈز نمودار ہو چکے تھے اور پھر عمران مڑا تو اس نے صفدر کو اٹھنے کی کوشش کرتے دیکھا۔

"وارم اپ ہونا پڑے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پانی کی بوتل اٹھا کر وہ تنویر کی طرف بڑھ گیا جو صفدر کی کرسی کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ عمران نے اسے بھی پانی پلا دیا اور بوتل کو اس نے ایک طرف رکھی ہوئی بڑی سی ٹوکری میں اچھال دیا۔

"یہ کون سی جگہ ہے"...... جولیا نے پوچھا۔

"یہ کوئی زرعی فارم ہے۔ ہم ولنگٹن سے تقریباً ساڑھے تین سو کلو میٹر دور ایکریمیا کی زرعی ریاست کسارو میں ہیں"...... عمران نے دوسری بوتل اٹھاتے ہوئے کہا۔

"کسارو۔ کیا مطلب۔ اتنی دور"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ یہی بات مجھے بھی سمجھ نہیں آ رہی کہ بارسن آخر ہمیں یہاں اتنی دور کیوں لے آیا ہے۔ بہرحال اب یہ خود ہی بتائے گا"...... عمران نے بوتل کا ڈھکن ہٹایا اور تنویر کے ساتھ بیٹھی ہوئی صالحہ کی طرف بڑھ گیا۔ صالحہ پوری بوتل ہی پی گئی۔

"ارے تم تو خاصی پیاسی تھی۔ مجھے پتہ ہوتا تو میں صفدر کو یہ ڈیوٹی سونپ دیتا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور صالحہ بے اختیار ہنس پڑی۔

"صفدر مجھے پانی پلاتا تو شاید میں آدھی بوتل بھی نہ پی سکتی"۔ صالحہ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا تم نے جان بوجھ کر عمران کے ہاتھوں زیادہ پانی پیا ہے"...... جولیا نے یکلخت غراتے ہوئے لہجے میں کہا تو عمران سمیت سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"ہاں"...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"کیوں"...... جولیا کی غراہٹ اور بڑھ گئی تھی۔

"بہنیں تو بھائیوں کی خدمت کرتی ہی رہتی ہیں لیکن بہنوں کو بھائیوں سے خدمت کرانے کا موقع کم ہی ملتا ہے"...... صالحہ نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ نسس۔ سوری"...... جولیا صالحہ کی بات سن کر اس

قدر شرمندہ ہوئی کہ اس کے منہ سے الفاظ ہی نہ نکل پا رہے تھے اور کمرہ سب کے قہقہوں سے گونج اٹھا۔

" جولیا خود بھی جانتی ہے کہ بھائی کے ہاتھوں پانی پینے سے کتنا لطف آتا ہے۔ ابھی اس نے خود یہ لطف اٹھایا ہو گا۔ جولیا خواہ مخواہ پریشان ہو رہی ہے"...... اچانک تنویر نے کہا اور سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔ تنویر نے واقعی موقع سے بھرپور انداز میں فائدہ اٹھایا تھا کیونکہ صالحہ سے پہلے عمران جولیا کو پانی پلا چکا تھا۔

" ڈاکٹر تو کہتے ہیں کہ پانی پینے سے ذہن کند ہو جاتا ہے لیکن تنویر کا ذہن شاید پانی سے ہی چالو ہوتا ہے"...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا اور سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔

" عمران صاحب۔ پھر تو طبی ریسرچ غلط ہو جاتی ہے۔ پانی تو زندگی کا ضامن ہے اس سے ذہن کیسے کند ہو سکتا ہے بلکہ ڈاکٹر تو کہتے ہیں کہ زیادہ پانی پینا انسانی جسم کے لئے انتہائی مفید ہے"۔ صفدر نے جواب دیا۔ وہ اب ٹھیک ہو چکا تھا اور پانی کی بوتل الماری سے نکال کر کیپٹن شکیل کی طرف بڑھ رہا تھا۔

" زیادہ پانی پینے سے ذہن کند ہو جاتا ہے البتہ زیادہ پانی پینے سے جسمانی طور پر آدمی واقعی صحت مند ہو جاتا ہے جیسے تنویر۔ جو جسمانی طور پر تو واقعی صحت مند ہے مگر"...... عمران نے جان بوجھ کر فقرہ ادھورا چھوڑ دیا اور سب ایک بار پھر ہنس پڑے اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی بارسن کی کراہ کمرے میں گونج اٹھی اور وہ

سب بارسن کی طرف متوجہ ہو گئے۔ عمران نے آگے بڑھ کر اس کی کنپٹی پر ضرب لگائی اور بارسن کی گردن ایک بار پھر ڈھلک گئی۔

" کیا ہوا۔ اب کیوں بے ہوش کیا ہے"...... جولیا نے حیران ہو کر پوچھا۔

" میں چاہتا ہوں کہ تم سب پوری طرح ٹھیک ہو جاؤ۔ پھر اسے ہوش میں لایا جائے کیونکہ اس کا ہمیں اتنی دور اس پوائنٹ پر لے آنا میرے ذہن میں ابھی تک کھٹک رہا ہے"...... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ سب پوری طرح چاق و چوبند ہو چکے تھے۔

" اب تم نے اس فارم کی مکمل اور انتہائی گہری تلاشی لینی ہے۔ خاص طور پر کوئی ایسی مشینری جو یہاں کے بارے میں کوئی فلم تیار کر رہی ہو۔ باقی لوگ باہر رہیں گے صرف جولیا میرے ساتھ رہے گی"...... عمران نے کہا تو سوائے جولیا کے باقی سب ساتھی سر ہلاتے ہوئے تیزی سے باہر چلے گئے تو عمران کرسی سے اٹھا اور اس نے بارسن کا منہ اور ناک دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب بارسن کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو عمران پیچھے ہٹ کر دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔

" کیا تم نے بندھے ہوئے ہی پانی پی لیا تھا۔ کیسے"...... جولیا نے اس کے کرسی پر بیٹھتے ہی کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

" جیکب جس نے تم سب کو ہوش میں لانے کے لئے انجکشن

لگائے تھے مجھے پانی پلایا تھا کیونکہ اس نے مجھے اس مخصوص دوا کا نام بتا دیا تھا جو ہمیں بے حس کرنے کے لئے ہمارے جسموں میں انجیکٹ کی گئی تھی۔ بے چارہ اچھا آدمی تھا۔ میں اسے مارنا تو نہیں چاہتا تھا لیکن سچوئیشن ہی ایسی بن گئی تھی کہ اس کا مرنا ہم سب کی زندگیوں کے لئے ضروری ہو گیا تھا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ راڈز تم نے کیسے کھول لئے"...... جولیا نے پوچھا۔

"اس بارسن کو پوری طرح ہوش میں آنے دو۔ اس نے بھی یہ بات پوچھنی ہے اس لئے تم دونوں بیک وقت سن لینا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ بارسن اس دوران کراہتے ہوئے ہوش میں آنے کی کیفیت سے گزر رہا تھا۔

"تم۔ تم عمران۔ تم۔ یہ سب کیسے ہو گیا"...... بارسن نے پوری طرح ہوش میں آتے ہی انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اگر تم ہمیں ولنگٹن میں بے ہوش کرا کر کسارو لے آسکتے ہو تو یہ چھوٹا سا کام تو ہم بھی کر سکتے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بارسن بے اختیار چونک پڑا۔ اس کی آنکھوں میں اب شعور کی چمک پوری طرح واضح ہو چکی تھی۔

"میں اس لئے تمہیں یہاں لے آیا تھا تاکہ اگر تم سے سودے بازی ہو جائے تو چیکنگ نہ ہو سکے"...... بارسن نے کہا تو عمران اور جولیا دونوں اس کی بات سن کر چونک پڑے۔

"سودے بازی۔ کیا مطلب"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہاری بات درست تھی۔ باس نے ڈریک کو مجھ پر ترجیح دی تھی اور میرے پوچھنے کے باوجود باس نے مجھے لیبارٹری کے بارے میں کچھ نہ بتایا تھا جبکہ ڈریک کی باقاعدہ ڈیوٹی وہاں لگائی گئی تھی اس لئے میں نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اگر تم میرے ہاتھ لگ گئے تو میں تمہاری مدد کر کے ڈریک کو نیچا دکھا دوں گا مگر تم نے ایسی کوئی بات ہی نہ کی"...... بارسن نے جواب دیا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"بہت خوب۔ پہلے تم نے میرے بارے میں کہا تھا کہ اتنا طویل عرصہ گزرنے کے باوجود میرے کام کرنے اور بات کرنے کا انداز نہیں بدلا۔ اب مجھے یہ بات دوہرانی پڑ رہی ہے کہ تم بھی اپنی پرانی عادت کے مطابق ٹریپنگ کرنے میں مصروف ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم جو چاہے سمجھ لو۔ میں درست کہہ رہا ہوں۔ ورنہ مجھے تم لوگوں کے ہوش میں لانے اور اتنی دور لے آنے کی کیا ضرورت تھی"...... بارسن نے کہا۔

"یہ بات تم اس وقت بھی تو کر سکتے تھے جب ہم بے بس تھے"۔ عمران نے کہا۔

"الیگزینڈر اور جیکب کی موجودگی میں خود میں کیسے بات کر سکتا

تھا۔ ہاں اگر تم اشارہ کر دیتے تو میں ان دونوں کو باہر بھجوا دیتا۔ لیکن تم نے اس بارے میں کوئی بات ہی نہیں کی"...... بارسن نے کہا۔

" اور تم نے فیصلہ کر لیا کہ ہمیں ہلاک کر دو گے۔ کیوں"۔ عمران نے کہا۔

" ظاہر ہے۔ اب میں اور کیا کر سکتا تھا لیکن اب میں یہ تو نہیں جانتا تھا کہ تم جادو بھی جانتے ہو کہ اس طرح سپیشل ڈبل راڈز سے بھی نجات حاصل کر لو گے اور بے حس و حرکت ہونے کے باوجود یکلخت حرکت میں آجاؤ گے"...... بارسن نے منہ بناتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" تم نے جو جادو ہم پر استعمال کیا تھا میں نے تو صرف اس کا توڑ کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

" جادو۔ میں نے۔ کاش میں ایسا کر سکتا"...... بارسن نے کہا۔

" یہ سپیشل ڈبل راڈز بھی تو جادو ہے اور بے بس کر دینے والی دوا بھی تو جادو ہی ہے۔ بس یہ ہے کہ تم اسے سائنسی جادو کہہ سکتے ہو اور میں نے ذہنی جادو سے اس کا توڑ کر دیا"...... عمران نے کہا۔

" نہیں۔ مجھے اب تک اپنی آنکھوں پر اور اپنے ذہن پر یقین نہیں آ رہا کہ تم اس انداز میں ہونے کے باوجود اس طرح آزاد ہو سکتے ہو"...... بارسن نے کہا تو عمران نے اسے مختصر طور پر جیب سے ہونے والی بات اور پھر پانی پینے اور پانی کے ذریعے اس کا توڑ کرنے

کے ساتھ ساتھ راڈز سسٹم کی تاروں کو بوٹ کے تلے سے رگڑ کر سسٹم بریک کرنے کی پوری تفصیل بتا دی۔

" لیکن میں نے تو اس کمرے میں آنے سے پہلے تمہارے بے حس ہونے کی باقاعدہ چیکنگ کی تھی"...... بارسن نے کہا۔

"یہی بات تو میں نے پہلے تمہیں بتانے کی کوشش کی تھی لیکن تم سمجھ ہی نہ سکے تھے۔ ناف کے نیچے دوسرے اعصابی مرکز کو تم نے چیک کر لیا۔ میں کافی مقدار میں پانی پی چکا تھا اس لئے اس کے بوجھ کی وجہ سے اعصابی مرکز پر دباؤ پڑا اور مشین نے تمہیں یہی بتایا کہ میں بے بس ہوں۔ وہ گراف غلط ہو گیا جو تمہیں بتا سکتا تھا کہ میں بے حس ہوں یا نہیں"...... عمران نے جواب دیا تو بارسن نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

" ٹھیک ہے۔ اب میں کیا کہہ سکتا ہوں"...... بارسن نے کہا۔

" اگر تم ہمیں اس لیبارٹری کے بارے میں تفصیلات بتا دو تو تمہیں زندہ چھوڑا جا سکتا ہے بارسن۔ اس کے بعد ہمیں اس سے کوئی تعلق نہیں ہو گا کہ بے شک تم اپنے سیکشن کو لے کر اس کی حفاظت کے لئے پہنچ جاؤ۔ ویسے یہ بتا دوں کہ یہاں ایک آدمی ایسا موجود ہے جو لیبارٹری کے بارے میں سب کچھ جانتا ہے۔ اس نے مجھے پہلے ہی یہ معلوم کر کے بتا دیا تھا کہ اس لیبارٹری سے کتنے واٹر میزائل بھیجے گئے ہیں البتہ وہ چونکہ بااصول آدمی ہے اس لئے اس نے لیبارٹری کے بارے میں تفصیل بتانے سے صاف انکار کر دیا تھا اور

میں اس لئے خاموش ہو گیا تھا کہ میں دوسرے ذرائع سے بھی معلوم کر سکتا ہوں لیکن اگر معلوم نہ ہو سکا تو پھر اس آدمی کو بے اصولی پر بھی آمادہ کیا جا سکتا ہے۔ یہ بات اس لئے کہہ رہا ہوں کہ تم کہیں یہ سمجھو کہ ہم لیبارٹری کا محل وقوع معلوم کرنے کے لئے تمہیں زندہ رکھنے پر مجبور ہیں"...... عمران نے کہا۔

"آئی ایم سوری عمران۔ میں واقعی اس بارے میں نہیں جانتا"۔ بارسن نے کہا اور اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ سچ کہہ رہا ہے۔

"اچھا یہ سچ سچ بتا دو کہ تم ہمیں یہاں اتنی دور کیوں لے آئے تھے"...... عمران نے کہا۔

"میں نے بتایا تو ہے"...... بارسن نے کہا۔

"دیکھو بارسن۔ چونکہ تم نے مجھ سے بڑے نرم انداز میں باتیں کی تھیں اس لئے میں بھی کوشش کر رہا ہوں کہ تم سے اسی انداز میں بات ہو سکے لیکن ہم یہاں صرف باتیں کرنے اور دوستیاں نبھانے نہیں آئے۔ ہم نے مشن مکمل کرنا ہے اور یہ مشن ہمارے ملک کے لئے زندگی اور موت کا مسئلہ ہے اس لئے بہتر یہی ہے کہ تم اپنی زندگی بچا لو۔ تمہارا نام سامنے نہیں آئے گا اور اسرائیل کی لیبارٹری تباہ ہو جانے سے ایکریمیا کی سلامتی کو کوئی خطرہ لاحق نہیں ہو گا"۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ سوری عمران۔ میں اپنے ملک سے کسی صورت غداری نہیں کر سکتا"...... بارسن نے دو ٹوک لہجے میں جواب دیتے ہوئے

کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ پھر ڈریک کا فون نمبر یا ٹرانسمیٹر فریکونسی بتا دو۔ میں اس سے بات کر لیتا ہوں۔ شاید وہ تمہاری طرح اصول پسند نہ ہو"...... عمران نے کہا۔

"وہ ان معاملات میں مجھ سے بھی زیادہ اصول پسند ہے"۔ بارسن نے جواب دیا۔

"چلو آزما لینے میں کیا حرج ہے"...... عمران نے کہا۔

"کیا تم وعدہ کرتے ہو کہ مجھے زندہ چھوڑ دو گے"...... بارسن نے کہا۔

"ہاں۔ وعدہ رہا"...... عمران نے کہا تو بارسن نے ٹرانسمیٹر فریکونسی بتا دی۔

"یہاں ٹرانسمیٹر تو ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ آفس میں موجود ہے"...... بارسن نے جواب دیا۔

"تم جا کر ٹرانسمیٹر لے آؤ تاکہ کنفرمیشن ہو سکے کہ بارسن نے سچ بتایا ہے یا نہیں"...... عمران نے جولیا سے کہا۔ اس نے اس کا نام نہ لیا تھا اور جولیا سر ہلاتی ہوئی اٹھی اور کمرے سے باہر چلی گئی۔

"یہ لڑکی تمہاری فرینڈ ہے"...... بارسن نے کہا۔

"کاش ایسا ہوتا۔ میں نے تو بڑی کوشش کی کہ اسے فرینڈ بنایا جائے لیکن چیف کیسے فرینڈ بن سکتی ہے"...... عمران نے کہا تو بارسن بے اختیار چونک پڑا۔

"چیف۔ کیا مطلب۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ یہ تو غیر ملکی ہے"۔ بارسن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کی عادت ہے کہ ڈبل میک اپ میں رہتی ہے"۔ عمران نے کہا تو بارسن نے بے اختیار آنکھیں پھاڑیں اور پھر ایک طویل سانس لیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ اچھا۔ تو یہ بات ہے"...... بارسن نے کہا۔ تھوڑی دیر بعد جولیا واپس آئی تو اس کے ہاتھ میں ایک لانگ رینج ٹرانسمیٹر موجود تھا۔

"اور کچھ بھی نظر آیا ہے یہاں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں"...... جولیا نے مختصر سا جواب دیا۔

"رومال یا کپڑا تو بہرحال ہو گا ہی سہی۔ بارسن کے منہ میں ڈالنے کے لئے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا سر ہلاتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ کیا کرنا چاہتے ہو"...... بارسن نے حیران ہو کر کہا لیکن عمران نے کوئی جواب نہ دیا جبکہ جولیا نے جیکٹ کی جیب سے رومال نکالا اور آگے بڑھ کر اس نے اچانک بارسن کے چہرے پر زوردار تھپڑ مار دیا۔ تھپڑ کھاتے ہی چیخنے کے لئے بارسن کا منہ کھلا ہی تھا کہ جولیا نے تیزی سے رومال اس کے منہ میں ڈال دیا۔

"ارے یہ تو شریف آدمی ہے۔ تم حکم دے دیتی تو یہ منہ کھول

دیتا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں ایسے لوگوں سے بات کرنا بھی پسند نہیں کرتی"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا اور واپس مڑ کر اپنی کرسی پر بیٹھ گئی۔ عمران نے ٹرانسمیٹر پر وہ فریکونسی ایڈجسٹ کی جو بارسن نے بتائی تھی اور پھر ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ بارسن کالنگ۔ اوور"...... عمران نے بارسن کی آواز اور لہجے میں کال دیتے ہوئے کہا تو بارسن کے چہرے پر ایک بار پھر حیرت کے تاثرات ابھرے لیکن پھر اس کا چہرہ نارمل ہو گیا۔

"یس ڈریک اٹنڈنگ یو۔ کیا بات ہے۔ کیسے کال کی ہے بارسن۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ڈریک۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس ولنگٹن پہنچ چکی ہے۔ یہ حتمی اطلاع ہے۔ گو میرا سیکشن انہیں ٹریس کرنے کی پوری کوشش کر رہا ہے لیکن میں نے سوچا کہ تمہیں بہرحال اطلاع دے دوں تاکہ تم ہر لحاظ سے الرٹ ہو جاؤ۔ اوور"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن ایسی صورت میں تو تمہیں ولنگٹن میں ہونا چاہئے تھا جبکہ تم کال مجھے اپنے کسارو والے پوائنٹ سے کر رہے ہو۔ اوور"۔ دوسری طرف سے ڈریک نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"تمہیں معلوم تو ہے کہ یہ پوائنٹ میں نے کس مقصد کے لئے بنایا ہوا ہے۔ اوور"...... عمران نے بارسن کے لہجے میں ہنستے ہوئے

کہا۔

" لیکن چیف کو اگر اطلاع مل گئی کہ تم پاکیشیا سیکرٹ سروس میں شامل لڑکیوں کو کسارو پوائنٹ پر لے گئے ہو تو تم جانتے ہو کہ اس کا کیا ردعمل ہو گا اور دوسری بات یہ کہ بہرحال یہ لڑکیاں سیکرٹ سروس کی ممبرز ہوں گی۔ اوور"...... ڈریک نے کہا۔

" تم جانتے تو ہو ڈریک کہ ایسی لڑکیاں ہی میری پسند ہیں ورنہ ولنگٹن میں لڑکیوں کی کوئی کمی تو نہیں ہے۔ میں چیف کو خود ہی ڈیل کر لوں گا۔ اوور"...... عمران نے انداز سے بات کرتے ہوئے کہا البتہ ساتھ بیٹھی ہوئی جولیا کا چہرہ یہ باتیں سن کر بگڑتا جا رہا تھا۔

" میرا مخلصانہ مشورہ یہی ہے کہ ان لڑکیوں کا خیال چھوڑ دو۔ یہ لوگ انتہائی تیز ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ کوئی گڑبڑ ہو جائے۔ اوور"۔ ڈریک نے جواب دیا۔

" بات تو تمہاری ٹھیک ہے۔ اوکے۔ واقعی ایسا ہو سکتا ہے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

" انہیں ٹریس کر کے اڑا دو بارسن۔ چیف ان لوگوں کے بارے میں بے حد حساس ہو رہا ہے۔ بہرحال وہ یہاں آئے تب تو ان کا خاتمہ یقینی ہو جائے گا لیکن پھر تمہاری یہ ناکامی خاصی سخت بھی ثابت ہو سکتی ہے۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے ڈریک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر

دیا۔

" تو یہ تھی اصل بات۔ جس کے لئے تم ہم سب کو یہاں لے آئے تھے"...... عمران کا لہجہ بے حد سرد تھا۔

" اس آدمی کو اب زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں رہا"...... جولیا نے یکلخت پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے اس نے جیکٹ کی جیب سے مشین پسٹل نکالا اور کمرہ مشین پسٹل کی تڑتڑاہٹ سے گونج اٹھا۔ بارسن کا جسم گولیاں کھا کر راڈز میں بری طرح تڑپ رہا تھا لیکن چونکہ اس کے منہ میں رومال تھا اس لئے اس کے منہ سے کوئی آواز نہ نکل پا رہی تھی اور چند لمحوں بعد ہی وہ ساکت ہو گیا۔ اس کی آنکھیں بے نور ہو چکی تھیں۔

" سزا تو اسے یہی ملنی تھی لیکن کم از کم اس کے منہ سے رومال تو نکال لیتی۔ اسے مرنے سے پہلے چیخنے کا موقع تو مل جاتا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" یہ غلیظ ذہن کا آدمی تھا۔ اب یہ رومال بھی غلیظ ہو چکا ہے"۔ جولیا نے انتہائی نفرت بھرے لہجے میں کہا اور عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

" آؤ پھر اب یہاں بیٹھ کر کیا کرنا ہے"...... عمران نے ٹرانسمیٹر اٹھا کر واپس مڑتے ہوئے کہا اور جولیا نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا۔

" ڈریک نے یقیناً وہاں ایسی مشین لگا رکھی ہے کہ اسے ٹرانسمیٹر کال سے خودبخود پتہ چل گیا کہ کال ولنگٹن سے نہیں بلکہ کسارو سے

ہو رہی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اس لیبارٹری کے حفاظتی انتظامات انتہائی جدید انداز میں کئے گئے ہیں"...... کمرے سے باہر آتے ہوئے جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن یہ کوئی نئی بات تو نہیں ہے۔ لیبارٹریوں کے حفاظتی انتظامات ہمیشہ ایسے ہی ہوتے ہیں"...... عمران نے کہا اور جولیا نے اثبات میں سرہلا دیا۔ باہر ان کے سارے ساتھی موجود تھے۔

"کیا ہوا"...... صفدر نے چونک کر پوچھا تو عمران نے مختصر طور پر بتا دیا۔

"ہونہہ۔ تو یہ اس نیت سے ہمیں یہاں لے آیا تھا۔ تم نے اچھا کیا جولیا کہ اسے جہنم رسید کر دیا"...... صالحہ نے بھی غصیلے لہجے میں کہا اور سب ساتھی بے اختیار مسکرا دیئے۔

"صفدر تم نے یہاں کی تلاشی لی ہو گی۔ اس سارے علاقے کا کوئی نقشہ ہے یہاں"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ ایک الماری میں نہ صرف ولنگٹن، کسارو بلکہ اس پورے زون کے نقشے موجود ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"اوہ گڈ۔ لے آؤ اسے تاکہ میں اس فریکونسی کی مدد سے اس لیبارٹری کا محل وقوع ٹریس کر لوں اور ادھر ادھر مارے مارے پھرنے کی بجائے براہ راست وہاں حملہ کر دیں اور مشن مکمل کر لیں"۔ عمران نے کہا اور صفدر سرہلاتا ہوا اندرونی طرف کو مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں کئی تہہ شدہ نقشے موجود

تھے۔

"تم لوگ باہر کا اور ارد گرد کا خیال رکھنا۔ کسی بھی وقت کوئی آ سکتا ہے۔ مجھے چیکنگ میں کچھ وقت لگے گا"...... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سرہلا دیئے۔ عمران اندر بنے ہوئے ایک آفس نما کمرے میں آ کر بیٹھ گیا۔ اس نے میز کی دراز سے ایک سفید کاغذ نکالا اور پھر قلمدان سے بال پوائنٹ اٹھا کر اس نے نقشے کھول کر سامنے میز پر رکھ دیئے۔ اس کے بعد وہ نقشوں کو دیکھ دیکھ کر خالی کاغذ پر لکھنے لگا۔ تقریباً ایک گھنٹے تک مسلسل کام کرنے کے بعد عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔ زون والے نقشے پر آڑھی ترچھی لکیریں تھیں جس میں ایک جگہ پر ایک دائرہ بھی تھا۔ یہ ایکریمیا کی ایک ریاست ٹونکسی کا صدر مقام سلاکی تھا۔ عمران کو معلوم تھا کہ ٹونکسی ریاست تمام تر پہاڑی علاقے پر مشتمل ہے اور سلاکی بھی پہاڑی علاقہ ہے لیکن وہاں سے انتہائی قیمتی معدنیات نکلتی ہیں اس لئے سلاکی میں بے شمار ایسی فیکٹریاں سرکاری طور پر موجود ہیں جو ان معدنیات کو صاف کرنے اور انہیں استعمال کے قابل بنانے کے لئے کام کرتی ہیں۔ رہائشی کالونیاں، کلب، ریستوران، ہوٹل، اور جوئے خانوں کا بھی طویل جال سا پھیلا ہوا ہے اور یہاں کی رنگینیوں کی وجہ سے سیاح بھی یہاں کثیر تعداد میں آتے جاتے رہتے ہیں۔ سلاکی کا چونکہ تفصیلی نقشہ اس کے پاس موجود نہ تھا اس لئے

عمران نے سب نقشوں کو تہہ کیا اور پھر وہ اٹھ کر باہر آگیا۔

"کیا ہوا۔ ٹارگٹ کا پتہ چل گیا"...... صفدر نے پوچھا۔

"ہاں۔ یہ لیبارٹری سلاکی میں ہے۔ اب ہمیں یہاں سے براہ راست سلاکی جانا ہوگا۔ یہاں میک اپ کا سامان ہے۔ ہم نے میک اپ کرنا ہے کیونکہ بارسن گروپ کے افراد کو لازماً ہمارے حلیوں کے بارے میں علم ہوگا"...... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی سپیشل ایجنسی کے چیف نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ چیف اٹنڈنگ"...... چیف نے تیز لہجے میں کہا۔

"ڈریک بول رہا ہوں چیف"...... دوسری طرف سے ڈریک کی آواز سنائی دی تو چیف بے اختیار چونک پڑا۔

"تم۔ کیوں کال کی ہے"...... چیف نے کہا۔

"چیف۔ بارسن نے مجھے یہاں ٹرانسمیٹر کال کی اور اس نے مجھے بتایا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں اسے حتمی اطلاع مل چکی ہے کہ یہ لوگ ولنگٹن میں موجود ہیں اور اس کا گروپ انہیں ٹریس کر رہا ہے۔ اس نے کہا ہے کہ وہ مجھے اس لئے ولنگٹن سے کال کر رہا ہے کہ اگر وہ لوگ ٹریس ہوگئے تو انہیں ہلاک کر دیا جائے گا اور اگر ٹریس نہ ہوسکے تو میں ہوشیار رہوں"...... دوسری طرف سے

ڈریک نے کہا۔

"تو پھر مجھے کال کرنے کا مقصد"...... چیف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"چیف۔ بارسن نے بتایا تھا کہ وہ ولنگٹن سے کال کر رہا ہے لیکن میں نے ایس ایس مشین سے معلوم کر لیا تھا کہ کال کسارو سے کی جا رہی تھی جو آپ جانتے ہیں کہ ولنگٹن سے اڑھائی تین سو کلو میٹر دور ہے اور مجھے معلوم ہے کہ کسارو میں بارسن نے اپنے مخصوص مقاصد کے لئے باقاعدہ ایک پوائنٹ بنا رکھا ہے جسے وہ زیرو تھری پوائنٹ کہتا ہے اور وہ کال اس کسارو والے زیرو تھری پوائنٹ سے کر رہا تھا لیکن اس نے مجھ سے غلط بیانی کی۔ میں فوراً سمجھ گیا کہ وہ کسارو والے پوائنٹ پر کیوں موجود ہے کیونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس میں دو لڑکیاں بھی شامل ہیں اور غیر ملکی اور تربیت یافتہ لڑکیاں بارسن کی کمزوری ہیں۔ اس نے یقیناً اپنے آدمیوں کو یہ ہدایات دے رکھی ہوں گی کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ٹریس کر کے انہیں کسارو پوائنٹ پر پہنچا دیا جائے جبکہ میرے نقطہ نظر سے یہ انتہائی غلط ہے۔ یہ لوگ انتہائی تربیت یافتہ ہیں اس لئے طویل فاصلے کے لئے منتقل ہونے کے دوران وہ ہوش میں آکر سچوئیشن بھی بدل سکتے ہیں اس لئے میں نے آپ کو کال کیا ہے کہ آپ کسارو کال کر کے اسے ہدایات دے دیں۔ میں ظاہر ہے براہ راست اسے ایسی بات نہیں کہہ سکتا"...... ڈریک نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"کسارو والے پوائنٹ پر کتنے آدمی ہوتے ہیں اس کے"۔ چیف نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"دو آدمی مستقل طور پر وہاں رہتے ہیں کیونکہ وہ مجھے ایک بار وہاں دعوت دے کر لے گیا تھا"...... ڈریک نے جواب دیا۔

"اس کا محل وقوع بتاؤ"...... چیف نے پوچھا تو دوسری طرف سے محل وقوع بتا دیا گیا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے میں اسے ہدایات دے دیتا ہوں۔ تم نے بہرحال ہوشیار رہنا ہے"...... چیف نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں چیف۔ میں اور میرا سیکشن پوری طرح الرٹ ہیں"...... ڈریک نے کہا تو چیف نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا اور پھر اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھا کر یکے بعد دیگرے تین بٹن پریس کر دیئے۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے اس کی پرسنل سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"ہیڈ کوارٹر انچارج جوزف سے بات کراؤ"...... چیف نے سخت لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... چیف نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"جوزف بول رہا ہوں چیف"...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"جوزف۔ بارسن سیکشن کے کسارو میں موجود پوائنٹ جسے زیرو تھری پوائنٹ کہا جاتا ہے، کا علم ہے تمہیں"...... چیف نے کہا۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"وہاں اگر بارسن موجود ہو تو اس سے میری بات کراؤ ورنہ جو بھی وہاں موجود ہو اس سے بات کراؤ"...... چیف نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً دس منٹ بعد انٹرکام کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی۔

"یس"...... چیف نے رسیور اٹھا کر کہا۔

"جوزف بول رہا ہوں چیف۔ کسارو پوائنٹ پر کال اٹنڈ نہیں کی جا رہی حالانکہ وہاں مستقل طور پر دو آدمی رہتے ہیں"...... جوزف نے کہا۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ وہاں کوئی خاص گڑبڑ ہے۔ وہاں کیسے چیکنگ ہو سکتی ہے فوری طور پر"...... چیف نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"وہاں سے قریب ہی ایک شہر میں ہمارا ایک گروپ موجود ہے۔ میں اسے کال کر کے کہہ دیتا ہوں۔ وہاں جا کر چیکنگ کر کے مجھے رپورٹ دے سکتا ہے"...... جوزف نے کہا۔

"کراؤ چیکنگ اور مجھے بتاؤ"...... چیف نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر یکلخت الجھن کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور

اٹھا لیا۔

"یس"...... چیف نے کہا۔

"جوزف بول رہا ہوں چیف۔ باس بارسن اور پوائنٹ پر موجود دونوں آدمیوں جیکب اور الیگزینڈر کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق باس بارسن کی لاش راڈز میں جکڑی ہوئی ہے اور ان کے منہ میں رومال ہے اور انہیں گولی مار کر اسی حالت میں ہلاک کیا گیا ہے جبکہ باقی دونوں افراد کی لاشیں بھی اسی کمرے میں موجود ہیں۔ انہیں مشین گن کے برسٹ سے ہلاک کیا گیا ہے اور پوائنٹ خالی پڑا ہوا ہے"...... جوزف نے کہا۔

"ویری بیڈ۔ بارسن کا نمبر ٹو کون ہے"...... چیف نے پوچھا۔

"بارسن کا نمبر ٹو جیمز ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"جیمز کی مجھ سے بات کراؤ"...... چیف نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے ہونٹ بھینچے ہوئے تھے۔ چند لمحوں بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو چیف نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... چیف نے کہا۔

"بارسن سیکشن کا نمبر ٹو جیمز لائن پر ہے چیف"...... دوسری طرف سے پرسنل سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کراؤ بات"...... چیف نے کہا۔

"جیمز بول رہا ہوں جناب"...... چند لمحوں بعد ایک انتہائی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"جیمز۔ بارسن کہاں ہے" .... چیف نے سرد لہجے میں کہا۔

"باس بارسن کسارو کے زیرو پوائنٹ پر ہیں چیف کیونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے افراد کو ہم نے ٹریس کر کے بے ہوش کر کے ان کے حکم پر زیرو تھری پوائنٹ پر بھجوا دیا تھا" .... جیمز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ایجنٹ کیسے ٹریس ہوئے۔ تفصیل بتاؤ" .... چیف نے کہا تو دوسری طرف سے تفصیل بتا دی گئی۔

"تو سنو۔ بارسن اور اس پوائنٹ پر موجود دونوں آدمیوں کو ہلاک کر دیا گیا ہے اور وہ ایجنٹ وہاں سے نکل جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ بارسن کی موت کے بعد چونکہ تم نمبر ٹو ہو اس لئے تمہیں سیکشن کا چیف بنایا جا رہا ہے۔ تم نے اب پوری قوت سے ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو ٹریس کر کے بے ہوش نہیں کرنا بلکہ انہیں فوری طور پر بغیر کوئی وقت ضائع کئے ہلاک کر دینا ہے" .... چیف نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس چیف۔ میں آپ کی توقعات پر ہمیشہ پورا اتروں گا" دوسری طرف سے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"مجھے ناکامی کی رپورٹ نہیں ملنی چاہئے۔ سمجھے" .... چیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبا کر ہاتھ اٹھا لیا۔

"یس چیف" .... پرسنل سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"بارسن کی جگہ جیمز کے سیکشن باس ہونے کا لیٹر جاری کر کے

سیکشن میں بھجوا دو" .... چیف نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے ساتھ پڑے ہوئے سرخ رنگ کے فون کا رسیور اٹھا لیا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ یہ ڈائریکٹ فون تھا۔

"یس۔ ڈریک بول رہا ہوں" .... رابطہ قائم ہوتے ہی ڈریک کی آواز سنائی دی۔

"جیفرے بول رہا ہوں ڈریک" .... چیف نے اس بار اپنا اصل نام لیتے ہوئے کہا۔

"اوہ چیف۔ آپ۔ حکم فرمایئے" .... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"ڈریک۔ تمہاری اطلاع کے بعد چیکنگ کی گئی تو معلوم ہوا کہ بارسن اور اس کے دو ساتھیوں کی کسارو والے پوائنٹ پر لاشیں موجود ہیں۔ بارسن کے منہ میں رومال تھا اور اس کی لاش راڈز میں جکڑی ہوئی تھی اور اسے اسی حالت میں گولی ماری گئی تھی جبکہ اس کے دونوں ساتھیوں کی لاشیں بھی اسی کمرے میں موجود تھیں۔ بارسن کے نمبر ٹو جیمز نے مجھے بتایا ہے کہ انہوں نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ایجنٹوں کو ٹریس کر کے اور بے ہوش کر کے بارسن کے حکم پر کسارو بھجوایا تھا" .... چیف نے سرد لہجے میں کہا۔

"اوہ چیف۔ یہ تو بہت برا ہوا۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ لوگ ہ آ کر نکل گئے" .... ڈریک نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن تمہاری رپورٹ اور بارسن کی لاش کے بارے میں

تفصیلات سننے کے بعد میں ایک اور نتیجے پر پہنچا ہوں اور میں نے اس
لئے تمہیں کال کیا ہے"...... چیف نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"کیا چیف"...... ڈریک نے کہا۔

"تمہیں کال کرنے والا بارسن نہیں تھا بلکہ خود عمران تھا۔ اس
کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ فوری طور پر کسی کی آواز اور لہجے کی
اس قدر ہوبہو نقل اتار لیتا ہے کہ خود وہ آدمی بھی نہیں پہچان سکتا
بارسن سے اس نے تمہاری فریکونسی معلوم کی اور پھر اس کے منہ
میں رومال ڈال کر اس نے اس کے لہجے اور آواز میں تم سے بات
ہے"...... چیف نے کہا۔

"اوہ ہاں ایسا ہو سکتا ہے لیکن اس سے اسے کیا فائدہ ہوا
گا"...... ڈریک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"فائدہ۔ اس نے یقیناً اب تک لیبارٹری کا محل وقوع ٹریس کر
ہو گا"...... چیف نے کہا۔

"کیا۔ کیا۔ چیف یہ کیسے ممکن ہے چیف"...... ڈریک
انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتے۔ میں نے خصوصی
پر اس کی فائل ایکریمین ٹاپ ایجنسی سے منگوا کر پڑھی ہے۔ وہ دنیا
خطرناک ترین ایجنٹ ویسے ہی مشہور نہیں ہے۔ اس کے بارے
جہاں فائل میں یہ بات درج ہے کہ وہ ہر آواز اور لہجے حتیٰ
عورتوں کی آواز اور لہجے کی نقل کرنے کا ماہر ہے وہاں یہ بھی

ہے کہ وہ ٹرانسمیٹر فریکونسی کی مدد سے نقشے میں وہ جگہ تلاش کر لینے کا
بھی ماہر ہے جہاں کال رسیو کی جاتی ہے اور اس نے تم سے ٹرانسمیٹر
پر اس لئے بات کی ہو گی کہ کنفرم ہو جائے اور اس کے بعد یقیناً اس
نے یہ کام کیا ہو گا اور اگر خاص جگہ نہیں تو بہرحال اسے یہ معلوم ہو
گیا ہو گا کہ لیبارٹری سلاکی میں ہے اور اب یہ لوگ لامحالہ ولنگٹن کی
بجائے سلاکی پہنچیں گے کیونکہ فائل کے مطابق عمران ادھر ادھر وقت
ضائع کرنے کی بجائے انتہائی تیز رفتاری سے ٹارگٹ پر کام کرتا ہے
اور ان کا ٹارگٹ لیبارٹری ہی ہے"...... چیف نے تفصیل سے بات
کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ چیف۔ اگر ایسا ہے تو پھر یہ سب کچھ انتہائی حیرت انگیز
ہے۔ بہرحال اگر یہ لوگ لیبارٹری پر پہنچیں گے تو پھر زندہ واپس
نہ جا سکیں گے"...... ڈریک نے کہا۔

"نہیں۔ اب مجھے کچھ اور سوچنا ہو گا۔ اب ان حالات میں اس
کا کام نہیں ہو سکتا ورنہ سپیشل ایجنسی لازماً ناکام ہو جائے گی۔
تمہیں تھوڑی دیر بعد کال کروں گا"...... چیف نے کہا اور ہاتھ
بڑھا کر اس نے کریڈل دبایا اور ہاتھ اٹھا کر ٹون آنے پر اس نے تیزی
سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"نیٹلے کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک چیختی ہوئی مردانہ
آواز سنائی دی۔ بولنے والے کا لہجہ انتہائی کرخت تھا۔

"ملک سے بات کراؤ۔ میں ولنگٹن سے جیفرے بول رہا ہوں"۔

چیف نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔
" اوہ۔ اوہ۔ اچھا جناب"...... دوسری طرف سے بولنے والے
لہجہ یکلخت بھیک مانگنے والوں جیسا ہو گیا تھا۔
" نک بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنا
دی۔ لہجہ بھاری نہ تھا لیکن آواز میں قدرتی کرختگی موجود تھی۔
" جیفرے بول رہا ہوں نک"...... چیف نے کہا۔
" اوہ تم۔ خیریت۔ کیسے فون کیا ہے"...... دوسری طرف
حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔
" فون کو محفوظ کر لو نک۔ پھر تفصیل سے بات ہو گی"۔ چ
نے کہا۔
" محفوظ ہے۔ تم کھل کر بات کرو۔ فون بالکل محفوظ ہے"
لمحوں کی خاموشی کے بعد نک نے کہا۔
" نک مجھے سلاکی میں تمہارے سینڈیکیٹ سے کام پڑ گیا
چیف نے کہا۔
" میں اور میرا پورا سینڈیکیٹ حاضر ہے جیفرے۔ تم
کرو"...... نک نے انتہائی خلوص بھرے لہجے میں کہا۔
" سنو۔ سلاکی میں حکومت ایکریمیا کی ایک خفیہ لیبارٹ
جہاں ایک خصوصی ساخت کا میزائل تیار ہو رہا ہے۔ اس لی
کو تباہ کرنے کے لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ایک گروپ سا
چکا ہے یا پہنچنے والا ہے۔ اس گروپ نے ولنگٹن میں میر

سیکشن چیف کو ہلاک کر کے وہاں سے اس لیبارٹری کے بارے میں
بہر حال اتنی معلومات حاصل کر لی ہیں کہ یہ لیبارٹری سلاکی میں ہے
لیکن شاید وہ لیبارٹری کا محل وقوع ٹریس نہ کر سکے ہوں۔ لیکن وہ
اس قدر تیز، فعال اور خطرناک ایجنٹ ہیں کہ اگر انہیں وہاں معمولی
سا موقع بھی مل گیا تو وہ لازماً اسے ٹریس کر لیں گے"۔ چیف نے
کہا۔
" اوہ۔ اوہ۔ تو ڈریک شاید سلاکی میں اس لیبارٹری کی حفاظت پر
مامور ہے"...... نک نے کہا تو جیفرے بے اختیار چونک پڑا۔
" ہاں۔ لیکن تمہیں کیسے معلوم ہوا"...... جیفرے نے حیرت
بھرے لہجے میں کہا۔
" تمہیں معلوم تو ہے کہ سلاکی میں اڑنے والی مکھی بھی ڈیتھ
سینڈیکیٹ کی نظروں سے اوجھل نہیں رہتی جبکہ ڈریک کو تو میں
ذاتی طور پر جانتا ہوں۔ مجھے اطلاع مل گئی تھی کہ ڈریک یہاں دیکھا
جا رہا ہے لیکن میں نے اسے اس لئے نظرانداز کر دیا کیونکہ مجھے معلوم
تھا کہ وہ سپیشل ایجنسی کے کسی مشن پر یہاں آیا ہو گا۔ اب تم نے
بتایا تو مجھے خیال آیا ہے کہ وہ یہاں اس لیبارٹری کی حفاظت کے لئے
آیا ہو گا"...... نک نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔
" ہاں۔ ڈریک وہاں اسی مقصد کے لئے موجود ہے لیکن یہ لوگ
جس تیزی سے اور خطرناک حد تک ذہانت سے کام لیتے ہیں اس سے
مجھے خدشہ پیدا ہو گیا ہے کہ اگر وہ لیبارٹری تک پہنچ گئے تو ڈریک

انہیں روک نہ سکے گا ویسے وہ لیبارٹری تک ہی محدود ہے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ وہ لوگ لیبارٹری تک پہنچنے سے پہلے ہی تمہارے سینڈیکیٹ کے ہاتھوں ہلاک ہو جائیں اس لئے جو معاوضہ تم کہو گے تمہیں مل جائے گا لیکن کام انتہائی تیزی، ذہانت اور برق رفتاری سے ہونا چاہئے اور یہ بھی بتا دوں کہ انہیں سنبھلنے کا معمولی سا موقع بھی نہیں ملنا چاہئے ورنہ وہ لوگ دوبارہ تمہارے ہاتھ نہ آ سکیں گے"...... جیفرے نے کہا۔

"کتنے افراد ہیں یہ"...... نک نے کہا۔

"ان کی تعداد چھ ہے۔ چار مرد اور دو عورتیں ہیں۔ ویسے تو یہ ایشیائی ہیں لیکن یہ میک اپ کے انتہائی ماہر ہیں۔ بہرحال سلاکی ولنگٹن جیسا بڑا نہیں ہے اس لئے اس گروپ کو چاہے وہ کسی بھی میک اپ ہوں، تم آسانی سے ٹریس کر سکتے ہیں"...... جیفرے نے کہا۔

"ان کے قدوقامت کے بارے میں تفصیل بتا دو۔ کچھ تو مجھے بھی معلوم ہو"...... نک نے کہا۔

"میں اپنے ایک آدمی کو تمہارا نمبر دے دیتا ہوں۔ وہ تمہیں ان کے بارے میں تفصیل بتا دے گا۔ اس کا نام جیمز ہے"...... جیفرے نے کہا۔

"اوکے۔ تم بے فکر رہو۔ وہ چاہے کتنے ہی تیز طرار، ذہین اور خطرناک کیوں نہ ہوں۔ سلاکی میں وہ اس طرح مارے جائیں گے

کہ ان کی لاشوں پر رونے والا بھی کوئی نہیں ہو گا۔ معاوضہ بھی کام کرنے کے بعد بتاؤں گا"...... نک نے کہا۔

"اوکے۔ اب میں مطمئن ہوں"...... جیفرے نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھا اور پھر دوسرے فون کا رسیور اٹھا لیا تاکہ جیمز سے بات کر کے اسے حکم دے سکے کہ وہ نک کو پاکیشیائی ایجنٹوں کے قدوقامت اور دیگر ضروری تفصیلات بتا دے۔ اسے معلوم تھا کہ سلاکی میں نک کا ڈیتھ سینڈیکیٹ پوری طرح چھایا ہوا ہے اور نک کے آدمی یقیناً نہ صرف چند لمحوں میں انہیں ٹریس کر لیں گے بلکہ وہ ان پر اچانک فائرنگ کھول کر انہیں ہلاک کرنے میں بھی کامیاب ہو جائیں گے۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت سلاکی کے ایئرپورٹ پر اترا اور پھر وہ جیسے ہی بیرونی پسنجر لاؤنج میں پہنچے ایک طرف کھڑا ہوا نوجوان تیز تیز قدم اٹھاتا ان کی طرف بڑھا۔

"آپ میں سے پرنس آف ڈھمپ کون ہیں"...... اس نوجوان نے قریب آکر کہا۔

"کمال ہے۔ تم پرنس کو نہیں پہچان سکتے یعنی ہم میں سے جو تمہیں پرنس نظر آ رہا ہے وہی پرنس ہو سکتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے سٹاگر نے بھیجا ہے اور میرا نام جنکی ہے"...... نوجوان نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"پھر تو تمہیں پرنس کو خود ہی پہچان لینا چاہئے کیونکہ سٹاگر نے لامحالہ تمہیں پرنس کی مخصوصی نشانیاں بتائی ہوں گی"...... عمران

نے کہا۔

"سر۔ اس وقت آپ شدید ترین خطرے سے دوچار ہیں۔ کسی بھی لمحے آپ پر کسی بھی طرف سے گولیوں کی بوچھاڑ ہو سکتی ہے اس لئے پلیز آپ مجھے بتا دیں"...... نوجوان نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو عمران اور اس کے ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا مطلب۔ کیسا خطرہ۔ میرا نام پرنس ہے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تو آپ فوری طور پر دو یا تین گروپس میں تقسیم ہو جائیں اور علیحدہ علیحدہ ٹیکسیوں میں بیٹھ کر رائل کالونی کی کوٹھی نمبر تھرٹی تھری میں پہنچ جائیں۔ میں وہاں آپ سے ملوں گا۔ پھر تفصیل سے بات ہو گی"...... نوجوان نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور تیزی سے آگے بڑھ گیا۔

"جولیا میرے ساتھ جائے گی۔ باقی دو دو کر کے جاؤ"...... عمران نے بھی سنجیدہ لہجے میں کہا اور تیزی سے ٹیکسی سٹینڈ کی طرف بڑھ گیا۔ جولیا خاموشی سے اس کے ساتھ چل پڑی۔

"جونسکی کلب چلو"...... عمران نے ٹیکسی کی عقبی سیٹ پر جولیا کے ساتھ بیٹھتے ہوئے ڈرائیور سے کہا۔

"یس سر"...... ڈرائیور نے جواب دیا اور ٹیکسی آگے بڑھا دی۔ جولیا خاموش بیٹھی ہوئی تھی۔ ٹیکسی مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد ایک چھوٹے سے کلب کے سامنے جا کر رک گئی جس پر جونسکی

کلب کا نیون سائن جل بجھ رہا تھا۔ عمران نے جولیا کو نیچے اترنے کا اشارہ کیا اور پھر خود بھی نیچے اتر کر اس نے کرایہ اور ٹپ دی اور کلب کے مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ کلب میں خاصا رش تھا لیکن آنے جانے والے لوگ عام سے تھے۔ کلب کا ہال عورتوں اور مردوں سے تقریباً بھرا ہوا تھا لیکن وہاں کوئی شور شرابہ نہ ہو رہا تھا۔ ایک طرف کاؤنٹر تھا جس پر دو لڑکیاں سروس دینے میں مصروف تھیں جبکہ ایک نوجوان سٹول پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے سامنے ٹیلی فون رکھا ہوا تھا۔

"سٹاگر سے کہو کہ پرنس آف ڈھمپ آیا ہے"...... عمران نے اس نوجوان کے قریب جا کر کہا تو وہ نوجوان بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"پرنس آف ڈھمپ۔ کیا مطلب"...... نوجوان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہاری بجائے تمہارا باس اس کا مطلب اچھی طرح جانتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو نوجوان نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے یکے بعد دیگرے کئی بٹن پریس کر دیئے۔

"باس۔ کاؤنٹر سے شیریو بول رہا ہوں۔ ایک صاحب ایک خاتون کے ساتھ آئے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ آپ کو اطلاع دے دوں کہ پرنس آف ڈھمپ آیا ہے"...... نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر دوسری طرف سے بات سن کر اس نے رسیور رکھ دیا۔

"آیئے میرے ساتھ جناب۔ میں آپ کو باس کے آفس چھوڑ آتا ہوں"...... نوجوان نے اس بار انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور کاؤنٹر سے باہر آگیا۔

"تم مجھے راستہ بتا دو۔ تمہارے ساتھ جانے کی ضرورت نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

"بائیں ہاتھ پر راہداری ہے۔ اس کے آخر میں باس کا آفس ہے"...... نوجوان نے کہا تو عمران سر ہلاتا ہوا اس راہداری کی طرف مڑ گیا۔ جولیا خاموشی سے اس کے پیچھے تھی۔ راہداری کے آخر میں واقعی ایک دروازہ تھا جو بند تھا۔ عمران نے دروازے پر ہاتھ مارا تو دروازہ کھل گیا اور عمران اندر داخل ہوا تو آفس ٹیبل کے پیچھے بیٹھا ہوا ایک ادھیڑ عمر آدمی اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"پرنس آف ڈھمپ"...... عمران نے اندر داخل ہوتے ہی کہا۔

"آیئے۔ ادھر سپیشل روم میں آجایئے"...... ادھیڑ عمر نے کہا اور عقبی طرف موجود ایک دروازے کی طرف مڑ گیا۔ عمران نے جولیا کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا اور پھر وہ دونوں سٹاگر کے پیچھے ایک چھوٹے سے کمرے میں پہنچ گئے۔

"میرا آدمی آپ کو ایئرپورٹ پر ملا ہو گا"...... سٹاگر نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اسی لئے تو میں یہاں خود آیا ہوں۔ کیا مسئلہ ہے۔ تفصیل سے بتاؤ"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مسٹر پرنس یا جو بھی آپ کا نام ہو۔ آپ نے ولنگٹن کے رابرٹ نیلسن کی ٹپ مجھے دے کر یہاں مجھ سے رہائش گاہ مہیا کرنے کے لئے کہا تھا۔ رابرٹ نیلسن میرا محسن ہے اور اس کا نام سامنے آنے کے بعد میں کسی صورت بھی انکار نہ کر سکتا تھا اس لئے میں نے حامی بھر لی۔ میرے پوچھنے پر آپ نے بتایا تھا کہ آپ چھ افراد ہیں۔ پھر اچانک مجھے اطلاع ملی کہ سلاکی کا سب سے خوفناک اور خطرناک سینڈیکیٹ جسے ڈیتھ سینڈیکیٹ کہا جاتا ہے اور جس کا ہولڈ پورے سلاکی پر ہے، نے پورے سلاکی میں اپنے سب آدمیوں کو کہا ہے کہ ولنگٹن سے چھ افراد کا ایک گروپ سلاکی آ رہا ہے جس میں دو عورتیں اور چار مرد شامل ہیں اور ان کے قدوقامت بتائے گئے اور یہ بھی کہا گیا کہ یہ گروپ ایشیائی ایجنٹوں پر مشتمل ہے لیکن وہ کسی بھی میک اپ میں ہو سکتے ہیں اور سینڈیکیٹ کی طرف سے یہ حکم دیا گیا کہ جس کسی کو بھی اس بارے میں معلومات ہوں وہ فوراً سینڈیکیٹ کو اطلاع دے۔ میرا کلب بھی ڈیتھ سینڈیکیٹ سے باہر نہیں ہے اور میرا کیا سلاکی میں رہنے والا کوئی بھی آدمی ڈیتھ سینڈیکیٹ کے حکم کی خلاف ورزی کا تصور بھی نہیں کر سکتا اس لئے یہ اطلاع مجھے بھی دی گئی۔ میں اس اطلاع پر چونک پڑا۔ اصولاً تو مجھے ڈیتھ سینڈیکیٹ کو آپ لوگوں کے بارے میں اطلاع دے دینی چاہئے تھی لیکن رابرٹ نیلسن کی وجہ سے میں خاموش رہا۔ البتہ میں نے رابرٹ نیلسن کو فون کر کے اس سے آپ کے بارے میں معلوم کیا تو اس نے بتایا کہ

آپ سب ایشیائی ہیں جس سے میں کنفرم ہو گیا کہ ڈیتھ سینڈیکیٹ آپ کے خلاف ہی کارروائی کر رہا ہے۔ چنانچہ میں نے ایئرپورٹ پر اپنا خاص آدمی بھیجا۔ اسے میں نے تعداد بتا کر کہا کہ دو عورتیں اور چار مردوں کا گروپ جیسے ہی بیرونی لاؤنج میں آئے وہ جا کر انہیں کوٹھی کے بارے میں بھی اطلاع دے دے اور ساتھ ہی آپ حضرات کو کہہ دے کہ آپ علیحدہ علیحدہ آگے بڑھیں تاکہ آپ ڈیتھ سینڈیکیٹ کے سفاک قاتلوں کی زد میں نہ آ جائیں۔ میں نے اپنے آدمی کو کہہ دیا تھا کہ جب آپ کوٹھی پر پہنچ جائیں تو پھر وہ میری بات آپ سے کرائے لیکن آپ نے اچھا کیا کہ آپ خود یہاں آ گئے۔ بہرحال میری یہ درخواست ہے کہ آپ جس قدر جلد ممکن ہو سکے کوئی اور رہائش گاہ کا انتظام کر لیں اور میری رہائش گاہ خالی کر دیں کیونکہ اگر ڈیتھ سینڈیکیٹ کو یہ اطلاع مل گئی کہ میں نے آپ کی مدد کی ہے تو پھر نہ میرا یہ کلب رہے گا نہ میں اور نہ ہی میرا خاندان۔ سب کچھ ایک لمحے میں تباہ کر دیا جائے گا۔ اتنا بھی میں نے رابرٹ نیلسن کی وجہ سے کیا ہے"...... ادھیڑ عمر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"آپ نے واقعی انتہائی مہربانی کی ہے کہ ڈیتھ سینڈیکیٹ کی اس اطلاع کے باوجود آپ نے ہمیں کوٹھی دی ہے اور اس بارے میں تفصیل بھی بتائی ہے۔ میں اور میرے ساتھی آپ کے بے حد مشکور ہیں۔ میں رابرٹ نیلسن سے بھی آپ کے بارے میں کہوں گا اور

یقین رکھیں کہ ہم چند گھنٹوں کے اندر اندر آپ کی دی ہوئی کوٹھی چھوڑ دیں گے۔ اس طرح آپ پر کوئی حرف نہ آئے گا لیکن آپ مجھے اس ڈیتھ سینڈیکیٹ کے بارے میں تفصیل بتائیں کہ اس کا ہم سے کیسے تعلق پیدا ہو گیا ہے جبکہ ہمارا کوئی تعلق جرائم پیشہ افراد سے نہیں ہے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یہ مجھے کیسے معلوم ہو سکتا ہے پرنس۔ میری تو یہ بھی جرأت نہیں ہے کہ میں اس بارے میں کسی سے پوچھ بھی سکوں کیونکہ اس طرح میں مشکوک ہو سکتا ہوں اور مشکوک آدمی دوسرا سانس بھی نہیں لے سکتا"...... سٹاگر نے جواب دیا۔

"چلیں یہ بتا دیں کہ اس سینڈیکیٹ کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے۔ کون اس کا چیف ہے اور کون کون اس کا کرتا دھرتا ہے"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"نیٹلے کلب اس کا ہیڈ کوارٹر ہے اور چیف کا نام نک ہے لیکن نک کبھی کسی کے سامنے نہیں آیا۔ صرف مخصوص لوگوں سے مخصوص فون پر اس کی بات چیت ہوتی ہے اور بس۔ ویسے نیٹلے کلب کا مینجر گراہم ہے۔ عملی طور پر وہی ڈیتھ سینڈیکیٹ کو کنٹرول کرتا ہے اور انتہائی خطرناک ترین آدمی ہے"...... سٹاگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس نک کا کوئی فون نمبر"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ سوائے اس کے خاص آدمیوں کے اور کسی کو بھی

معلوم نہیں ہے۔ صرف اس کا نام چلتا ہے"...... سٹاگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کی رہائش گاہ کے بارے میں کچھ معلوم ہے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں جناب۔ وہ انتہائی خفیہ رہتا ہے"...... سٹاگر نے جواب دیا۔

"اوکے۔ اب ہمیں اجازت اور فکر مت کرو۔ تم پر کوئی حرف نہیں آئے گا"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ایک مشورہ دینا چاہتا ہوں کہ آپ اپنا نام تبدیل کر لیں۔ آپ کا نام سن کر خواہ مخواہ اندازہ ہو جاتا ہے کہ آپ کا تعلق ایشیا سے ہے کیونکہ ڈھمپ نام کا کوئی علاقہ ایکریمیا میں نہیں ہے"...... سٹاگر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"شکریہ"...... عمران نے کہا اور پھر جولیا کے ساتھ پہلے آفس سے باہر آیا اور پھر راہداری سے گزر کر ہال میں سے ہوتا ہوا کلب سے باہر آ گیا۔

"حیرت ہے کہ کسی جرائم پیشہ آدمی کو سامنے لایا جا رہا ہے"۔ جولیا نے پہلی بار بولتے ہوئے کہا۔

"یہ چھوٹا علاقہ ہے۔ یہاں جرائم پیشہ گروپ زیادہ موثر ثابت ہو سکتے ہیں لیکن انہیں یہ اطلاع مل گئی ہے کہ میں نے یہ بات معلوم کر لی ہے کہ لیبارٹری سلاکی میں ہے اس لئے سلاکی میں ہمیں روکنے

کے لئے یہ سیٹ اپ کیا گیا ہے"...... عمران نے جواب دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ بجائے ٹیکسی میں بیٹھنے کے ایک عام بس میں سفر کرتے ہوئے رائل کالونی میں پہنچ گئے۔ کوٹھی میں ان کے ساتھی پہلے سے موجود تھے۔

"تم دونوں کہاں چلے گئے تھے"...... تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے جونسکی کلب کے سٹاگر سے ہونے والی ملاقات اور اس کی تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ ویری گڈ۔ پھر تو نیشلے کلب پر ریڈ کیا جا سکتا ہے۔ اگر یہ تک وہاں موجود نہیں ہو گا تو کیا ہوا۔ وہاں گراہم سے سب کچھ معلوم کیا جا سکتا ہے"...... تنویر نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہمارا اصل مسئلہ یہ ڈیتھ سینڈیکیٹ نہیں ہے بلکہ ہمارا ٹارگٹ لیبارٹری ہے اور لیبارٹری کا محل وقوع ہمیں اس تک یا گراہم سے معلوم نہیں ہو سکتا"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"لیکن ہمیں وہاں تک پہنچنے سے روکنے کے لئے اس سینڈیکیٹ کو سامنے لایا گیا ہے اور جب تک یہ سینڈیکیٹ راستے سے نہیں ہٹے گا۔ ہم وہاں تک کیسے پہنچ سکیں گے اور جس طرح اس سٹاگر نے بتایا ہے پورے سلاکی پر اس سینڈیکیٹ کا ہولڈ ہے اس لئے کسی بھی وقت ہم پر کسی بھی انداز میں خوفناک حملہ ہو سکتا ہے اس لئے میرا خیال ہے کہ پہلے ہمیں اس سینڈیکیٹ کی کارروائی کو کسی بھی انداز

میں رکوانا چاہئے تاکہ ہم کھل کر اس لیبارٹری کے خلاف کام کر سکیں"...... صفدر نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"اس کوٹھی میں کار بھی موجود ہے اور اسلحہ بھی۔ ہم دو یا تین افراد جا کر اس کلب میں ایسی کارروائی کر سکتے ہیں کہ ڈیتھ سینڈیکیٹ کو خود اپنے بچاؤ کی فکر پڑ جائے"...... تنویر نے کہا۔

"تم کیا کرنا چاہتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"اس پورے کلب کو چند منٹوں میں اڑایا جا سکتا ہے۔ اس کے اندر بم مارے جا سکتے ہیں۔ اس گراہم کو گولی ماری جا سکتی ہے۔ اندر اوپن فائرنگ کی جا سکتی ہے"...... تنویر نے انتہائی پرجوش لہجے میں کہا تو عمران نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"نیشلے کلب کے مینجر گراہم کا خصوصی نمبر دیں۔ میں چیف کمشنر بول رہا ہوں"...... عمران نے مقامی لہجے لیکن تحکمانہ لہجے میں کہا تو دوسری طرف سے ایک نمبر دے دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبا کر ہاتھ اٹھایا اور ٹون آنے پر اس نے انکوائری کا بتایا ہوا نمبر تیزی سے پریس کرنا شروع کر دیا۔

"گراہم بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک سخت اور تحکمانہ آواز سنائی دی۔ بولنے والے کا لہجہ ایسا تھا جیسے وہ بول نہ رہا

ہو بلکہ غرا رہا ہو۔

" ڈریک بول رہا ہوں۔ سپیشل ایجنسی کا ڈریک۔ تم یقیناً مجھے جانتے ہو گے"...... عمران نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

" ہاں۔ کیوں کال کی ہے"...... دوسری طرف سے اسی طرح سرد لہجے میں کہا گیا۔

" مجھے اطلاع ملی ہے کہ تمہارا سینڈیکیٹ پاکیشیائی ایجنٹوں کے خلاف یہاں سلاکی میں کام کر رہا ہے جبکہ یہ لوگ جرائم پیشہ تو نہیں ہیں۔ پھر"...... عمران نے کہا۔

" تمہارے چیف جیفرے نے چیف باس نک کو اس کا حکم دیا ہے۔ سمجھے۔ ورنہ ہمیں ایسے مجرموں کے خلاف کام کرنے کا کوئی شوق نہیں ہے جو بلوں میں چھپ کر رہتے ہیں"...... گراہم کی غراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

" نہیں چیف باس ایسا حکم نہیں دے سکتا۔ تم نک سے میری بات کراؤ"...... عمران نے کہا۔

" شٹ اپ۔ میں اس لئے تمہاری بکواس برداشت کر رہا ہوں کہ تم سرکاری آدمی ہو۔ سمجھے۔ ورنہ ایسی بات کرنے والے دوسرا سانس نہیں لے سکتے۔ نانسنس"...... گراہم نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

" اس کی یہ جرأت کہ یہ ہمیں چوہے کہے"...... تنویر نے گراہم سے بھی زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔ اس کا چہرہ غصے کی شدت سے سرخ

ہو گیا تھا۔

" جوش میں مت آؤ تنویر۔ اس کے کہنے سے ہم چوہے نہیں بن جائیں گے۔ وہ جرائم پیشہ آدمی ہے۔ اس نے تو ایسی باتیں کرنی ہیں"...... جولیا نے کہا تو تنویر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

" عمران صاحب۔ کیا آپ اس فریکونسی کی مدد سے سلاکی میں لیبارٹری کا خصوصی پوائنٹ ٹریس نہیں کر سکتے"...... عمران یا کسی اور کے بولنے سے پہلے کیپٹن شکیل نے کہا۔

" نہیں۔ صرف سلاکی تک بات پہنچ سکتی تھی اور وہ پہنچ گئی۔ اب اس نک کو ٹریس کرنا ہو گا تاکہ اس جیفرے کے بارے میں معلومات حاصل کی جا سکیں"...... عمران نے جواب دیا۔

" لیکن نک کے بارے میں بھی تو معلوم نہیں ہے کہ وہ کہاں ہو گا"...... صفدر نے چونک کر کہا۔

" یہ چوہوں کا شکاری تو جانتا ہو گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔ وہ سمجھ گئے تھے کہ عمران کا مطلب گراہم سے ہے۔

" ویری گڈ۔ اب میں اسے بتاؤں گا کہ چوہا کون ہے"...... تنویر نے یکلخت انتہائی جوشیلے لہجے میں کہا۔

" پہلی بات تو یہ ہے کہ ہم نے فوری طور پر یہ کوٹھی چھوڑنی ہے تاکہ ستاگر کسی مشکل میں نہ پھنس جائے اس لئے نئی رہائش گاہ کا بندوبست بھی اس گراہم کو ہی کرنا ہو گا البتہ یہاں سے اسلحہ لے

لیں لیکن کاریں ہم نے یہیں چھوڑ دینی ہیں۔ ہم بسوں کے ذریعے نیشلے کلب پہنچیں گے لیکن تم سب نے دو دو کی ٹکڑیوں کی صورت میں وہاں پہنچنا ہے البتہ یہاں میک اپ کا سامان موجود ہے اس لئے اب ہم سب نے غنڈوں کے میک اپ میں وہاں جانا ہے کیونکہ ایسے ہیڈ کوارٹر میں کوئی شریف آدمی داخل ہونا پسند ہی نہیں کرتا ہو گا اور دوسری بات یہ کہ ایسے لوگ فوراً وہاں مارک ہو جائیں گے۔ باقی وہاں کسی نے کوئی کارروائی نہیں کرنی۔ میں کوشش کروں گا کہ بغیر کسی جھڑپ کے گراہم تک پہنچ جاؤں لیکن اگر مجھے ناکامی ہوئی تو پھر ڈائریکٹ ایکشن کیا جا سکتا ہے۔ اس وقت میں آپ لوگوں کو اشارہ کروں گا۔ صفدر میرے ساتھ ہو گا جبکہ جولیا، تنویر، صالحہ اور کیپٹن شکیل علیحدہ علیحدہ گروپس کی صورت میں وہاں پہنچیں گے۔ بہتر یہی ہے کہ ٹیکسیوں کی بجائے بسوں میں سفر کر کے وہاں پہنچا جائے اور راستے میں کوئی ایسی بات نہ کی جائے جس سے معاملات اوپن ہو سکیں کیونکہ سٹاگر نے جو کچھ اس سینڈیکیٹ کے متعلق بتایا ہے اس سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ یہاں ان کی گرپ کافی زیادہ مضبوط ہے"...... عمران نے باقاعدہ ڈرامے یا فلم کے ہدایت کاروں کی طرح تفصیل سے ہدایات دیتے ہوئے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

جیفرے اپنے آفس میں موجود تھا کہ سامنے رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ جیفرے نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... جیفرے نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"ڈیفنس سیکرٹری سر جیکب سے بات کریں چیف"...... دوسری طرف سے اس کی پرسنل سیکرٹری کی آواز سنائی دی تو جیفرے بے اختیار چونک پڑا۔

"یس سر میں جیفرے بول رہا ہوں۔ چیف آف سپیشل ایجنسی"۔ جیفرے نے کلک کی ہلکی سی آواز سنتے ہی انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ کلک کی آواز سن کر وہ سمجھ گیا تھا کہ اس کی سیکرٹری نے کال ملوا دی ہے۔

"جیفرے۔ تم نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں کوئی رپورٹ نہیں دی جبکہ اسرائیلی حکام اس سلسلے میں انتہائی بے چینی کا

مظاہرہ کر رہے ہیں"...... دوسری طرف سے ایک سرد سی آواز سنائی دی۔

"سر ان کے خلاف کام ہو رہا ہے۔ وہ انتہائی تربیت یافتہ لوگ ہیں۔ عام مجرم تو نہیں ہیں اس لئے بہرحال وہ کسی ٹریپ میں پھنسیں گے تو ہلاک ہوں گے"...... جیفرے نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اب تک کی کیا صورت حال ہے وہ بتادو تاکہ میں اسرائیلی حکام کو مطمئن کر سکوں"...... ڈیفنس سیکرٹری نے کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان ولنگٹن پہنچ چکے ہیں اور وہاں ہماری ایجنسی کے افراد انہیں ٹریس کر رہے ہیں۔ جیسے ہی ان کے بارے میں کوئی کلیو ملے گا انہیں ہلاک کر دیا جائے گا"...... جیفرے نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ انہیں یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ لیبارٹری کہاں ہے"...... ڈیفنس سیکرٹری نے مطمئن سے لہجے میں کہا۔

"انہیں معلوم ہی نہیں ہو سکتا جناب۔ وہ اسے بہرحال ولنگٹن یا اس کے نواح میں تلاش کرتے رہیں گے اور اس دوران ہلاک ہو جائیں گے"...... جیفرے نے جواب دیا۔

"لیبارٹری کی حفاظت کے لئے انتظامات کئے ہیں یا نہیں"۔ ڈیفنس سیکرٹری نے پوچھا۔

"یس سر۔ میرا خصوصی تربیت یافتہ ایک سیکشن اس کی

حفاظت کر رہا ہے"...... جیفرے نے جواب دیا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ اب میں انہیں مطمئن کر سکتا ہوں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جیفرے نے رسیور رکھ کر بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اس نے جان بوجھ کر ڈیفنس سیکرٹری کو یہ نہیں بتایا تھا کہ وہ لوگ ولنگٹن میں اس کے سیکشن چیف بارسن کو ہلاک کر کے سلاکی پہنچ چکے ہیں ورنہ اسے خطرہ تھا کہ کیس اس کی ایجنسی سے واپس بھی ہو سکتا تھا جبکہ وہ یہی چاہتا تھا کہ یہ کیس اس کی ایجنسی ہی مکمل کرے۔

"یہ ڈیتھ سینڈیکیٹ کیا کر رہا ہے۔ ابھی تک کوئی رپورٹ ہی نہیں ملی"...... جیفرے نے اچانک کہا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"نیٹلے کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک چیختی ہوئی کرخت آواز سنائی دی۔

"جیفرے بول رہا ہوں۔ نک سے بات کراؤ"...... جیفرے نے کہا۔

"چیف باس تو کسی رابطے پر موجود نہیں ہیں۔ آپ گراہم سے بات کر لیں"...... دوسری طرف سے یکلخت انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔ ظاہر ہے ان سب کو معلوم تھا کہ ڈیتھ سینڈیکیٹ کا نک اور جیفرے دونوں گہرے دوست ہیں اس لئے جیفرے کا نام سنتے ہی وہ انتہائی مؤدب ہو جایا کرتے تھے۔

"اچھا۔ کراؤ اس سے بات"...... جیفرے نے کہا۔

"گراہم بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک آواز سنائی دی۔ لہجے میں ہلکی سی غراہٹ تھی۔

"جیفرے بول رہا ہوں گراہم۔ نک سے رابطہ نہیں ہوا اس لئے تم سے بات ہو رہی ہے"...... جیفرے نے کہا۔

"جی فرمائیے"...... گراہم نے اپنی طرف سے نرم لہجے میں کہا۔

"ڈیتھ سینڈیکیٹ کی طرف سے کوئی رپورٹ ہی نہیں ملی ابھی تک حالانکہ نک نے کہا تھا کہ چند گھنٹوں میں کام ہو جائے گا"۔ جیفرے نے کہا۔

"پورے سلاکی میں ان کی تلاش جاری ہے جناب۔ لیکن ابھی تک یہ گروپ سامنے نہیں آیا۔ کسی بھی ہوٹل میں یہ لوگ ٹریس نہیں ہو سکے البتہ مشکوک افراد کے لحاظ سے اب تک بارہ افراد ہلاک کئے جا چکے ہیں لیکن ہلاک ہونے کے بعد جب انہیں چیک کیا گیا تو وہ لوگ میک اپ میں نہ تھے۔ البتہ آپ کے آدمی ڈریک نے اس سیٹ اپ پر بڑی برہمی کا اظہار کیا ہے۔ میں تو چیف نک کی وجہ سے خاموش ہو گیا ورنہ آپ جانتے ہیں کہ ہم لوگ ایسی باتیں برداشت کرنے کے عادی نہیں ہیں"...... گراہم نے کہا تو جیفرے بے اختیار اچھل پڑا۔

"ڈریک نے۔ کیا مطلب۔ ڈریک نے کیا کہا ہے۔ تفصیل بتاؤ"...... جیفرے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ڈریک نے مجھے کال کر کے کہا ہے کہ ہم لوگ کیوں ان لوگوں کے خلاف کام کر رہے ہیں جبکہ یہ جرائم پیشہ افراد تو نہیں ہیں۔ جس پر میں نے انہیں بتایا کہ آپ کے چیف یعنی آپ نے چیف نک سے کہہ کر یہ سیٹ اپ کرایا ہے جس پر اس نے میری توہین کی کہ میں جھوٹ بول رہا ہوں۔ اس کا کہنا تھا کہ وہ چیف نک سے خود بات کرنا چاہتا ہے لیکن ظاہر ہے یہ رابطہ نہیں ہو سکتا تھا اس لئے میں نے انکار کر دیا"...... گراہم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ڈریک ایسا نہیں کر سکتا۔ اس کا مطلب ہے کہ ڈریک کی آواز اور لہجے میں کسی اور نے یہ بات کی ہے اور تم سے یہ معلوم کرنا چاہتا تھا کہ یہ سیٹ اپ کس نے کرایا ہے"۔ جیفرے نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اور کون ایسا کر سکتا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"وہ لوگ جن کے خلاف تمہارا ڈیتھ سینڈیکیٹ کام کر رہا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ انہیں بہرحال معلوم ہو گیا ہے کہ ان کے خلاف یہ سیٹ اپ قائم کیا گیا ہے اس لئے اب ان کا سامنے آنا بھی مشکل ہو جائے گا۔ بہرحال تم کوشش جاری رکھو"...... جیفرے نے کہا اور دوسری طرف سے بات سنے بغیر اس نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر شدید ترین الجھن کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ وہ کافی دیر تک بیٹھا سوچتا رہا۔ پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر سرخ رنگ کے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"جیفرے بول رہا ہوں ڈریک"...... جیفرے نے تیز لہجے میں کہا کیونکہ وہ آواز پہچان چکا تھا۔

"اوہ چیف آپ"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یہ بتاؤ کہ کیا تم نے ڈیتھ سینڈیکیٹ کے گراہم کو کال کی تھی"...... جیفرے نے کہا۔

"ڈیتھ سینڈیکیٹ کا گراہم۔ وہ کون ہے۔ میں تو اسے جانتا بھی نہیں۔ لیکن کیا ہوا ہے"...... ڈریک نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا تو جیفرے نے گراہم سے ہونے والی بات چیت دوہرا دی۔

"اوہ نہیں چیف۔ میں نے اس سے کوئی بات نہیں کی اور پھر میں ایسی بات کیسے کر سکتا ہوں"...... ڈریک نے کہا۔

"ہاں۔ میرا بھی یہی خیال تھا کہ یہ کال عمران کی طرف سے ہو گی۔ وہ لہجے اور آواز کی نقل کرنے کا ماہر ہے اور اس نے چونکہ بارسن بن کر تم سے ٹرانسمیٹر پر بات کی تھی اس لئے اس نے تمہاری آواز اور لہجے کی نقل کر کے گراہم سے بات کی اور بہرحال اسے یہ معلوم ہو گیا ہے کہ ڈیتھ سینڈیکیٹ کا یہ سیٹ اپ میں نے ان کے خلاف قائم کیا ہے"...... جیفرے نے کہا۔

"تو اس سے کیا فرق پڑے گا چیف۔ وہ تو آپ کے خلاف کچھ نہیں کر سکتا کیونکہ آپ ولنگٹن میں ہیں اور نہ ہی لیبارٹری کے خلاف کچھ کر سکتا ہے کیونکہ میں یہاں موجود ہوں۔ ڈیتھ سینڈیکیٹ کے

بارے میں یہاں پہنچ کر مجھے جو معلومات ملی ہیں اس کے مطابق یہ لوگ لازماً مارے جائیں گے۔ اگر نہ بھی مارے گئے اور اگر کسی طرح بھی انہوں نے لیبارٹری کا سراغ لگا لیا تب بھی وہ میرے سیکشن کے ہاتھوں مارے جائیں گے"...... ڈریک نے انتہائی مطمئن لہجے میں کہا۔

"کاش ایسا ہو جائے کیونکہ اسرائیلی حکام کو جب سے یہ معلوم ہوا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس لیبارٹری کے خلاف کام کرنے پہنچ چکی ہے وہ انتہائی بے چین ہیں۔ ابھی ڈیفنس سیکرٹری صاحب کا فون آیا تھا۔ میں نے انہیں یہ نہیں بتایا کہ بارسن ہلاک ہو چکا ہے اور یہ لوگ سلاکی پہنچ چکے ہیں ورنہ یہ کیس لازماً ہماری ایجنسی سے واپس لے لیا جاتا جبکہ میں چاہتا ہوں کہ یہ کریڈٹ ہماری ایجنسی کو ہی ملے"...... جیفرے نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں چیف۔ ایسا ہی ہو گا"...... دوسری طرف سے ڈریک نے کہا۔

"اوکے۔ بہرحال اب ساری گیم تم پر آ گئی ہے اور مجھے معلوم ہے کہ تمہارے اندر بارسن سے زیادہ صلاحیتیں ہیں اس لئے اب تم نے بہرحال انتہائی محتاط رہنا ہے اور سنو۔ کسی قسم کا رسک لینے کی ضرورت نہیں ہے۔ گولی پہلے چلانا اور بات بعد میں کرنا۔ انہیں سنبھلنے کے لئے ایک لمحے کی مہلت بھی نہ دینا"...... جیفرے نے اس طرح ہدایات دینا شروع کر دیں جیسے ڈریک بچہ ہو۔

"آپ بے فکر رہیں چیف۔ان کی موت میرے سیکشن کے ہاتھوں ہی لکھی جا چکی ہے۔ویسے بھی اسرائیلیوں نے اس لیبارٹری کو ہر لحاظ سے ناقابل تسخیر بنا رکھا ہے۔ باہر ہم موجود ہیں اور دور دور تک یہاں ایسا ماحول ہے کہ ہزاروں گز دور اڑتی ہوئی مکھی بھی ہماری نظروں سے اوجھل نہیں رہ سکتی۔آپ قطعاً بے فکر رہیں"۔ ڈریک نے جواب دیا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے"...... جیفرے نے اس بار اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر اب گہرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

عمران اور صفدر دونوں اپنے چہروں اور انداز سے مقامی غنڈے دکھائی دے رہے تھے۔ وہ کافی دور ایک بس سٹاپ پر اترے تھے اور پھر پیدل چلتے ہوئے نیٹلے کلب کی طرف بڑھنے لگے۔

"عمران صاحب"...... صفدر نے کچھ کہنا چاہا۔

"میرا نام بائیکل ہے"...... عمران نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔سوری مسٹر مائیکل"...... صفدر نے کہا۔

"مسٹر نہیں۔ غنڈوں کو مسٹر نہیں کہا جاتا۔ باس مائیکل کہو"۔ عمران نے ایک بار پھر اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"باس مائیکل۔ کیا ہم گراہم تک بغیر کسی رکاوٹ کے پہنچ جائیں گے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہارا نام ٹف ہے اور میرا نام مائیکل اور ہم دونوں کا تعلق ولنگٹن کے معروف راجر سینڈیکیٹ سے ہے اور راجر سینڈیکیٹ کے بارے میں سب جانتے ہیں کہ پورے ایکریمیا میں اس کا جال پھیلا ہوا ہے"...... عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ نیٹلے کلب کے سامنے پہنچ گئے۔ یہ دو منزلہ عمارت تھی اور اس میں آنے جانے والوں کو دیکھ کر وہ دونوں ہی بے اختیار چونک پڑے کیونکہ وہاں آنے جانے والے خاصے معزز لوگ نظر آ رہے تھے جبکہ ان کا خیال تھا کہ یہ غنڈوں کا گڑھ ہو گا۔

"یہاں تو الٹا ہم نشانہ بن جائیں گے۔ یہ تو شریف اور معزز لوگوں کا کلب ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہم نے خواہ مخواہ یہ میک اپ کیا"...... صفدر نے کہا۔

"بہرحال آؤ"...... عمران نے کہا اور پھر وہ دونوں مین ہال میں داخل ہوئے تو وہاں بھی خاصا امن و امان تھا اور لوگ ہال میں بیٹھے پینے پلانے اور باتیں کرنے میں مصروف تھے اور ماحول بھی انتہائی شریفانہ تھا۔ وہاں نہ کوئی غنڈہ نظر آ رہا تھا اور نہ ہی کوئی گن مین۔ وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے کاؤنٹر کی طرف بڑھتے چلے گئے جہاں تین لڑکیاں موجود تھیں۔ ان میں سے دو تو سروس دینے میں مصروف تھیں جبکہ ایک خاموش بیٹھی ہوئی تھی۔ البتہ عمران اور صفدر دونوں پر اس لڑکی کی نظریں جمی ہوئی تھیں اور اس کے چہرے پر حیرت تھی۔

"گراہم سے کہو کہ ولنگٹن کے راجر سینڈیکیٹ سے باس مائیکل اور ٹف آئے ہیں"...... عمران نے کاؤنٹر کے قریب جا کر بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"گراہم۔ کون گراہم جناب۔ کیا کام کرتا ہے وہ"...... لڑکی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ لڑکی کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ سچ کہہ رہا ہے۔

"ڈیتھ سینڈیکیٹ کا گراہم۔ کیا اب تمہیں اس کا حلیہ بھی بتانا پڑے گا"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا تو وہ لڑکی بے اختیار چونک پڑی۔

"ڈیتھ سینڈیکیٹ۔ اوہ۔ آپ غلط جگہ پر آ گئے ہیں جناب۔ یہ تو نیٹلے کلب ہے۔ یہاں کسی سینڈیکیٹ کا کیا سوال"...... لڑکی نے اسی طرح حیرت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تو پھر یہ بتا دو کہ ڈیتھ سینڈیکیٹ کا گراہم کہاں مل سکتا ہے"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"سوری مسٹر۔ میں نے صرف یہ نام ہی سن رکھا ہے۔ مجھے اس بارے میں تو تفصیل معلوم نہیں ہے۔ آپ کسی جرائم پیشہ آدمی سے معلوم کر لیں"...... لڑکی نے اکتائے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

"یہاں سے قریب کوئی ایسا کلب یا ہوٹل جہاں جرائم پیشہ افراد مل سکتے ہوں"...... عمران نے کہا۔

"سوری۔ مجھے معلوم نہیں ہے"...... لڑکی نے جواب دیا تو

عمران واپس مڑ گیا۔ صفدر بھی اس کے ساتھ تھا۔ پھر وہ جیسے ہی
کلب سے باہر آئے اچانک انہیں ایک کونے میں باقی ساتھی دو دو کی
ٹکڑیوں میں کھڑے نظر آگئے۔

" عمران صاحب۔ اندر کا ماحول تو ایسا نہیں ہے کہ ہم اندر بیٹھ
سکتے۔ اس لئے ہم باہر رک گئے ہیں "...... اچانک کیپٹن شکیل نے
قریب آتے ہوئے کہا۔

" میں خود حیران بلکہ پریشان ہو گیا ہوں۔ یہاں تو آوا ہی الا
ہے "...... عمران نے جواب دیا۔

" تو اب "...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" تم علیحدہ رکو۔ ہم باہر جا رہے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ ابھی کسی
نہ کسی طرف سے ہم پر یا تو فائرنگ ہو گی یا ہمیں اغوا کر لیا جائے گا۔
تم نے الرٹ رہنا ہے اور جب تک میں ریڈ کاشن نہ دوں تم میں
سے کسی نے حرکت میں نہیں آنا "...... عمران نے کہا تو کیپٹن
شکیل سر ہلاتا ہوا اس طرح آگے بڑھ گیا جیسے وہ ان کا واقف ہی نہ
ہو۔

" آؤ نف "...... عمران نے صفدر سے کہا اور کمپاؤنڈ گیٹ کی
طرف بڑھنے لگا لیکن ابھی وہ کمپاؤنڈ گیٹ تک پہنچے ہی تھے کہ اچانک
ایک آدمی ایک سائیڈ سے تیز تیز قدم اٹھاتا ان کے قریب پہنچ گیا۔

" ہیلو مسٹر "...... اس آدمی نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا تو
عمران ٹھٹھک کر رک گیا۔ اپنے لباس اور انداز سے یہ کوئی شریف

ور عام سا آدمی ہی لگ رہا تھا۔

" تم گراہم سے ملنا چاہتے ہو۔ آؤ میرے ساتھ "...... اس آدمی نے
ہا۔

" تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ ہم گراہم سے ملنا چاہتے ہیں "۔ عمران
نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" یہ باتیں چھوڑو۔ یہ معمولی باتیں ہیں اور آؤ میرے ساتھ "۔ اس
دمی نے منہ بناتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر
وہ اس آدمی کی رہنمائی میں کلب کے دائیں طرف کو بڑھتے چلے گئے۔
لب کی سائیڈ سے ہو کر وہ جیسے ہی اس کے عقب میں پہنچے وہاں
وجود مشین گنوں سے مسلح دو آدمی تیزی سے ان کے قریب آئے۔
دونوں اپنے چہرے مہرے سے چھٹے ہوئے غنڈے لگ رہے تھے۔

" انہیں باس تک پہنچا دو "...... انہیں لے آنے والے نے کہا۔

" آؤ ہمارے ساتھ "...... ان میں سے ایک نے کہا اور عمران اور
فدر سر ہلاتے ہوئے آگے بڑھ گئے۔ ان میں سے ایک نے دیوار پر
یک مخصوص جگہ ہاتھ رکھ کر اسے مخصوص انداز میں دبایا تو سرر کی
از کے ساتھ ہی دیوار کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا ایک طرف ہٹ گیا۔ اب
اں خلا تھا۔

" تم یہیں رکو روکی "...... دیوار ہٹانے والے نے اپنے ساتھی
ے کہا اور اس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" آؤ تم دونوں "...... اس آدمی نے کہا اور آگے بڑھ گیا۔ یہ ایک

تنگ سی راہداری تھی جس کے اختتام پر ایک دروازہ تھا۔
" تمہارے پاس جو اسلحہ بھی ہو اسے نکال کر یہاں رکھ دو۔ وا
پر اٹھا لینا ورنہ ڈیتھ ریز ایک لمحے میں تمہیں راکھ بنا دیں گی"۔
آدمی نے دروازے کے قریب رک کر کہا تو عمران نے اثبات میر
ہلاتے ہوئے جیب سے مشین پسٹل نکال کر وہیں فرش پر رکھ
صفدر نے بھی اس کی پیروی کی۔ وہاں دو مسلح آدمی موجود تھے۔
آدمی نے دروازہ کھولا تو وہ ایک لفٹ تھی۔ جیسے ہی وہ اندر دا
ہوئے لفٹ تیزی سے نیچے اترتی چلی گئی۔ جب لفٹ رکی تو در
کھول کر وہ ایک راہداری میں آ گئے۔ یہاں مشین گنوں سے مسلح
آدمی موجود تھے۔ اس راہداری کا اختتام ایک دروازے پر ہوا۔
" جاؤ اندر باس موجود ہے۔ لیکن خیال رکھنا باس کے مزاج
خلاف کوئی بات نہ کرنا ورنہ زندہ واپس نہ آ سکو گے "...... اس
نے انتہائی کھردرے لہجے میں کہا لیکن عمران نے اس کی بات
جواب دیئے بغیر دروازے کو دبایا تو دروازہ کھلتا چلا گیا۔ یہ ا
خاصا بڑا کمرہ تھا جس کے آخر میں ایک بڑی سی میز کے پیچھے ایک لے
اور بھاری جسم کا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کا چہرہ خاصا بڑا تھا اور چہ
پر موجود زخموں کے مندمل نشانات بتا رہے تھے کہ اس کی ساری
لڑائی بھڑائی میں گزری ہے۔ کمرے میں بھی مشین گنوں سے
چار افراد موجود تھے لیکن وہ ایک سائیڈ دیوار کے ساتھ مؤدبانہ ا
میں کھڑے تھے۔ البتہ مشین گنیں انہوں نے ہاتھوں میں پکڑی

تھیں اور ان کا انداز بے حد چوکنا تھا۔
" تم راجر سینڈیکیٹ کے ہو۔ آؤ بیٹھو۔ میرا نام گراہم ہے"۔ اس
بھاری جسم والے نے سرد لہجے میں کہا۔ اس کے لہجے میں مخصوص
غراہٹ موجود تھی لیکن وہ نہ کرسی سے اٹھا تھا اور نہ ہی اس نے
مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھایا تھا۔
" میرا نام باس مائیکل ہے اور یہ میرا ساتھی ہے ٹف"...... عمران
نے کہا اور میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھ گیا۔
" مجھے معلوم ہے اور میں نے راجر سینڈیکیٹ سے تصدیق بھی کر
لی ہے اسی لئے تو تم یہاں نظر بھی آ رہے ہو اور زندہ بھی ہو"۔ گراہم
نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ وہ ساری بات سمجھ گیا تھا۔
اسے معلوم تھا کہ راجر سینڈیکیٹ کا عملی انچارج واٹسن ہے اور
واٹسن اچھی طرح جانتا ہے کہ باس مائیکل کا کوڈ عمران ہی استعمال
کرتا ہے اور عمران کے اس سے اس قدر گہرے تعلقات تھے کہ
واٹسن نے اسے کھلی اجازت دی ہوئی تھی کہ جب بھی اسے ضرورت
ہو وہ راجر سینڈیکیٹ کا نام استعمال کر سکتا ہے۔ وہ اس کی تصدیق
کر دے گا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ راجر سینڈیکیٹ سے عمران کا کوئی
جھگڑا نہیں ہے اس لئے اس کے اس راجر سینڈیکیٹ پر کوئی شک
نہیں کر سکتا اور گراہم نے یقیناً واٹسن سے تصدیق کی ہو گی اور باس
مائیکل کا نام سنتے ہی اس نے تصدیق کر دی ہو گی۔
" گڈ۔ خاصے تیز آدمی ہو۔ بہرحال ہم نے تمہارے چیف نک سے

ملنا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سوری۔ وہ تم جیسے تھرڈ کلاس لوگوں سے نہیں ملا کرتے۔ میں نے تمہارے کام کے بارے میں راجر سینڈیکیٹ سے پوچھا تھا لیکن وہاں سے جواب ملا کہ باس مائیکل خود ایک سیکشن کا انچارج ہے اس لئے وہ خود ہی بتا سکتا ہے اسی لئے میں نے تمہیں یہاں بلوایا ہے۔ بولو۔ کیا کام ہے۔ مجھے بتاؤ"...... گراہم نے کہا۔

"تم سلاکی کے ایک چھوٹے سے سینڈیکیٹ کے انچارج ہو گراہم جبکہ راجر سینڈیکیٹ کے بارے میں تمہیں معلوم ہے کہ وہ کس قدر وسیع اور منظم سینڈیکیٹ ہے اس لئے ہوش میں رہ کر ہم سے بات کرو۔ ہم تمہیں اس لئے برداشت کر رہے ہیں کہ ہم نے تمہارے چیف سے بات کرنی ہے ورنہ تم جیسے لوگ تو راجر سینڈیکیٹ کا نام سن کر ہی اپنی دمیں ٹانگوں میں دبا لیا کرتے ہیں"...... عمران کا لہجہ یکلخت بدل گیا تھا۔ اب اس کے لہجے میں گراہم سے زیادہ غراہٹ تھی۔

"گڈ۔ اب مجھے اطمینان ہو گیا ہے کہ تمہارا تعلق واقعی راجر سینڈیکیٹ سے ہے ورنہ تم نے کلب ہال میں جو رویہ اختیار کیا تھا اس سے تو یہی ظاہر ہوتا تھا کہ تم عام سے غنڈے ہو۔ بہرحال بتاؤ کیا مسئلہ ہے۔ تم چیف سے کیوں ملنا چاہتے ہو۔ مجھے بتاؤ۔ میں تمہارا مسئلہ حل کر سکتا ہوں"...... گراہم نے یکلخت مسکراتے ہوئے کہا۔

"اگر نک سے براہ راست بات نہیں ہو سکتی تو فون پر بات کرا دو"...... عمران نے کہا۔

"سوری۔ یہ ممکن نہیں ہے"...... گراہم نے جواب دیا۔

"اوکے۔ پھر ان آدمیوں کو باہر بھیج دو تاکہ کھل کر بات ہو سکے"۔ عمران نے کہا۔

"تم کھل کر بات کرو۔ یہ یہیں رہیں گے"...... گراہم نے جواب دیا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ سپیشل ایجنسی کا ڈریک کہاں موجود ہے"۔ عمران نے کہا تو گراہم بے اختیار اچھل پڑا۔

"ڈریک۔ کیا مطلب۔ تمہارا اس سے کیا تعلق ہے"...... گراہم نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"راجر سینڈیکیٹ کا تعلق ہے اور مجھے اطلاع ملی ہے کہ وہ یہاں سلاکی میں موجود ہے اور تمہارے چیف نک کو اس بارے میں علم ہے۔ ہمیں صرف اس کا فون نمبر بتا دو۔ ہمارے لئے اتنا ہی کافی ہے"...... عمران نے کہا۔

"سوری۔ مجھے اس کا فون نمبر معلوم نہیں ہے اور نہ مجھے معلوم کرنے کی کبھی کوئی ضرورت محسوس ہوئی ہے"...... گراہم نے کہا۔

"تمہارا کوئی نہ کوئی آدمی تو بہرحال جانتا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ یہ ہمارا کام نہیں ہے"...... گراہم نے جواب دیا۔

"اچھا۔ سپیشل ایجنسی کے چیف جیفرے کا فون نمبر بتا دو" عمران نے کہا تو گراہم اس بار چونک کر عمران کو دیکھنے لگا۔ پھر اس نے سر اٹھایا اور مسلح افراد کی طرف دیکھ کر سر کو جھٹکا تو ایک مشین گن بردار تیزی سے آگے بڑھ کر عمران اور صفدر کے عقب میں آ کر کھڑا ہو گیا۔

"اب تم بتاؤ کہ تم دراصل کون ہو۔ کیا تمہارا تعلق ایشیا سے ہے"...... گراہم نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم نے ہمارے بارے میں تصدیق بھی کر لی ہے۔ اس کے باوجود تم یہ احمقانہ بات کر رہے ہو۔ ہمارا ایشیا سے کیسے تعلق ہو سکتا ہے۔ کیا تمہاری آنکھوں میں کوئی نقص ہے"...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تم نے اب تک جو باتیں کی ہیں اس سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے۔ بہرحال اب تمہاری چیکنگ ہو گی"...... گراہم نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز پر رکھے ہوئے مختلف رنگوں کے فونز میں سے ایک فون کا رسیور اٹھانے کے لئے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور رکھ دیا۔

"کیا مطلب"...... گراہم نے چونک کر کہا۔

"پہلے میری بات اطمینان سے سن لو۔ پھر جسے چاہو فون کرتے رہنا"...... عمران نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور اس کے اٹھتے ہی صفدر بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

"کیا بات"...... گراہم نے چونک کر کہا۔

"ٹف۔ میں نے گراہم سے بات کرنی ہے"...... عمران نے گردن موڑ کر ساتھ کھڑے صفدر سے کہا۔

"یس باس"...... صفدر نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ گراہم یا اس کے آدمی کچھ سنبھلتے صفدر بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور اس نے اپنے عقب میں کھڑے آدمی کے ہاتھ سے اس طرح مشین گن جھپٹ لی کہ اس آدمی کے اعصاب چند لمحوں تک حرکت میں ہی نہ آسکے تھے اور یہی حال باقی تین مشین گن برداروں کا تھا اور پھر پلک جھپکنے میں ریٹ ریٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی وہ آدمی جس سے صفدر نے مشین گن جھپٹی تھی اور وہ تینوں مشین گن بردار چیختے ہوئے نیچے گرے اور گراہم حیرت کے جھٹکے سے اٹھا ہی تھا کہ عمران کا ہاتھ اس کی گردن پر پڑا اور دوسرے لمحے بھاری بھرکم گراہم میز پر سے گھسٹتا ہوا اچھل کر نیچے قالین پر آ گرا۔

"خبردار اگر حرکت کی"...... صفدر نے گن کی نال اس کے سینے پر رکھتے ہوئے انتہائی کرخت لہجے میں کہا تو گراہم کا جسم ساکت ہو گیا لیکن اس کے چہرے پر ایسے تاثرات ابھر آئے تھے جیسے وہ ٹرانس میں آ گیا ہو۔ اس کی آنکھیں پھیل سی گئی تھیں۔ عمران نے اس کی گردن پر پیر رکھ کر اسے تیزی سے موڑ دیا تو گراہم کے جسم نے ایک زور دار جھٹکا کھایا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے اچھلنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اس کا جسم ایک دھماکے سے واپس گرا اور اس

کے اٹھتے ہوئے دونوں ہاتھ بھی بے جان ہو کر نیچے گر گئے۔ اس کا چہرہ اب انتہائی حد تک بگڑ چکا تھا۔

" بولو ڈریک کہاں موجود ہے۔ بولو ورنہ"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

" مم۔ مم۔ مجھے تفصیل کا علم نہیں ہے۔ صرف اتنا معلوم ہے کہ ڈریک سلاکی کے جنوب مغرب میں ایک قصبہ جاگرن میں عام طور پر دیکھا جاتا ہے۔ وہ وہاں کے کلب جاگرن میں بیٹھتا ہے۔ یہ جاگرن کلب بھی ڈیتھ سینڈیکیٹ کے انڈر ہے اس لئے اس کے مینجر نے مجھے اطلاع دی تھی لیکن چونکہ وہ سرکاری آدمی ہے اس لئے میں نے مینجر کو کہہ دیا تھا کہ اسے کچھ نہ کہا جائے ورنہ مینجر یہ سمجھ رہا تھا کہ ڈریک کسی خاص مخبری کے لئے جاگرن کلب میں آتا جاتا ہے"...... گراہم نے رک رک کر اور کئی سوالات کے جواب میں یہ باتیں بتائیں۔

" سلاکی میں تم نے پاکیشیائی ایجنٹوں کے خلاف جو نیٹ ورک بنایا ہے اس کا سربراہ کون ہے"...... عمران نے پوچھا۔

" راشیل کلب کا مینجر سنڈی یہ کام کر رہا ہے"...... گراہم نے جواب دیا۔

" چلو اٹھو اور اسے فون کر کے آرڈر دو کہ وہ یہ کام بند کر دے"۔ عمران نے پیر ہٹاتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے جھک کر گراہم کو بازو سے پکڑا اور ایک جھٹکے سے اٹھا کر سامنے صوفے پر ڈال دیا۔ گراہم نے پہلے تو دونوں ہاتھوں سے اپنی گردن مسلی جبکہ اس دوران

صفدر نے مشین گن کا رخ اس کی طرف کر رکھا تھا۔ عمران نے فون اٹھا کر اس کے ساتھ صوفے پر رکھ دیا اور خود ہی اس نے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

" اگر زندہ رہنا چاہتے ہو تو اسے فون کر کے کہو کہ مشن واپس لے لیا گیا ہے اس لئے کام بند کر دیا جائے۔ کرو فون"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا تو گراہم نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ لاؤڈر کی وجہ سے دوسری طرف سے بجنے والی گھنٹی کی آواز سنائی دیتی رہی۔

" سنڈی بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد رسیور اٹھائے جانے اور پھر ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" گراہم بول رہا ہوں"...... گراہم کا لہجہ انتہائی سرد اور غراہٹ آمیز تھا۔

" یس۔ یس باس"...... دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ یکلخت انتہائی مؤدبانہ ہو گیا۔

" پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں تم نے کوئی رپورٹ نہیں دی۔ کیوں"...... گراہم نے اسی طرح غراتے ہوئے کہا۔

" سر پورے سلاکی میں ان کی تلاش جاری ہے۔ ابھی تک وہ سامنے نہیں آئے"...... سنڈی نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" تو سنو۔ چیف نے مشن کینسل کر دیا ہے اس لئے سب کو جنرل کال کر کے واپس بلا لو۔ اب یہ مشن ختم ہو چکا ہے"۔ گراہم

نے اسی طرح غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔
"یس باس"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا او
گراہم نے رسیور رکھ دیا۔
"اب نک کو کال کرو اور اسے بتاؤ کہ جیفرے نے مشن کینسل
کر دیا ہے"...... عمران نے کہا۔
"نہیں۔ چیف کے براہ راست تعلقات ہیں جیفرے سے۔ میر
ایسا نہیں کہہ سکتا"...... گراہم نے کہا۔
"تم نک کا فون نمبر بتا دو۔ میں جا کر جیفرے کے ذریعے اس سے
براہ راست کہلوا دوں گا"...... عمران نے کہا۔
"کیا۔ کیا مطلب۔ جیفرے کیسے کہہ سکتا ہے"...... گراہم نے
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"یہ سوچنا تمہارا کام نہیں ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ تم زندہ رہ جاؤ
اس لئے یہ سب کچھ کر رہا ہوں ورنہ تمہارا یہ نیٹلے کلب ایک لمحے میں
میزائلوں سے تباہ ہو سکتا تھا اور یہ اس لئے کر رہا ہوں کہ مجھے
تمہارے سینڈیکیٹ سے کوئی دشمنی نہیں ہے"...... عمران نے
انتہائی سرد لہجے میں کہا۔
"چیف اس وقت سٹارک ہوٹل کے نیچے اپنے مخصوص آفس میں
ہے۔ وہ وہاں سے بیرون ملک بزنس کرتا ہے"...... گراہم نے کہا اور
اس کے ساتھ ہی اس نے نمبر بتا دیئے۔
"چلو اٹھاؤ رسیور اور کنفرم کراؤ کہ تم نے درست کہا ہے۔ بے

شک نک کو کچھ نہ کہنا۔ صرف یہ کنفرم کرا دو کہ وہ واقعی وہاں موجود
ہے۔ پھر ہم خاموشی سے چلے جائیں گے۔ اس کے بعد تم نے کیا کرنا
ہے کیا نہیں اس سے ہمیں کوئی دلچسپی نہیں ہے"...... عمران نے کہا
تو گراہم کی آنکھوں میں چمک سی ابھر آئی۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور
اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ لاؤڈر کا بٹن پہلے
سے ہی پریسڈ تھا اس لئے عمران خاموش کھڑا رہا جبکہ صفدر بڑے
چوکنے انداز میں مشین گن لئے کھڑا تھا۔ جس ٹائپ کا یہ گراہم تھا
اس سے کسی بھی لمحے کوئی حرکت کرنا بعید نہ تھا اس لئے وہ بے حد
چوکنا نظر آ رہا تھا۔
"سٹارک ہوٹل"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مترنم نسوانی
آواز سنائی دی۔
"گراہم بول رہا ہوں۔ چیف موجود ہے یا نہیں"...... گراہم نے
اسی طرح سرد اور غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔
"میں معلوم کرتی ہوں باس"...... دوسری طرف سے انتہائی
مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔
"ہیلو باس"...... چند لمحوں بعد وہی نسوانی آواز سنائی دی۔
"یس"...... گراہم نے خشک لہجے میں کہا۔
"چیف میٹنگ میں مصروف ہیں سپیشل ہال میں"...... دوسری
طرف سے جواب دیا گیا۔
"اوکے۔ میں پھر کال کر لوں گا"...... گراہم نے کہا اور اس کے

ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

" اب تو تمہارا مقصد پورا ہو گیا ہے۔ اب بولو "...... گراہم نے رسیور رکھ کر عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

" اوکے ۔ ٹھیک ہے۔ چونکہ تم نے تعاون کیا ہے اس لئے ہم بھی تم سے تعاون کریں گے۔ ٹف اس نے واقعی تعاون کیا ہے "۔ عمران نے کہا اور تیزی سے واپس بیرونی دروازے کی طرف مڑا ہی تھا کہ تڑتڑاہٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی گراہم کے منہ سے ہلکی سی چیخ نکلی اور اس کے ساتھ ہی وہ صوفے سے نیچے فرش پر گرا اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔

" آؤ۔ اب ہم نے باہر جانا ہے اور تمہیں معلوم ہے کہ باہر کتنے آدمی موجود ہیں "...... عمران نے ایک طرف پڑی ہوئی مشین گن اٹھاتے ہوئے مسکرا کر کہا اور صفدر نے سر ہلا دیا۔ عمران نے دروازہ کھولا اور دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی راہداری میں موجود چاروں مسلح افراد چیختے ہوئے نیچے گرے اور تڑپنے لگے جبکہ صفدر جو عمران کے پیچھے تھا دوڑتا ہوا اسے کراس کر کے آگے بڑھتا چلا گیا اور پھر جب تک عمران اس کے پیچھے آگے بڑھتا، تڑتڑاہٹ کی تیز آوازوں سے وہ جگہ گونج اٹھی۔ چند لمحوں بعد وہ دونوں لفٹ کے ذریعے واپس اس راہداری میں پہنچے جہاں ان کے مشین پسٹل نکلوائے گئے تھے اور پھر وہاں موجود دو افراد بھی جو بڑے مطمئن انداز میں کھڑے تھے دوسرے لمحے راہداری میں پڑے تڑپ رہے تھے۔

" یہ مشین گنیں پھینک دو اور مشین پسٹل لے لو "...... عمران نے کہا اور پھر وہ دونوں مشین پسٹل اٹھائے اس دروازے سے باہر آ گئے ۔ تھوڑی دیر بعد وہ سائیڈ سے ہو کر کلب کے بیرونی حصے کی طرف پہنچ گئے ۔ وہاں اور لوگوں کے ساتھ ساتھ دو دو ٹکڑیوں میں ان کے ساتھی بھی برآمدے میں موجود تھے اور اس طرح باتوں میں مصروف تھے جیسے انہیں اندر جا کر بیٹھنے کی بجائے یہاں اس انداز میں باتیں کرنا زیادہ پسند ہو۔ عمران نے ہاتھ اٹھا کر سر پر مخصوص انداز میں پھیرا اور پھر مڑ کر وہ کمپاؤنڈ گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ صفدر بھی اس کے ساتھ تھا۔ اس کے سارے ساتھی بھی اس کے پیچھے آ رہے تھے کیونکہ وہ عمران کا اشارہ سمجھ گئے تھے۔

" گو میں نے نیٹ ورک ختم کر دیا ہے لیکن پھر بھی تم دو دو کی ٹکڑیوں میں جاگرن قصبے پہنچو گے ۔ ٹیکسیوں کی بجائے بسوں میں سفر کرنا۔ جاگرن قصبے میں جاگرن ہوٹل ہے وہاں تم نے پہنچنا ہے۔ البتہ وہاں تم نے کسی قسم کی کوئی حرکت نہیں کرنی جس سے تم مشکوک ہو جاؤ۔ میں اور صفدر نک کے پاس جا رہے ہیں۔ ہم اس نک سے فارغ ہو کر خود ہی وہاں پہنچ جائیں گے۔ پھر آگے کی کارروائی ہو گی "...... عمران نے کمپاؤنڈ کے ساتھ رک کر مختصر طور پر کہا اور پھر صفدر کو اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کر کے وہ تیزی سے آگے بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد انہیں ایک خالی ٹیکسی مل گئی۔

" سٹارک ہوٹل چلو "...... عمران نے ٹیکسی میں بیٹھتے ہوئے

ڈرائیور سے کہا۔

"یس سر"...... ٹیکسی ڈرائیور نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور ٹیکسی آگے بڑھا دی۔ صفدر بھی عمران کے ساتھ بیٹھ گیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد ٹیکسی ایک چار منزلہ عالی شان ہوٹل کے کمپاؤنڈ کے سامنے جا کر رک گئی تو عمران نیچے اترا اور اس نے صفدر کو کرایہ دینے کا اشارہ کیا اور خود وہ کمپاؤنڈ گیٹ سے اندر داخل ہو گیا اور پھر ہوٹل کے مین گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد صفدر اس کے پیچھے تھا۔ یہاں کا ماحول بھی ویسے ہی شریفانہ تھا جیسے نیٹلے کلب کا تھا اور وہ دونوں غنڈوں کے حلیئے میں ہونے کی وجہ سے یہاں واقعی اجنبی سے محسوس ہو رہے تھے۔ وہ جیسے ہی ہال میں داخل ہوئے ہال میں موجود افراد انہیں اس طرح دیکھنے لگے جیسے وہ بھول کر اندر آ گئے ہوں۔ ایک طرف بڑا سا کاؤنٹر تھا جس پر چار لڑکیاں موجود تھیں جن میں سے ایک کے سامنے فون رکھا ہوا تھا جبکہ باقی تینوں ویٹرز کو سروس دینے میں مصروف تھیں۔ ہال عورتوں اور مردوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا لیکن وہ سب اپنے لباس اور رکھ رکھاؤ سے ہی اعلیٰ طبقے کے افراد لگ رہے تھے۔

"یس۔ فرمائیے"...... فون کے سامنے بیٹھی ہوئی لڑکی نے غور سے عمران اور اس کے ساتھ موجود صفدر کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"کیا آپ تین بار یس کہہ سکتی ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو لڑکی بے اختیار چونک پڑی۔

"اوہ آپ۔ ٹھیک ہے۔ میں آپ کو کارڈ دے دیتی ہوں"۔ لڑکی نے کہا اور جلدی سے کاؤنٹر کے نیچے موجود دراز کھول کر اس میں سے سرخ رنگ کا ایک کارڈ نکالا اور عمران یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ کارڈ کے اوپر یس دس بارہ جگہوں پر علیحدہ علیحدہ چھپا ہوا تھا۔ لڑکی نے تین الفاظ پر کراس لگایا جبکہ باقی پر اس نے لکیریں ڈال دیں اور کارڈ عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران جس نے مذاق کیا تھا وہ حیرت سے یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا۔ اس کے چہرے پر حقیقی حیرت تھی۔ بہرحال وہ سمجھ گیا تھا کہ اس کا مذاق یہاں کا باقاعدہ کوئی کوڈ ہے۔

"ہم پہلی بار آئے ہیں"...... عمران نے کارڈ لیتے ہوئے کہا۔

"دائیں ہاتھ پر راہداری ہے اس میں چلے جائیں۔ آپ کو مطلوبہ جگہ پہنچا دیا جائے گا"...... لڑکی نے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا دائیں طرف کو مڑ گیا۔ صفدر خاموشی سے اس کے پیچھے تھا۔

"آج پہلی بار آپ کے مذاق نے کام دکھایا ہے"...... صفدر نے آہستہ سے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اب تو میں سوچ رہا ہوں کہ کسی روز یہ مذاق واقعی گلے نہ پڑ جائے کہ محترمہ اٹھ کر تین بار یس کہے اور میرا بازو پکڑ کر چل دے"۔ عمران نے راہداری میں مڑتے ہوئے کہا۔

"آخر آپ کو ایسا مذاق کرنے کی کیا ضرورت پیش آ گئی تھی"۔ صفدر نے کہا۔

"میں دراصل اس کی آواز سننا چاہتا تھا تاکہ معلوم ہو سکے کہ یہ

وہی لڑکی ہے جس نے گراہم کا فون اٹنڈ کیا تھا یا کوئی اور ہے اس
لئے میں نے یہ مذاق کیا تھا تاکہ لڑکی بگڑ کر کوئی طویل فقرہ بول
دے گی اور میں چیک کر لوں گا"...... عمران نے جواب دیا۔

"کمال ہے۔ آپ کے مذاق کے پیچھے بھی باقاعدہ تصدیق ہو
ہے۔ میں سمجھا کہ آپ نے حسب عادت مذاق کیا ہے"...... صفدر
نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا اچانک
راہداری کے آخری سرے سے ایک آدمی اس طرح اچانک نمودار ہوا
جیسے زمین سے نکلا ہو اور وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ان کی طرف آگیا ہو۔

"تھری ایس"...... عمران نے کارڈ اس کی طرف بڑھاتے ہوئے
کہا۔

"اوہ اچھا"...... اس آدمی کا چہرہ یکلخت بدل گیا۔ اس نے کارڈ
عمران کے ہاتھ سے لے کر اسے غور سے دیکھا اور پھر کارڈ عمران کی
طرف بڑھا دیا۔

"آئیے میرے ساتھ"...... اس آدمی نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ پھر
جہاں سے وہ نمودار ہوا تھا وہاں پہنچ کر عمران کو معلوم ہوا کہ
سیڑھیاں نیچے جا رہی ہیں۔ وہ سیڑھیاں اترتے ہوئے ایک اور
راہداری میں پہنچ گئے۔ وہاں مسلح افراد موجود تھے لیکن وہ خاموش اور
بے حس و حرکت کھڑے رہے اور پھر کئی چھوٹی بڑی مختلف سائز کی
راہداریوں سے گزر کر وہ ایک بڑے سے دروازے کے سامنے پہنچ گئے
دروازے کے ساتھ دیوار پر ایک فون ہک سے لٹکا ہوا موجود تھا۔ اس

آدمی نے رسیور ہک سے اتارا اور اس پر موجود ایک بٹن پریس کر
دیا۔

"تھری ایس کارڈ ہولڈر دو صاحبان تشریف لائے ہیں"...... اس
نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر دوسری طرف سے کچھ سن کر
اس نے رسیور واپس ہک میں لٹکا دیا۔

"ابھی دروازہ کھل جائے گا جناب۔ اندر چیف آپ کے منتظر
ہیں"...... اس آدمی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ واپس مڑ گیا۔

"واہ۔ یہ تو کھل جا سم سم بن گیا ہے۔ سارے ہی بند راستے کھلتے
جا رہے ہیں"...... عمران نے آہستہ سے کہا۔ اسی لمحے دروازہ میکانکی
انداز میں کھلتا چلا گیا۔

"ہوشیار رہنا"...... عمران نے آہستہ سے کہا اور تیزی سے اندر
داخل ہو گیا۔ صفدر اس کے پیچھے تھا لیکن یہ بھی ایک راہداری تھی
جس کے آخر میں ایک بند دروازہ تھا لیکن عمران راہداری میں داخل
ہونے سے پہلے ہی چونک پڑا۔ اس کی نظریں چھت پر جمی ہوئی تھیں۔
دوسرے لمحے اس نے جیب سے ہاتھ باہر نکالا اور پھر تڑتڑاہٹ کی تیز
آوازوں کے ساتھ ہی چھت پر ایک قطار کی صورت میں جلتے ہوئے
مختلف رنگوں کے بلب ہلکے ہلکے دھماکوں سے ٹوٹتے چلے گئے۔ عمران
دوڑتا ہوا آگے بڑھا۔ صفدر اس کے پیچھے تھا۔ دوسرے لمحے عمران نے
دروازے پر لات ماری تو دروازہ ایک دھماکے سے کھلتا چلا گیا۔
دوسری طرف ایک ہال کمرہ تھا جس میں ایک بیضوی انداز کی بڑی

سی میز کے گرد چار مرد اور دو عورتیں بیٹھی ہوئی تھیں جبکہ سائیڈ پر
کرسیاں خالی تھیں اور سامنے ایک اونچی نشست کی کرسی پر ا
دوہرے بدن کا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔

"تم۔ تم کون ہو"...... عمران اور صفدر کے اندر داخل ہو
ہی اس دوہرے بدن کے آدمی نے یکلخت اٹھتے ہوئے کہا۔ اس
اٹھتے ہی چاروں مرد اور دونوں عورتیں بھی اٹھ کھڑی ہوئیں۔

"تھری ایس"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کے
میں مشین پسٹل موجود تھا لیکن اس نے ہاتھ پیچھے کیا ہوا تھا۔

"نہیں۔ تم وہ نہیں ہو۔ کون ہو تم اور راہداری میں چ
کیوں نہیں ہوئے"...... اس آدمی نے تیزی سے جیب کی طرف
بڑھاتے ہوئے کہا اور عمران سمجھ گیا کہ یہی نک ہے۔ دوسرے
اس کا ہاتھ تیزی سے سامنے کی طرف آیا اور اس کے ساتھ ہی
تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ساتھ تین انسانی چیخوں سے گونج اٹھ
یہ فائرنگ عمران نے کی تھی لیکن اس کے ساتھ ہی وہ بجلی کی
تیزی سے دوڑتا ہوا اس دوہرے بدن کے آدمی سے اس طرح جا ٹک
جیسے توپ کا گولہ لگتا ہے اور وہ آدمی چیختا ہوا اچھل کر کرسی سم
ایک دھماکے سے نیچے جا گرا۔ اس کے ساتھ ہی تڑتڑاہٹ کی آواز
کے ساتھ ہی وہ باقی دونوں عورتیں اور ایک مرد بھی چیختے ہوئے
گرے۔ یہ فائرنگ صفدر نے کی تھی۔ دوہرے بدن کے آدمی
نیچے گر کر الٹی قلابازی کھا کر اٹھنے کی کوشش کی ہی تھی کہ عمران

لات پوری قوت سے اس کی پسلیوں پر پڑی اور کمرہ اس کے حلق سے
نکلنے والی کربناک چیخ سے گونج اٹھا۔ وہ لات کھا کر پہلو کے بل فرش
پر گرا ہی تھا کہ عمران کی دوسری لات پوری قوت سے اس کی کنپٹی پر
پڑی اور اس بار اس کے منہ سے ادھوری چیخ نکلی اور اس کا جسم یکلخت
سیدھا ہوتا چلا گیا۔ عمران نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر وہ دوڑتا ہوا
عقبی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازہ کھولا اور آگے بڑھ
گیا۔ یہ ایک چھوٹی سی راہداری تھی جس کے آخر میں خلا تھا اور
دوسری طرف ایک بڑا کمرہ تھا۔ عمران جب اس کمرے میں پہنچا تو
وہاں دو قد آدم مشینیں موجود تھیں لیکن وہاں کوئی آدمی موجود نہ
تھا۔ ایک طرف البتہ دو صوفے اور ان کے سامنے ایک ٹیبل موجود
تھی جس پر لانگ رینج ٹرانسمیٹر موجود تھا۔ عمران تیزی سے مڑا اور
واپس اس کمرے میں آ گیا جہاں صفدر بڑے چوکنے انداز میں کھڑا
تھا۔

"دروازے کو اندر سے لاک کر دو"...... عمران نے کہا اور اس
کے ساتھ ہی اس نے جھک کر اس دوہرے بدن کے آدمی کو اٹھایا
اور اسے کاندھے پر ڈال کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا اس عقبی کمرے میں پہنچ
گیا۔ اس نے اس آدمی کو صوفے پر ڈالا اور پھر مڑ کر وہ مشینوں کی
طرف بڑھ گیا۔ اسی لمحے صفدر بھی اس کمرے میں آ گیا۔

"اگر راہداری میں ہم پھنس جاتے تو ہم پر گولیوں کی بارش ہو
جاتی۔ یہ سب آٹومیٹک نظام ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے

ساتھ ہی اس نے مشینوں پر مشین پسٹل کا فائر کھول دیا۔ دھماکو
کے ساتھ ہی دونوں مشینوں کے پرزے بکھر گئے۔

"عمران صاحب۔ آپ اس سے کیا معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ مجھے
ابھی تک یہ بات سمجھ میں نہیں آئی"...... صفدر نے اس کے مڑ
ہی کہا۔

"یہ ڈیتھ سینڈیکیٹ کا چیئرمین ہے اور سپیشل ایجنسی کے چیف
جیفرے کا دوست ہے۔ گو میں نے گراہم کے ذریعے سنڈی کو
ہدایات دلوا دی تھیں کہ وہ سارے شہر کے سیکشن ختم کر دے لیک
ظاہر ہے جیفرے کے مخبر بھی سلاکی میں موجود ہوں گے۔ جیسے
ایکشن ختم ہو گا اسے اطلاع مل جائے گی اور جیفرے نے اس نک
سے بات کرنی ہے گراہم سے نہیں اور ظاہر ہے گراہم کی لاش ب
دستیاب ہو جائے گی۔ اس طرح ساری صورت حال اس نک ا
جیفرے کے علم میں آجائے گی اور پھر ایکشن دوبارہ شروع ہو جا
گا۔ اس کو حتمی طور پر روکنے کا یہی طریقہ تھا کہ اس نک پر قابو پ
جائے اور شاید یہ کام انتہائی مشکل ثابت ہوتا لیکن تین بار یس ک
والے فقرے نے واقعی کھل جا سم سم کا کام دکھایا"...... عمران ۔
تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ صوفے پر بے ہوش
پڑے ہوئے نک کی جیبوں سے سامان نکال کر سامنے میز پر رکھ
جا رہا تھا جس میں ایک انتہائی جدید قسم کا ریز پسٹل تھا اور دو
مشین پسٹل اس کے علاوہ باقی عام سا سامان تھا۔

"لیکن اس دوران تو ظاہر ہے ہم جاگرن پہنچ چکے ہوتے۔ پھر یہ
کرتے رہتے آپریشن۔ ہمیں کیا فرق پڑتا تھا"...... صفدر نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ صالحہ نے تمہیں سوچنے پر مجبور کر دیا
ہے"...... عمران نے اس بار نک کا کوٹ اس کے عقب میں نیچے
کرتے ہوئے کہا۔

"صالحہ نے سوچنے پر مجبور کر دیا ہے۔ کیا مطلب"...... صفدر نے
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پہلے تم اس گہرائی میں نہ سوچتے تھے۔ سپر ایجنٹ صفدر بس آگے
ہی بڑھتا چلا جاتا تھا لیکن اب تمہارے سوالات بتا رہے ہیں کہ
تمہارے ذہن نے سوچنے کا کام شروع کر دیا ہے اور ظاہر ہے کسی چیز
کو چالو کرنے کے لئے خاص مشین کی ضرورت ہوتی ہے اس لئے تم
نے یقیناً صالحہ کے بارے میں سوچنا شروع کیا ہو گا جس کے نتیجے میں
اب تمہارا ذہن سوچنے لگ گیا ہے"...... عمران نے تفصیل سے
وضاحت کرتے ہوئے کہا اور صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"خدا کی پناہ۔ آپ کہاں کی بات کہاں جا جوڑتے ہیں"۔ صفدر
نے ہنستے ہوئے کہا۔

"میں کون ہوتا ہوں جوڑنے والا۔ جوڑے تو سنا ہے آسمانوں پر
بنتے ہیں۔ بہرحال تمہاری بات کا جواب دے دوں کہ جیفرے نہ
صرف سپیشل ایجنسی کا چیف ہے بلکہ وہ خود بھی طویل عرصے تک
فیلڈ ایجنٹ رہا ہے۔ گو میرا اس سے کبھی براہ راست ٹکراؤ نہیں ہوا

لیکن پھر بھی وہ بہرحال یہ سوچ سکتا ہے کہ کہیں گراہم سے ہم سا
لیبارٹری یا ڈریک کے بارے میں معلوم نہ کر لیا ہو کیونکہ یہ بات
یقیناً اسے بھی معلوم ہو گی کہ ڈیتھ سینڈیکیٹ کا اصل عملی انچارج
گراہم ہے اور ایسے لوگوں کے پاس ہر قسم کی معلومات ہر وقت پہنچتی
رہتی ہیں اس لئے وہ اپنی ایجنسی کا کوئی دوسرا سیکشن بھی جاگرن بھج
سکتا ہے اور وہ خود بھی محتاط ہو سکتا ہے جبکہ نک سے بات ہونے کے
بعد وہ مطمئن ہو جائے گا"...... عمران نے کوٹ کو اچھی طرح نک
کی پشت پر کافی نیچے کر کے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔

"کیا آپ نک کی بات جیفرے سے کرائیں گے"...... صفدر نے
کہا۔

"ہاں۔ تم باہر موجود کارڈلیس فون یہاں لے آؤ۔ ہو سکتا ہے کہ
ہماری گفتگو کے دوران جیفرے کی کال بھی آجائے"...... عمران نے
چونک کر کہا تو صفدر سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔ عمران نے آگے بڑھ
کر میز پر پڑا ہوا ریز پسٹل اٹھایا اور اسے غور سے دیکھنے لگا۔ دوسرے
لمحے اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات پھیلتے چلے گئے کیونکہ وہ
سمجھ گیا تھا کہ یہ خصوصی ریز پسٹل ہے جس کی نال سے نکلنے والی ریز
مقابل میں موجود انسان تو کیا ہر چیز کو ایک لمحے کے ہزارویں حصے
میں ہلاک یا راکھ کا ڈھیر بنا کر رکھ دیتی ہیں۔ اس نے ریز پسٹل جیب
میں ڈالا۔ اسی لمحے صفدر کارڈلیس فون لے کر واپس آگیا۔

"اسے میز پر رکھ دو اور اسے ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے کچھ

فاصلے پر موجود صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا تو صفدر نے کارڈلیس فون
پیس میز پر رکھا اور آگے بڑھ کر اس نے صوفے کی سنگل کرسی پر
پھنسے ہوئے نک کی ناک اور منہ پر دونوں ہاتھ رکھ دیئے۔ چند لمحوں
بعد جب نک کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع
ہوئے تو صفدر پیچھے ہٹ گیا۔

"اس کے عقب میں کھڑے ہو جاؤ۔ ہو سکتا ہے کہ یہ اچھل کود
کرنے کی کوشش کرے"...... عمران نے کہا تو صفدر سر ہلاتا ہوا
صوفے کی اس سنگل کرسی کے عقب میں جا کر کھڑا ہو گیا۔ اسی لمحے
نک نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ اس کے ساتھ ہی اس نے
لاشعوری طور پر جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہونے کی کوشش کی لیکن
کوٹ پشت پر نیچے ہونے کی وجہ سے اس کا توازن درست نہ رہا تھا
اس لئے ایک جھٹکا کھا کر وہ دوبارہ صوفے پر گر گیا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ یہ کیا ہے۔ یہ کیا ہے"...... اس نے اب
دونوں کاندھوں کو جھٹکے دے کر کوٹ اونچا کرنے کی کوشش
شروع کر دی۔

"سب کوششیں فضول ہیں نک۔ نہ ہی یہ کوٹ دوبارہ اوپر جا
سکتا ہے اور نہ تم حسب منشا کوئی حرکت کر سکتے ہو اس لئے بہتر یہی
ہے کہ اطمینان سے بیٹھ جاؤ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو
نک نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اب وہ بڑے غور سے عمران کو
دیکھ رہا تھا۔

" تم کون ہو اور یہ سب کیا ہے"....... نک نے اس بار سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا۔ وہ اب حیرت کے جھٹکے سے باہر آ چکا تھا۔

" تم ہمیں نہیں جانتے نک جبکہ جیفرے ہمیں جانتا ہے اور جیفرے نے ہی تمہیں یہ ٹاسک دیا تھا کہ تمہارا ڈیتھ سینڈیکیٹ ہمیں سلاکی میں تلاش کر کے ٹھکانے لگا دے جس کے نتیجے میں تمہارے ڈیتھ سینڈیکیٹ کا عملی انچارج گراہم بھی اپنی جان گنوا بیٹھا ہے اور تم بھی اس حالت میں نظر آ رہے ہو"...... عمران نے کہا تو نک بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" تم۔ تم یہاں تک کیسے پہنچے۔ یہاں تو انتہائی سخت ترین حفاظتی انتظامات تھے"...... نک نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" قدیم داستانوں میں خزانوں کے بند دروازے کھولنے کے لئے ایک لفظ کھل جا سم سم استعمال کیا جاتا تھا جبکہ یہاں تھری ایس استعمال کیا جاتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو نک کا چہرہ حیرت کی شدت سے بگڑتا چلا گیا۔

" تمہیں تھری ایس کے بارے میں کیسے معلوم ہوا ہے"۔ نک نے کہا۔

" تم اس بات کو چھوڑو۔ یہ لمبی بات ہے۔ تم اب مجھے صرف یہ بتا دو کہ جیفرے کا فون نمبر کیا ہے تاکہ میں تمہاری بات جیفرے

سے کرا دوں اور تم اسے بتاؤ کہ ڈیتھ سینڈیکیٹ کے سپر چیف نے یہ مشن کلوز کر دیا ہے"...... عمران نے کہا۔

" سپر چیف۔ کیا مطلب۔ سپر چیف تو میں ہوں"...... نک نے کہا۔

" چلو تم خود کہہ دینا کہ تم نے یہ مشن کلوز کر دیا ہے"۔ عمران نے کہا۔

" یہ کیسے ممکن ہے۔ میں ایسا کیسے کہہ سکتا ہوں۔ ڈیتھ سینڈیکیٹ کبھی مشن واپس نہیں لیا کرتا"...... نک نے اس بار خاصے سخت لہجے میں کہا لیکن اس سے پہلے کہ عمران اس کی بات کا جواب دیتا کارڈلیس فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

" صفدر اس کا منہ بند کر دو"...... عمران نے کہا تو صوفے کے عقب میں کھڑے ہوئے صفدر نے نک کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔ عمران نے فون پیس اٹھا کر اسے آن کر دیا۔

" سویٹی بول رہی ہوں چیف۔ جیفرے صاحب کی کال ہے"۔ دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ اس کا لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

" کراؤ بات"...... عمران نے نک کی آواز اور لہجے میں کہا۔

" ہیلو۔ جیفرے بول رہا ہوں نک"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ بے تکلفانہ تھا۔

" اوہ تم۔ کیسے کال کی ہے"...... عمران نے بھی بے تکلفانہ لہجے

میں کہا۔

" مجھے انتہائی حیرت انگیز اطلاعات ملی ہیں نک "...... جیفرے نے کہا۔

" کیسی اطلاعات۔ کھل کر بات کرو"...... عمران نے کہا۔

" تمہارا نمبر ٹو گراہم ہلاک کر دیا گیا ہے اور ڈیتھ سینڈیکیٹ نے ایشیائی ایجنٹوں کی تلاش والا کام ختم کر دیا ہے۔ یہ سب کیا ہو رہا ہے"...... جیفرے نے کہا۔

" تمہیں کس نے کہا ہے کہ مشن کلوز کیا جا چکا ہے"...... عمران نے چونک کر کہا۔

" مجھے میرے آدمیوں نے اطلاع دی ہے"...... جیفرے نے کہا۔

" گراہم والی اطلاع درست ہے جیفرے۔ میں نے اسے ایک اور مسئلے کے تحت موت کی سزا دی ہے۔ باقی جہاں تک تمہارے کام کا تعلق ہے اس کا انداز بدل دیا گیا ہے کیونکہ جس انداز میں پہلے سنڈی یہ کام کر رہا تھا اس سے کوئی نتیجہ نہ نکل رہا تھا اس لئے میں نے اس سے رپورٹ لینے کی بعد خود ہی اسے ہدایات دی ہیں کہ اس طرح کھلے عام انہیں ٹریس کرنے کی بجائے ٹریسنگ سیکشن کو آگے لایا جائے۔ یہ سیکشن خفیہ طور پر کام کرتا ہے جب یہ لوگ ٹریس ہو جائیں گے تو پھر سنڈی انہیں ہلاک کر دے گا کیونکہ ان لوگوں کے اب تک ٹریس نہ ہو سکنے کی میرے نزدیک وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ وہ لوگ گروپ کی صورت میں سامنے نہیں آ رہے"...... عمران نے

نک کے لہجے میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" اوہ اچھا۔ یہ بات ہے۔ ٹھیک ہے۔ میں سمجھا تھا کہ تم نے کسی وجہ سے ہاتھ اٹھا لیا ہے"...... جیفرے نے مطمئن سے لہجے میں کہا۔

" یہ کیسے ہو سکتا ہے جیفرے۔ تم جانتے تو ہو کہ ڈیتھ سینڈیکیٹ کبھی مشن سے پیچھے نہیں ہٹتا"...... عمران نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

" اچھا اچھا۔ غصہ دکھانے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں سمجھ گیا ہوں۔ اوکے۔ تھینک یو۔ گڈ بائی"...... دوسری طرف سے جیفرے نے ہنستے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے فون آف کر کے اسے واپس میز پر رکھ دیا۔

" اب ہاتھ ہٹا دو"...... عمران نے صفدر سے کہا تو صفدر نے ہاتھ ہٹا لیا۔

" تم۔ تم۔ کیا چیز ہو۔ تم نے میرے لہجے اور میری آواز کی کاپی کیسے کر لی ہے"...... نک نے چند لمحوں تک لمبے لمبے سانس لینے کے بعد حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میں نے سوچا کہ چلو کچھ دیر کے لئے میں بھی ڈیتھ سینڈیکیٹ کا سپر چیف بن جاؤں۔ شاید اس طرح میرے سر پر سینگ نکل آئیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" تم انتہائی خطرناک لوگ ہو لیکن بہرحال تم مارے جاؤ گے"۔ نک نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم نے میرے منہ سے سنڈی کا نام سننے کے باوجود اس بات غور نہیں کیا کہ میں نے سنڈی کو جو اس مشن کا انچارج تھا گرا کے ذریعے کہلوا دیا ہے کہ وہ اس مشن کو کلوز کر دے اس لئے اب مشن واقعی کلوز ہو چکا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سنڈی۔ یہ کون ہے"...... نک نے کہا تو عمران نے بے اختیا ایک طویل سانس لیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ نک بس صرف حکم دینا جا ہے اسے سینڈیکیٹ کے بارے میں کسی تفصیل کا علم نہیں ہے۔

"اگر تم اتنے ہی بے خبر ہو تو پھر تمہیں سپر چیف رہنے کا کو حق نہیں ہے"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ اس نے جیب سے ریز پسٹل نکال لیا۔

"یہ۔ یہ۔ تمہارے پاس"...... نک نے ریز پسٹل دیکھ بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"صفدر ادھر آؤ۔ اب ہم نے یہاں سے واپس جانا ہے۔ اب نک جانے اور اس کا سینڈیکیٹ"...... عمران نے کہا تو صفدر تیز سے سر ہلاتا ہوا سائیڈ سے ہو کر عمران کی طرف آ گیا۔

"تم اس ریز پسٹل کی وجہ سے پریشان ہو رہے ہو نک۔ مجھے معلوم ہے کہ یہ کس قدر خطرناک ہے اور یہ بھی مجھے معلوم ہے یہ تمہاری جیب میں کیوں رہتا ہے اس لئے کہ تم ڈیتھ سینڈیکیٹ کے چیف ہو اس لئے جب تم کسی کو موت کی سزا دیتے ہو تو اس ر پسٹل سے دیتے ہو۔ اب تک نجانے کتنے افراد تمہارے اس پسٹل

ریز سے جل کر راکھ ہو چکے ہوں گے لیکن اب تم خود اس کا شکار ہو گئے کیونکہ قدرت کا قانون بہرحال یہی ہے"...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ نک کوئی جواب دیتا عمران نے ٹریگر دبا دیا۔ دوسرے لمحے پسٹل کی نال میں موجود انتہائی باریک سوراخ سے سرخ رنگ کی شعاع نکل کر نک کے سینے پر پڑی اور دوسرے لمحے یکلخت جیسے آگ کا شعلہ سا نک اور اس صوفے کے گرد پھیلتا چلا گیا لیکن صرف ایک لمحے کے لئے دوسرے لمحے وہاں نک اور صوفے کی بجائے فرش پر راکھ کا ڈھیر موجود تھا۔

"اوہ۔ اوہ۔ انتہائی خوفناک ہے یہ"...... صفدر نے بے اختیار جھرجھری لیتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اور نک یہی ریز پسٹل اس وقت اپنی جیب سے نکالنا چاہتا تھا جب میں نے اس پر حملہ کیا تھا۔ اگر اسے موقع مل جاتا تو ہم دونوں کی راکھ بھی اسی طرح ڈھیروں کی صورت میں یہاں پڑی نظر آتی"...... عمران نے ریز پسٹل کو واپس جیب میں ڈالتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ سامنے کے رخ جانے کی بجائے عقبی طرف کو بڑھ گیا۔

"یہ آپ ادھر کہاں جا رہے ہیں۔ دروازہ تو ادھر ہے"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"عقبی راستے سے جائیں گے۔ ایسے آفسز میں ایسے خفیہ راستے ہوتے ہیں۔ آؤ"...... عمران نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے دیوار

میں موجود دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا اور پھر واقعی تھوڑی دیر بعد وہ ایک تنگ سی راہداری سے گزر کر عقبی طرف ایک گلی میں پہنچ گئے جہاں سے وہ سڑک پر پہنچ گئے۔

" آؤ اب جاگرن چلیں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک خالی ٹیکسی کو ہاتھ دے کر روک لیا۔ چند لمحوں بعد ٹیکسی بس سٹینڈ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ صفدر خاموش بیٹھا ہوا تھا لیکن اس کے چہرے پر ہلکی سی الجھن کے تاثرات نمایاں تھے۔ وہ شاید کوئی بات عمران سے پوچھنا چاہتا تھا لیکن ظاہر ہے ٹیکسی ڈرائیور کی وجہ سے وہ خاموش تھا۔ تھوڑی دیر بعد ٹیکسی بس سٹینڈ جسے یہاں بس سیکشن کہا جاتا تھا داخل ہوئی اور پھر اپنی مخصوص جگہ پر جا کر رک گئی۔ عمران نیچے اترا۔ اس نے ایک نوٹ ٹیکسی ڈرائیور کو دیا اور باقی ٹپ کا کہہ کر وہ آگے بڑھ گیا۔ صفدر خاموشی سے اس کے پیچھے تھا۔

" ہم نے ماسک میک اپ کرنا ہے کیونکہ نک کی لاش جلد ہی دستیاب ہو جائے گی اور ہمارے حلیئے تین بار لیس کہنے والی خاتون کے علاوہ راہداری سے آخر تک رہنمائی کرنے والے آدمی کو بھی معلوم ہیں اور یہ ڈیتھ سینڈیکیٹ ٹائپ کے لوگ کافی تیزی سے کام کرتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

" لیکن ماسک کہاں سے ملیں گے۔ پھر تو آپ کو یہاں آنے کی بجائے مارکیٹ جانا چاہیئے تھا۔ ویسے بھی اس ٹیکسی ڈرائیور کے

ذریعے انہیں شاید معلوم ہو جائے کہ ہم یہاں آئے ہیں تو وہ یہاں ہر طرف معلومات حاصل کریں گے اور ہمارے لباس بتا کر یہ معلومات حاصل کر لیں گے"...... صفدر نے کہا۔

" یہ سلاکی کا بس سیکشن ہے۔ ہمارے ملک کا بس اڈا نہیں کہ جہاں صرف بسیں ہی بسیں ہوتی ہیں یا سگریٹ کے کھوکھے اور چائے کے سٹال۔ یہاں باقاعدہ سپر مارکیٹیں موجود ہوتی ہیں۔ یہاں سے لباس بھی مل جائیں گے اور ماسک بھی۔ آؤ"...... عمران نے کہا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

جیفرے اپنے آفس میں موجود تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی ا
اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... جیفرے نے تیز لہجے میں کہا۔

"سلاکی سے جیمز کی کال ہے چیف"...... دوسری طرف سے ا
کی پرسنل سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی اور جیفرے بے اختی
چونک پڑا۔

"کراؤ بات"...... اس نے تیز لہجے میں کہا۔

"جیمز بول رہا ہوں چیف سلاکی سے"...... چند لمحوں بعد ایک
مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"یس۔ کیا بات ہے"...... جیفرے نے اسی طرح تیز اور تحکما
لہجے میں کہا۔

"چیف۔ ڈیتھ سینڈیکیٹ ایشیائی ایجنٹوں کے خلاف کسی طرح

کوئی کام نہیں کر رہا۔ آپ نے مجھے بتایا تھا کہ ڈیتھ سینڈیکیٹ کے
چیف سے آپ کی بات ہوئی ہے اور اب ان کا ٹریسنگ سیکشن خفیہ
طور پر انہیں ٹریس کرے گا اور پھر سنڈی اور اس کا سیکشن انہیں
ہلاک کرے گا جبکہ میں نے مزید معلومات حاصل کیں تو مجھے حتمی
طور پر معلوم ہو گیا ہے کہ ایسا کوئی کام نہیں کیا جا رہا"...... دوسری
طرف سے کہا گیا۔

"لیکن پھر ڈیتھ سینڈیکیٹ کے چیف کو جھوٹ بولنے کی کیا
ضرورت تھی۔ ویسے بھی ڈیتھ سینڈیکیٹ اپنے مشن سے کسی طور پر
واپس نہیں ہٹ سکتا"...... جیفرے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ڈیتھ سینڈیکیٹ کے چیف نے شاید ابھی حکم دینا تھا لیکن اسے
اس کا موقع ہی نہیں مل سکا"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو
جیفرے بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا مطلب"...... جیفرے نے انتہائی
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"چیف۔ ابھی ابھی ایک انتہائی حیرت انگیز اطلاع ملی ہے اور اس
اطلاع کے مطابق دو آدمی سٹارک ہوٹل پہنچے۔ انہوں نے کاؤنٹر سے
ضوص کارڈ لیا اور پھر ڈیتھ سینڈیکیٹ کے چیف نک کے آفس پہنچ
لئے۔ اس کے بعد کسی کو کچھ معلوم نہ ہو سکا لیکن پھر جب نک سے
ابطہ قائم کیا گیا تو وہاں سے کوئی جواب نہ ملا جس پر وہاں چیکنگ
گئی تو معلوم ہوا کہ نک میٹنگ کر رہا تھا جس میں چار مرد اور دو

عورتیں شامل تھیں۔ ان سب کی لاشیں وہاں میٹنگ روم میں پڑی ہوئی تھیں۔ انہیں گولیوں سے اڑا دیا گیا تھا۔ البتہ نک غائب تھ لیکن عقبی خصوصی کمرے میں راکھ کا ایک بڑا سا ڈھیر موجود تھا او صوفے کی ایک کرسی بھی غائب تھی اور عقبی خصوصی راستہ بھ کھلا ہوا ملا ہے اور وہ دونوں آدمی جو آخر میں گئے تھے وہ بھی غائب تھے۔ پہلے یہی سمجھا گیا کہ یہ راکھ کا ڈھیر ان دونوں آدمیوں کا کیونکہ نک ہمیشہ جسے موت کی سزا دیتا تھا۔ اسے کسی مخصوص شعا پسٹل سے ہلاک کرتا تھا اور اس شعاعی پسٹل کی ریز اس آدمی اور اس چیز کو جس پر وہ پڑے پلک جھپکنے میں راکھ کا ڈھیر بنا دیتی ت نک خود بھی غائب تھا جس پر معلومات حاصل کی گئیں تو پتہ چلا وہی دو آدمی عقبی راستے سے نزدیکی سڑک پر پہنچے اور وہاں سے ایک ٹیکسی پر بیٹھ کر چلے گئے۔ اس ٹیکسی کو تلاش کیا گیا تو اس ڈرائیور نے بتایا کہ وہ بس سیکشن ڈراپ ہوئے تھے۔ اس کے بعد ا تک ان کا پتہ نہیں چل سکا۔ چونکہ یہ دونوں آدمی زندہ سلامت نک گئے ہیں۔ اس سے یہی اندازہ لگایا گیا ہے کہ ان دونوں نے نک اس کے شعاعی پسٹل سے راکھ کا ڈھیر بنایا ہے اس لئے نک اب ا دنیا میں موجود نہیں رہا"...... جیز نے تفصیل سے بات کر ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ اب میں سب کچھ سمجھ گیا ہوں۔ یہ سا کارروائی عمران اور اس کے ساتھیوں کی ہے۔ انہیں اطلاع مل

ہو گی کہ ڈیتھ سینڈیکیٹ ان کے خلاف کام کر رہا ہے اس لئے انہوں نے پہلے عملی انچارج گراہم کو ہلاک کیا اور پھر وہ نک پر چڑھ دوڑے اور ہو سکتا ہے کہ انہوں نے نک سے زبردستی یہ مشن بھی ختم کرایا ہو۔ ویری بیڈ۔ ٹھیک ہے اب مجھے خود سامنے آنا پڑے گا"۔ جیفرے نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"یہ واقعی ان لوگوں کے بس کا روگ نہیں تھے۔ مجھ سے غلطی ہوئی کہ میں نے انہیں سامنے کر دیا"...... جیفرے نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اچانک ایک خیال کے تحت وہ چونک پڑا۔ اس نے جلدی سے ڈائریکٹ فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دیتی رہی پھر کسی نے رسیور اٹھالیا۔

"سٹار ورلڈ"...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ڈیمن سے بات کراؤ۔ میں جیفرے بول رہا ہوں"...... جیفرے نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو جیفرے۔ میں ڈیمن بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی لیکن لہجہ بے تکلفانہ تھا۔

"ڈیمن مجھے یاد آرہا ہے کہ تم نے ایک بار مجھے بتایا تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے تم ٹکراتے رہے ہو اور تم نے ان کے خلاف کی

مشنز میں کام کیا ہے"...... جیفرے نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن یہ تو کافی عرصہ پہلے کی بات ہے جب میں ریڈ سرکل میں تھا۔ کیوں تمہیں یہ سب کچھ اچانک کیوں یاد آگیا ہے"۔ ڈیمن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا تم میرے آفس آسکتے ہو۔ تم سے اس بارے میں تفصیل سے بات کرنی ہے اور معاملہ بے حد اہم ہے۔ ایکریمیا اور اسرائیل دونوں کے مفادات داؤ پر لگے ہوئے ہیں"...... جیفرے نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ میں سمجھ گیا۔ تو پاکیشیا سیکرٹ سروس یہاں کام کر رہی ہے اور یقیناً اس کے مقابل تمہاری سپیشل ایجنسی ہو گی"۔ ڈیمن نے کہا۔

"ہاں۔ تم آجاؤ پلیز۔ پھر بات ہو گی"...... جیفرے نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں آرہا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور جیفرے نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے انٹرکام پر اپنی سیکرٹری کو ڈیمن کی آمد کے بارے میں بتا دیا۔ تقریباً آدھے گھنٹے بعد دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا لیکن جسمانی طور پر وہ نوجوانوں جیسی صحت کا مالک تھا البتہ اس کی ایک ٹانگ میں شاید خرابی تھی اس لئے وہ لنگڑا کر چل رہا تھا۔

"آؤ ڈیمن۔ میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا"...... جیفرے نے اٹھ کر اس کا استقبال کرتے ہوئے کہا۔

"اب اتنی دیر تو ظاہر ہے یہاں آنے میں بھی لگ ہی جاتی ہے"۔

ڈیمن نے مسکراتے ہوئے کہا اور جیفرے نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک نوجوان کمرے میں داخل ہوا۔ اس نے ٹرے میں شراب کے دو جام رکھے ہوئے تھے۔ اس نے ایک ایک جام ان دونوں کے سامنے رکھا اور پھر خاموشی سے واپس چلا گیا۔

"لو"...... جیفرے نے ایک جام اٹھاتے ہوئے کہا اور ڈیمن نے سر ہلاتے ہوئے جام اٹھا لیا۔

"ہاں۔ اب بتاؤ کیا مسئلہ ہے"...... ڈیمن نے ایک چسکی لینے کے بعد جام میز پر رکھتے ہوئے کہا۔

"میں تمہیں مختصر طور پر تمام پس منظر بتا دیتا ہوں۔ اسرائیل اور ایکریمیا کے لئے پاکیشیا کی ایٹمی ترقی انتہائی خطرناک ثابت ہو سکتی ہے اس لئے یہ دونوں ممالک ہر صورت میں پاکیشیا کو ایٹمی ترقی سے روکنا چاہتے ہیں۔ اس کے لئے لازمی ہے کہ اس کی ایٹمی تنصیبات کو تباہ کر دیا جائے لیکن پاکیشیا نے ایٹمی تنصیبات کی حفاظت کچھ اس انداز میں کر رکھی ہے کہ ایکریمیا، اسرائیل اور کافرستان باوجود شدید ترین خواہش کے ایسا کرنے میں اب تک کامیاب نہیں ہو سکے۔ اس کے بعد اسرائیل کی ایک لیبارٹری میں ایک جدید ساخت کا میزائل تیار کیا گیا جسے واٹر میزائل کہا جاتا ہے۔ اس میزائل کی خوبی ہے کہ یہ پانی کے اندر کسی آبدوز کی طرح سفر کرتا ہوا آگے بڑھتا ہے اور اسے کسی بھی طرح تباہ نہیں کیا جا سکتا۔ اس کے اندر ایسے خصوصی کمپیوٹر نصب ہیں کہ یہ خود ہی حرکت کرتا ہے۔ البتہ زمین

کے اوپر فضا میں اسے ہٹ کیا جا سکتا ہے اس لئے اس واٹر میزائل کے ذریعے پاکیشیائی ایٹمی تنصیبات تباہ کرنے کی پلاننگ کی گئی۔ مختصر طور پر یہ کہ بحرہند کے دو جزیروں پر اس کو نصب کرنے اور فائر کرنے کی پلاننگ کی گئی تاکہ اگر ایک کو چیک کر کے تباہ کر دیا جائے تو دوسرا درست کام کر سکے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو کسی طرح اس کا علم ہو گیا۔ بہرحال دونوں پوائنٹس پر عین آخری لمحات میں واٹر میزائلوں کو تباہ کر دیا گیا۔ اس طرح یہ مشن مکمل طور پر ناکام ہو گیا۔ مزید واٹر میزائل کی تیاریوں میں مزید خاصا وقت چاہئے یہ لیبارٹری تو اسرائیل کی ہے لیکن اسے ایکریمیا میں بنایا گیا ہے تاکہ یہ مسلم ممالک کے ایجنٹوں سے بچی رہے لیکن اس مشن کی ناکامی کے بعد بہرحال یہ بات سامنے آگئی اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو بھی معلوم ہو گیا کہ جب تک یہ لیبارٹری تباہ نہیں ہو گی ان کی ایٹمی تنصیبات مسلسل خطرے میں رہیں گی اس لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس اس لیبارٹری کی تباہی کا مشن لے کر ایکریمیا پہنچ گئی۔ اب یہ بتانا فضول ہے کہ انہیں کس طرح یہ معلوم ہو گیا کہ یہ لیبارٹری ایکریمیا میں ہے۔ بہرحال اس لیبارٹری کی حفاظت کی ڈیوٹی سپیشل ایجنسی کے ذمے لگائی گئی کیونکہ دوسری ایجنسیاں دوسری سپر پاورز کی نظروں میں رہتی ہیں اور اسرائیل اور ایکریمیا کے حکام یہ نہیں چاہتے کہ ان میزائلوں کے بارے میں دیگر سپر پاورز کو علم ہو سکے۔ میں نے اپنے دونوں سیکشنوں کو کال کیا۔ ایک ایجنسی کا انچارج بارسن تھا

بلکہ دوسرے سیکشن کا انچارج ڈریک ہے۔ بارسن کے ذمے یہ ڈیوٹی ائی تھی کہ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو ٹریس کر کے ہلاک کر ے جبکہ ڈریک کے ذمہ یہ ڈیوٹی لگائی گئی تھی کہ وہ لیبارٹری کی فاظت کرے۔ یہ بارسن سیکشن بجائے پاکیشیا سیکرٹ سروس کا اتمہ کرنے کے خود ہی اس کے ہاتھوں ختم ہو گیا۔ بارسن سے اس ران کو یہ معلوم ہو گیا یا کسی بھی طرح اسے یہ معلوم ہو گیا کہ بارٹری سلاکی میں ہے۔ چنانچہ یہ لوگ سلاکی پہنچ گئے جس پر میں نے ڈیتھ سینڈیکیٹ کے چیف نک سے کہہ کر اس سینڈیکیٹ کو ان کے خاتمے کے لئے کہا لیکن ابھی رپورٹ ملی ہے کہ نک اور اس کا نمبر گراہم بھی ان کا شکار ہو چکے ہیں اور مشن بھی کلوز ہو چکا ہے۔ یہ پورٹ سن کر میں بے حد پریشان ہوا۔ اب میں سوچ رہا تھا کہ کیا یا جائے کہ مجھے تمہارا خیال آگیا اس لئے میں نے تمہیں کال کیا ہے۔ تم مجھے مشورہ دو کہ اب ان حالات میں مجھے کیا کرنا چاہئے یونکہ جس طرح یہ لوگ آگے بڑھ رہے ہیں مجھے اب تشویش لاحق و گئی ہے"...... جیفرے نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا جبکہ یمن اس دوران خاموش بیٹھا شراب پینے میں مصروف تھا۔ اس نے رمیان میں کوئی مداخلت نہ کی تھی۔

"پہلے یہ بتاؤ کہ یہ لیبارٹری واقعی سلاکی میں ہے"...... ڈیمن نے ا۔

"خاص سلاکی میں تو نہیں ہے البتہ علاقائی قصبے جاگرن میں

ہے"...... جیفرے نے کہا۔

" تو پھر سن لو کہ عمران اور اس کے ساتھی بہرحال جاگرن
جائیں گے۔ وہ انتہائی تیز رفتاری سے کام کرتے ہیں اور ایسے ا
ذرائع سے درست معلومات حاصل کر لیتے ہیں کہ انسان حیرت ا
رہ جاتا ہے اس لئے تم نے جو کچھ کرنا ہے جاگرن میں کرنا ہے
کہیں کچھ نہیں کرنا"...... ڈیمن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ تمہارا مطلب ہے کہ اسے یہ معلوم ہو جائے گا
لیبارٹری جاگرن میں ہے"...... جیفرے نے چونک کر کہا۔

" ہاں۔ وہ لازماً معلوم کر لے گا۔ ایسی باتیں اس سے چھپی نہ
رہ سکتیں اور تم نے حماقت کی کہ ڈیتھ سینڈیکیٹ کو سامنے
آئے۔ وہ ایسے عام سے غنڈوں اور بدمعاشوں کے ہاتھوں اگر مر
والا ہوتا تو اب تک کروڑوں بار مر چکا ہوتا"...... ڈیمن نے کہا۔

" ہونہہ۔ ٹھیک ہے لیکن اب تم بتاؤ کہ میں کیا کروں۔ میر
پاس دو ہی سیکشن ہیں۔ ڈریک کو میں سامنے نہیں لانا چاہتا ا
بارسن ختم ہو چکا ہے اور اس کے اسسٹنٹ میں بہرحال اتنی جا
نہیں کہ وہ ان کا مقابلہ کر سکے"...... جیفرے نے کہا۔

" اعلیٰ حکام کو تمام تفصیل بتا دو۔ وہ خود ہی کسی اور ایجنسی
وہاں کا چارج دے دیں گے۔ ایکریمیا میں ہزاروں نہیں تو سینکڑو
ایجنسیاں ہیں اور وہاں اسرائیل کی لیبارٹری ہے تو اسرائیل بھی ا
کوئی ایجنسی استعمال کر سکتا ہے"...... ڈیمن نے کہا۔

" نہیں۔ یہ میری توہین ہے کہ میں اپنی شکست کا اعتراف کر
لوں۔ یہ مشن میں نے ہی مکمل کرنا ہے"...... جیفرے نے فیصلہ
کن لہجے میں کہا۔

" تو پھر ایسا کرو کہ ان کے مقابل ہائٹ کو لے آؤ"...... ڈیمن
نے کہا۔

" ہائٹ۔ اوہ۔ اوہ۔ تمہارا مطلب ہے کہ بلیک ایجنسی کا ہائٹ۔
جس نے اب اپنا گروپ بنایا ہوا ہے"...... جیفرے نے کہا۔

" ہاں۔ وہ اب بھی فیلڈ میں کام کرتا ہے اور تم تو کیا حکومت
ایکریمیا بھی خاص خاص موقعوں پر اس کو بھاری معاوضے پر ہائر کر
لیتی ہے۔ وہ انتہائی تیز رفتار، بہادر اور فعال گروپ ہے"...... ڈیمن
نے کہا۔

" لیکن میرے تو اس سے تعلقات نہیں ہیں"...... جیفرے نے
کہا۔

" میں کرا دیتا ہوں اس سے بات۔ لیکن اسے معاوضہ کون دے
گا۔ یہ سوچ لو"...... ڈیمن نے کہا۔

" معاوضے کی فکر نہ کرو۔ میں سرکاری طور پر اسے ہائر کر لوں گا
اور جو معاوضہ وہ کہے گا اسے دے دوں گا۔ مجھے اس مشن میں کامیابی
چاہئے"...... جیفرے نے کہا۔

" اوکے۔ میں کرتا ہوں اس سے بات۔ ان دنوں وہ فارغ ہی
ہے۔ دو روز پہلے میری اس سے بات ہوئی تھی"...... ڈیمن نے کہا اور

اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر ڈائریکٹ فون کا رسیور اٹھا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ہائٹ بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ایک تیز اور سخ سی آواز سنائی دی۔

"ڈیمن بول رہا ہوں ہائٹ"...... ڈیمن نے کہا۔

"اوہ تم۔ کیسے فون کیا ہے"...... ہائٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا اور ڈیمن نے اسے جیفرے اور اس سے ہونے والی بات چیت مختصر طور پر بتا دی۔

"پھر تم کیا چاہتے ہو"...... ہائٹ نے کہا۔

"جیفرے چاہتا ہے کہ یہ مشن مکمل ہو اور میں نے اسے مشور دیا ہے کہ یہ مشن صرف ہائٹ ہی مکمل کر سکتا ہے۔ وہ تمہارا منہ مانگا معاوضہ دینے کے لئے تیار ہے"...... ڈیمن نے کہا۔

"لیکن ایک بات بتا دوں کہ میں کسی کی ماتحتی میں کام نہیں کر سکتا۔ میں جیفرے کو جانتا ہوں۔ وہ اچھا آدمی ہے لیکن بہرحال اب میں ایسا نہیں کر سکتا کہ میں ساتھ ساتھ رپورٹ جیفرے کو دوں۔ البتہ مشن مکمل کر کے میں تفصیلی رپورٹ دے دوں گا اور دوسری بات یہ کہ مشن میں اپنے انداز میں مکمل کروں گا۔ اگر جیفرے اس کے لئے تیار ہو تو میں حاضر ہوں۔ مجھے اس علی عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ٹکرانے کی ویسے بھی خواہش ہے"...... ہائٹ نے کہا۔

"ہائٹ۔ میں جیفرے بول رہا ہوں۔ تم جیسا چاہو گے ویسا ہی ہو گا۔ بس تم یہ مشن مکمل کر دو تاکہ میری عزت بحال رہے"۔ جیفرے نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ پھر ایسا کرو کہ مجھے اس لیبارٹری کا محل وقوع بتا دو اور وہاں موجود اپنے سیکشن کو واپس بلا لو۔ میں جانوں اور میرا کام۔ تمہارا کام ہو جائے گا اور معاوضہ اخراجات کے علاوہ بیس لاکھ ڈالر ہو گا۔ آدھے پہلے اور آدھے کام ہونے کے بعد"...... ہائٹ نے کہا۔

"اگر تم ایسا چاہتے ہو تو ایسے ہی سہی"...... جیفرے نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے لیبارٹری کے بارے میں تفصیل بتا دی۔

"وہاں سے اپنے آدمی واپس بلا لو تاکہ کوئی کنفیوژن نہ ہو۔ عمران ہمیشہ ایسے کنفیوژن سے ہی فائدہ اٹھاتا ہے"...... ہائٹ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں اسے کہہ دیتا ہوں۔ وہ جاگرن ہوٹل میں تم سے مل لے گا اور چارج تمہیں دے کر اپنے سیکشن سمیت واپس آ جائے گا اور معاوضہ بھی تمہارے اکاؤنٹ میں کل پہنچ جائے گا"۔ جیفرے نے کہا۔

"اوکے۔ میں ابھی اپنے گروپ سمیت جاگرن پہنچ رہا ہوں۔ گڈ بائی"...... دوسری طرف سے ہائٹ نے کہا اور جیفرے نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"تم بے فکر رہو۔ہائٹ یہ کام کر گزرے گا۔وہ اس عمران کا صحیح مقابل ہے البتہ تم ڈریک کو بریف کر دو تاکہ ہائٹ وہاں آزادی سے اور کھل کر کام کر سکے "...... ڈیمن نے کہا اور جیفرے نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

دبلے پتلے ڈریک کا چہرہ بگڑا ہوا تھا۔وہ ایک چھوٹے سے کمرے میں اپنے سامنے شراب کی بوتل میز پر رکھے بیٹھا ہوا تھا۔بوتل آدھی خالی ہو چکی تھی لیکن ڈریک اسے پینے کی بجائے اس طرح گھور کر دیکھ رہا تھا جیسے بوتل کے اندر اسے کوئی پراسرار چیز نظر آنے کی توقع ہو۔

"یہ۔یہ ڈریک کی توہین ہے کہ اس کی بجائے ہائٹ کو اہمیت دی جائے۔اس ہائٹ کو جو ڈریک کا دشمن نمبر ایک ہے جس کی وجہ سے مجھے اپنی بیوی کو خود اپنے ہاتھوں گولی مارنی پڑی تھی۔نہیں۔یہ میری توہین ہے"...... ڈریک نے مسلسل بڑبڑاتے ہوئے کہا۔اسے چیف جیفرے نے کال کر کے ساری تفصیل بتا دی تھی کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مقابلے کے لئے سرکاری طور پر ہائٹ کو ہائر کر لیا گیا ہے اور ہائٹ کی شرط کے مطابق کہ وہ وہاں آزادانہ کام کرنا چاہتا

ہے اور ڈریک اپنے سیکشن سمیت واپس آجائے۔ گو ڈریک نے اس بارے میں خاصا احتجاج کیا تھا لیکن چیف جیفرے نے اسے ڈانٹ کر خاموش کرا دیا تھا اور جب سے کال آئی تھی ڈریک کا چہرہ غصے کی شدت سے بگڑا ہوا تھا۔

"میں اس ہائٹ کو کامیاب نہیں ہونے دوں گا۔ کبھی نہیں۔ چاہے مجھے ایکریمیا سے غداری ہی کیوں نہ کرنی پڑے"۔۔۔۔۔۔ ڈریک نے یکلخت جھٹکے دار انداز میں کندھے اچکاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز پر موجود فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"رچرڈ بول رہا ہوں"۔۔۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ یہ رچرڈ تھا جو اس کا نمبر ٹو اور اس کے گروپ کا عملی انچارج تھا۔ ڈریک نے اپنا آفس علیحدہ بنایا ہوا تھا۔

"ڈریک بول رہا ہوں"۔۔۔۔۔۔ ڈریک نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس"۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"رچرڈ۔ چیف نے ہمیں واپس بلا لیا ہے اور ہماری جگہ کسی اور سیکشن کو یہاں بھیجا جا رہا ہے اس لئے تم اپنے گروپ کے ساتھ فوری طور پر واپس ولنگٹن چلے جاؤ۔ میں ابھی یہیں رہوں گا"۔ ڈریک نے کہا۔

"ہماری جگہ کسے بھیجا گیا ہے باس"۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"ہائٹ اور اس کے گروپ کو ہائر کیا گیا ہے"۔۔۔۔۔۔ ڈریک نے الفاظ کو چبا چبا کر بولتے ہوئے کہا۔

"ہائٹ کو۔ اوہ۔ اسی لئے ہائٹ مجھے یہاں نظر آیا تھا اور میں حیران رہ گیا لیکن پھر میں نے سوچا کہ وہ اپنے کام کی غرض سے آیا ہو گا"۔۔۔۔۔۔ رچرڈ نے کہا تو ڈریک چونک پڑا۔

"ہائٹ یہاں پہنچ بھی چکا ہے۔ کیا مطلب۔ اتنی جلدی۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے تو مجھے چیف نے فون کیا ہے"۔۔۔۔۔۔ ڈریک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ کو معلوم تو ہے کہ باس کہ ہائٹ اسی طرح تیزی سے کام کرنے کی وجہ سے ہی مشہور ہے"۔۔۔۔۔۔ رچرڈ نے جواب دیا۔

"تم نے اسے کہاں دیکھا تھا"۔۔۔۔۔۔ ڈریک نے پوچھا۔

"جاگرن کلب میں۔ وہ اس کے مینجر پاول کے کمرے سے نکل رہا تھا"۔۔۔۔۔۔ رچرڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا۔ پاول بھی پہلے اس ایجنسی میں رہا ہے جس میں ہائٹ کام کرتا رہا ہے۔ بہرحال اب ہم نے واپس جانا ہے اس لئے تم اپنے ساتھیوں سمیت فوری طور پر واپس چلے جاؤ"۔۔۔۔۔۔ ڈریک نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"کاش۔ یہ پاکیشیائی ایجنٹ مجھے مل جاتے تو میں ہائٹ کی نشاندہی خود انہیں کر دیتا"۔۔۔۔۔۔ ڈریک نے ہاتھ بڑھا کر شراب کی بوتل اٹھاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے بوتل منہ سے لگائی اور اسے

اس وقت منہ سے علیحدہ کیا جب وہ خالی ہو گئی۔ اس نے خالی بوتل ایک طرف پڑی ہوئی بڑی سی ٹوکری میں اچھال دی۔ اسی لمحے میز پر موجود فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے چونک کر ہاتھ بڑھایا اور رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... ڈریک نے تیز لہجے میں کہا۔

"گرانٹ بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے اس کے گروپ کے ایک آدمی کی آواز سنائی دی۔

"کیوں مجھے براہ راست کال کیا ہے"...... ڈریک نے تیز لہجے میں کہا۔

"باس مجھے رچرڈ کا پیغام مل چکا ہے کہ ہم نے واپس جانا ہے اور ہماری جگہ ہائٹ نے لینی ہے لیکن باس میں نے پاکیشیائی ایجنٹ عمران اور اس کے ساتھیوں کا سراغ لگا لیا ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں یہ بات ہائٹ کو بتا دوں۔ وہ یہاں کے سٹار ہوٹل میں موجود ہے"...... گرانٹ نے کہا۔

"اوہ۔ کہاں ہیں یہ لوگ۔ کیسے پہچانا ہے تم نے انہیں"۔ ڈریک نے چونک کر تیز لہجے میں کہا۔

"وہ ہوٹل سٹار میں ہی رہائش پذیر ہیں۔ ہوٹل سٹار میں لنچ رہائشی کمروں میں مہیا نہیں کیا جاتا اس لئے سب کو ڈائننگ ہال میں آنا پڑتا ہے۔ میں بھی لنچ کرنے وہاں گیا تو میری ساتھ والی میز پر موجود دو عورتوں کی آپس میں ہونے والی گفتگو میرے کانوں میں پڑ گئی اور

پھر ان میں سے ایک نے اچانک پاکیشیا کا نام لیا تو دوسری نے بڑی سختی سے اسے منع کر دیا کہ وہ آئندہ یہ نام نہ لے۔ پاکیشیا کا لفظ سن کر میں چونک پڑا اور میں سمجھ گیا کہ ان کا تعلق پاکیشیائی ایجنٹوں سے ہی ہو گا کیونکہ بظاہر وہ ایکریمی میک اپ میں ہی تھیں۔ چنانچہ میں ڈائننگ ہال سے باہر آ گیا اور پھر میں نے معلوم کر لیا کہ یہ دونوں عورتیں اسی ہوٹل میں رہائش پذیر ہیں اور ایک ویٹر نے مجھے بتایا کہ دونوں عورتیں اپنے کمرے کی بجائے ایک اور ایکریمی کے کمرے میں بیٹھی رہی ہیں جس کا نام مائیکل ہے۔ اس کمرے میں تین اور ایکریمی بھی موجود تھے۔ یہ چاروں بھی اسی ہوٹل میں مقیم ہیں۔ گو ان کے علیحدہ علیحدہ کمرے ہیں لیکن وہ اکٹھے ایک ہی کمرے میں بیٹھے رہے ہیں۔ میں نے ویٹر کو بھاری رقم دے کر ڈائننگ ہال میں موجود ان چاروں افراد کو مارک کر لیا ہے اور مجھے یقین ہے کہ یہ پورا گروپ پاکیشیائی ایجنٹوں کا ہے۔ میں نے جب اس بارے میں اطلاع رچرڈ کو دی تو رچرڈ نے مجھے واپسی کی بات کی اس لئے میں نے آپ کو براہ راست کال کیا ہے کہ اس صورت حال میں آپ کا کیا حکم ہے"...... گرانٹ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا نمبرز ہیں ان کے کمروں کے"...... ڈریک نے پوچھا تو گرانٹ نے نمبر بتا دیئے۔

"اور ہائٹ کا کمرہ نمبر کیا ہے"...... ڈریک نے پوچھا تو گرانٹ نے وہ نمبر بھی بتا دیا۔

"چونکہ چیف نے ہمیں مشن سے ہٹا دیا ہے اس لئے ہم نے کچھ نہیں کرنا ورنہ تم جانتے ہو کہ چیف اپنی حکم عدولی کی کس قدر سخت سزا دیتا ہے۔ تم خاموشی سے واپس چلے جاؤ اور بس"...... ڈریک نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ کچھ دیر تک وہ بیٹھا سوچتا رہا پھر اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"سٹار ہوٹل کا نمبر دیں"...... ڈریک نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا تو ڈریک نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"سٹار ہوٹل"۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"روم نمبر ایک سو بارہ میں ایک صاحب مائیکل ہیں۔ ان سے میری بات کرائیں"...... ڈریک نے کہا۔

"آپ کا نام جناب"...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"میرا نام وہ نہیں جانتے اس لئے آپ صرف فون ملا دیں"۔ ڈریک نے کہا۔

"اوکے سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ ایکریمین تھا۔

"مسٹر مائیکل۔ میرا نام سٹیفن ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ آپ کا علق پاکیشیا سے ہے اور آپ یہاں اسرائیلی لیبارٹری تباہ کرنے آئے یں۔ میں آپ کو صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ آپ کے خلاف ہائٹ ار اس کے گروپ کو ہائر کیا گیا ہے۔ ہائٹ پہلے بلیک ایجنسی میں رہا ہے۔ اب پرائیویٹ گروپ بنا کر کام کرتا ہے اور ہائٹ بھی سٹار وٹل کے کمرہ نمبر تین سو تین میں راشیل کے نام سے رہ رہا ہے"...... ڈریک نے تیز تیز لہجے میں کہا اور پھر رسیور رکھنے کے لئے ں نے کان سے ہٹایا ہی تھا کہ اسے آواز سنائی دی تو اس نے رسیور دبارہ کان سے لگا لیا۔

"ہیلو مسٹر۔ آپ فون بند نہ کریں"...... دوسری طرف سے کہا جا ہا تھا۔

"سوری۔ میں تفصیلی بات نہیں کر سکتا۔ آپ کو صرف اطلاع ینی تھی"...... ڈریک نے کہا۔

"مسٹر ڈریک میں نے تمہاری آواز پہچان لی ہے۔ بارسن نے ب کسارو پوائنٹ سے تم سے بات کی تھی تو میں نے تمہاری آواز ن لی تھی اور مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ تمہاری ڈیوٹی یہاں لیبارٹری حفاظت کے لئے لگائی گئی ہے۔ اب تم سٹیفن بن کر مجھے فون کر ہے ہو اور مجھے خود ہائٹ کے بارے میں اطلاع دے رہے ہو۔ اس کیا کوئی خاص وجہ ہے۔ ویسے تم بے فکر رہو۔ تمہاری بات صرف ہ تک ہی محدود رہے گی"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ڈریک کا

چہرہ حیرت سے بگڑ سا گیا۔ اس کے ذہن میں بھی یہ بات نہ
اس کی آواز اس طرح پہچان لی جائے گی۔

"اوکے ۔ اگر تم نے مجھے چیک کر لیا ہے تو اب بتا دینے میر
حرج نہیں ہے کہ سپیشل ایجنسی نے یہاں جاگرن میں تم
مقابلے کے لئے ہائٹ کو ہائر کیا ہے اور اس طرح میری توہین
گئی ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ میری ہائٹ سے پرانی دشم
چلی آ رہی ہے۔ اس کی وجہ سے مجھے اپنی بیوی کو اپنے ہاتھوں
کرنا پڑا تھا اور میں نہیں چاہتا کہ ہائٹ اپنے مشن میں کامیاب
جائے۔ مجھے اپنے سیکشن سمیت واپس بلا لیا گیا ہے اور اب میں
جا رہا ہوں لیکن میرے ایک آدمی نے تمہیں اور تمہارے ساتھ
کو ٹریس کر لیا تھا اور پھر ہائٹ کو بھی۔ اس نے مجھے اطلاع دی
چونکہ مجھے واپس بلا لیا گیا تھا اس لئے میں نے خود کوئی کارروائی
کی اور میں ملک سے غداری بھی نہیں کرنا چاہتا۔ اس لئے میں
فرضی نام سے تمہیں ہائٹ کے بارے میں اطلاع دی۔ باقی
معلوم ہے کہ تم چاہے کچھ بھی کر لو تم لیبارٹری تک نہیں پہنچ
اور اگر پہنچ بھی جاؤ تو اسے کسی صورت بھی تباہ نہیں کر سکتے ۔ ا
یہ بتا دوں کہ ہائٹ انتہائی تیز رفتاری سے کام کرتا ہے اس لئے ا
سے بچ کر رہنا۔ گڈ بائی" ...... ڈریک نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اب یہ آسانی سے ہائٹ کے قابو میں نہیں آئے گا" ...... ڈریک
نے رسیور رکھ کر کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ ظاہر ۔

سے بہرحال واپس جانا تھا اس لئے وہ بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا
تاکہ واپسی کا انتظام کر سکے ۔

عمران نے رسیور رکھا تو اس کے چہرے پر ابھر آنے والے تاثرات دیکھ کر اس کے سارے ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔ وہ سب اس وقت جاگرن کے سٹار ہوٹل کے ایک کمرے میں موجود تھے۔ گو وہ سب دو دو گروپوں میں بٹ کر سلاکی سے جاگرن پہنچے تھے اور انہوں نے کمرے بھی علیحدہ علیحدہ بک کرائے تھے لیکن آئندہ کا لائحہ عمل طے کرنے کی غرض سے وہ سب اس کمرے میں جو عمران نے مائیکل کے نام سے بک کرایا تھا، اکٹھے ہوتے رہتے تھے اور انہیں یہاں آئے ہوئے دوسرا روز تھا لیکن ابھی تک عمران نے کوئی عملی اقدام نہ کیا تھا البتہ انہوں نے سیاحوں کے روپ میں اس قصبے کے قدرتی مناظر وغیرہ دیکھنے میں ہی وقت گزارا تھا۔ یہ پہاڑی قصبہ اپنے قدرتی مناظر کی وجہ سے دور دور تک مشہور تھا اور یہاں سیاحوں کی خاصی تعداد آتی جاتی رہتی ہے اس لئے یہاں ہر قسم کے کلب اور

ہوٹل وغیرہ موجود تھے۔ ہوٹل سٹار جاگرن کا سب سے مشہور اور مہنگا ہوٹل تھا۔ اس وقت بھی وہ سب عمران کے کمرے میں بیٹھے لیبارٹری کے بارے میں ہی بات کر رہے تھے کیونکہ ابھی تک عمران یہ فیصلہ نہ کر سکا تھا کہ لیبارٹری کہاں ہے کہ اچانک فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے رسیور اٹھا کر بات چیت کی۔ چونکہ لاؤڈر کا بٹن آن نہ تھا اس لئے دوسری طرف سے ہونے والی باتیں وہ نہ سن سکے تھے۔

"کیا بات ہے۔ کیا کوئی پریشانی والی بات ہے"۔ جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ ہمیں یہاں باقاعدہ ٹریس کر لیا گیا ہے"...... عمران نے کہا تو وہ سب اچھل پڑے۔

"اوہ کیسے۔ کیا مطلب"...... اس بار سب نے ہی کہا۔

"سپیشل ایجنسی کا ڈریک یہاں لیبارٹری کی حفاظت کے لئے موجود ہے۔ اس کا فون تھا۔ گو اس نے اپنا نام سٹیفن بتایا لیکن میں اس کی مخصوص آواز پہچان گیا تھا اور وہ مجھے ہائٹ کی یہاں موجودگی کے بارے میں بتا رہا تھا جس پر مجھے اس سے کھل کر بات کرنا پڑی۔ تب معلوم ہوا ہے کہ یہاں ہمارے مقابلے میں ہائٹ اور اس کے گروپ کو ہائر کیا گیا ہے اور ڈریک اور اس کے سیکشن کو واپس بلا لیا گیا ہے اور ڈریک کی چونکہ ہائٹ سے پرانی دشمنی ہے اس لئے اس نے مجھے یہاں اس کی موجودگی کی اطلاع دی ہے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یہ ہائٹ کون ہے"...... جولیا نے کہا۔

"بلیک ایجنسی کا انتہائی تیز فعال اور ذہین فیلڈ ایجنٹ ہے۔ یہ تو ہماری خوش قسمتی ہے کہ ڈریک نے اپنی واپسی کو اپنی توہین سمجھ اور ساتھ ہی اس کی ہائٹ سے پرانی دشمنی ہے اس لئے اس نے مجھے اطلاع دے دی ورنہ جس طرح اس نے ہمیں ٹریس کر لیا تھا اب تک یہ کمرہ ہمارا مدفن بن چکا ہوتا۔ ہمیں واقعی اس طرح یہاں اکٹھے نہیں ہونا چاہئے تھا"...... عمران نے کہا۔

"لیکن صرف اکٹھے ہونے سے تو وہ ہمیں ٹریس نہیں کر سکتے۔ بہرحال اب کیا کرنا ہے۔ اس ہائٹ کو ٹریس کرنا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"ہائٹ کے بارے میں تو ڈریک نے خود بتا دیا ہے کہ وہ اسی ہوٹل کے کمرہ نمبر تین سو تین میں راشیل کے نام سے رہ رہا ہے۔ میں سوچ رہا ہوں کہ کسی طرح ڈریک کو ٹریس کر لیا جائے تو اس سے ہمیں لیبارٹری کے بارے میں معلومات مل سکتی ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"ایسا ہو سکتا ہے عمران صاحب"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"کیسے۔ ہم میں سے کسی نے ڈریک کو نہیں دیکھا اور وہ لامحالہ اب یہاں سے واپس چلا جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"ہائٹ کی اگر ڈریک سے پرانی دشمنی ہے تو لامحالہ ہائٹ ڈریک کے بارے میں جانتا ہو گا۔ ہم اسے ٹریس کر کے اس سے معلومات

حاصل کر سکتے ہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"لیکن اس دوران ڈریک واپس چلا جائے گا۔ پھر"...... عمران نے جواب دیا۔

"ہم میں سے کوئی بھی ولنگٹن جا کر اس سے معلومات حاصل کر سکتا ہے۔ یہاں مارے مارے پھرنے اور لیبارٹری کو ٹریس کرنے سے زیادہ بہتر ہے کہ وہاں جا کر اس سے معلومات حاصل کر لی جائیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یقیناً اس ہائٹ کو بھی بتا دیا گیا ہو گا کہ لیبارٹری کہاں ہے کیونکہ انہیں معلوم ہو گا کہ ہم نے بہرحال لیبارٹری پر ہی کام کرنا ہے۔ ٹھیک ہے۔ آؤ تنویر تم میرے ساتھ آؤ۔ ابھی اس ہائٹ سے بات کر لی جائے"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو تنویر ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"اس کا گروپ بھی ہو گا"...... صفدر نے کہا۔

"اسے بعد میں دیکھ لیں گے۔ آؤ تنویر۔ تم لوگ اپنے کمروں میں جاؤ"...... عمران نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا وہ دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"پہلے معلوم تو کر لیں کہ وہ کمرے میں موجود بھی ہے یا نہیں"۔ تنویر نے باہر راہداری میں آ کر کہا۔

"نہیں ہو گا تو ہم اس کا انتظار کمرے میں ہی کر لیں گے"۔ عمران نے کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ لفٹ کے

ذریعے تیسری منزل پر پہنچ گئے جہاں کمرہ نمبر تین سو تین موجود تھا کمروں کے نمبر منزلوں کے لحاظ سے ہی رکھے گئے تھے اس لئے انہیں معلوم تھا کہ تین سو تین کمرہ تیسری منزل پر ہی ہو گا۔ کمرے کا درواز بند تھا البتہ باہر راشیل بیکارڈ کے نام کی پلیٹ موجود تھی۔ ہوٹل سٹار کے تمام کمرے ساؤنڈ پروف تھے۔ عمران نے سائیڈ پر موجود کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔

" کون ہے "...... ایک سخت سی آواز نیم پلیٹ کے نیچے لگے ہوئے ڈور فون سے سنائی دی۔

" ڈریک "...... عمران نے ڈریک کی آواز میں کہا۔

" اوہ۔ اوہ۔ اچھا "...... دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی کھٹک کی ہلکی سی آواز سنائی دی۔

" انتہائی ہوشیار رہنا۔ یہ انتہائی تیز آدمی ہے "...... عمران نے تنویر سے آہستہ سے کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ چند لمحوں بعد بھاری دروازہ کھلا تو سامنے ایک لمبے قد اور ورزشی جسم کا آدمی کھڑا تھا۔ دروازہ کھلتے ہی عمران کا دایاں ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا اور دوسرے لمحے دروازہ کھولنے والا اوہ کہہ کر پیچھے ہٹتا چلا گیا۔ اس کے دونوں ہاتھ میکانکی انداز میں اپنی آنکھوں پر پہنچ گئے۔ اس کے ساتھ ہی عمران کسی عقاب کی طرح اچھلا اور وہ آدمی چیختا ہوا اچھل کر پشت کے بل نیچے فرش پر جا گرا۔ عمران نے اس کے سینے پر سر کی زوردار ٹکر ماری تھی اس کے گرتے ہی عمران بجلی کی سی تیزی

سے آگے بڑھا جبکہ وہ آدمی نیچے گر کر اس قدر تیزی سے اٹھا تھا کہ اندر آتا ہوا تنویر بھی اس کی پھرتی دیکھ کر حیران رہ گیا تھا لیکن دوسرے لمحے عمران کا ہاتھ ایک بار پھر آگے بڑھا اور اس نے پہلے کی طرح اپنا پنجہ اس کی آنکھوں پر مارا۔ وہ آدمی جس کی آنکھیں پہلے ہی آدھی بند تھیں۔ ایک بار پھر بند ہو گئیں اور وہ ہلکی سی چیخ مار کر پیچھے ہٹا۔ اس نے ایک بار پھر دونوں ہاتھ بے اختیار آنکھوں پر رکھ لئے تھے کہ عمران کا بازو اس بار نیم دائرے کی صورت میں گھوما اور کنپٹی پر پڑنے والی زوردار ضرب نے اس آدمی کو چیخ کر نیچے گرنے پر مجبور کر دیا۔ گو اس نے ایک بار پھر پہلے کی طرح تیزی سے اٹھنے کی کوشش کی لیکن عمران کی لات حرکت میں آئی اور وہ آدمی چیختا ہوا واپس گرا ہی تھا کہ دوسری طرف سے تنویر نے لات مار دی اور دوسری بھرپور لات کے بعد اس آدمی کا جسم یکلخت ڈھیلا پڑ گیا۔ تنویر نے اندر آ کر اپنے عقب میں دروازہ بند کر دیا تھا۔

" دروازہ لاک کر دو تنویر۔ اب اسے باندھ کر اس سے پوچھ گچھ کرنا ہو گی "...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جھک کر اس آدمی کو اٹھایا اور اندرونی کمرے میں موجود ایک کرسی پر بٹھا دیا جبکہ تنویر نے دروازہ لاک کیا اور پھر اس نے ایک دروازے کا پردہ اتارا اور پھر اسے پھاڑ کر رسی کی طرح بٹ کر اس نے عمران کی مدد سے اس رسی سے اس آدمی کو کرسی کے ساتھ اچھی طرح باندھ دیا۔

"یہی ہائٹ ہے"...... تنویر نے کہا۔

"ہاں اور یہ انتہائی تیز اور پھرتیلا آدمی ہے۔ اگر اسے سنبھلنے معمولی سا بھی موقع مل جاتا تو ہمارے لئے خاصی مشکل ہو جاتی اس لئے میں نے اچانک اس کی آنکھوں پر پنجہ مارا تھا تاکہ یہ فوری طور پر کچھ کرنے کے قابل نہ ہو سکے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس نے بھی ہائٹ کی تیزی اور پھرتی کسی حد تک دیکھ لی تھی۔

"تم اس کے عقب میں کھڑے ہو جاؤ تنویر کیونکہ یہ بہرحال سیکرٹ ایجنٹ رہا ہے اس لئے یہ کسی بھی لمحے آزاد ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا اور تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر گھوم کر ہائٹ کی کرسی کے عقب میں جا کر کھڑا ہو گیا۔ عمران نے آگے بڑھ کر ہائٹ کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے تو اس نے ہاتھ ہٹائے اور سامنے پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔ ہائٹ نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں لیکن پھر اس نے بار بار آنکھیں جھپکنا شروع کر دیں۔ اس کی آنکھوں سے پانی بہہ رہا تھا اور آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔ یہ عمران کی اس ضرب کا نتیجہ تھا جو اس نے اس کی آنکھوں پر ہاتھ مار کر اسے پہنچائی تھی۔ عمران خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ تھوڑی دیر بعد جب ہائٹ سیٹ ہو گیا تو اس کی نظریں سامنے بیٹھے ہوئے عمران پر جم گئیں۔

"کون ہو تم"...... اس نے انتہائی ٹھنڈے لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس کے اعصاب واقعی فولادی تھے۔

"تمہیں خود سمجھ جانا چاہئے ہائٹ کہ ڈریک کیسے تمہارے دروازے پر آسکتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تم علی عمران ہو۔ اوہ۔ واقعی مجھے سمجھ جانا چاہئے تھا"...... ہائٹ نے کہا تو اس کے عقب میں کھڑے ہوئے تنویر کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"اب کیسے سمجھ گئے ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ابھی تم نے خود ہی تو بتایا ہے کہ ڈریک میرے دروازے پر آ نہیں سکتا اور ڈریک کی آواز کی ایسی نقل کہ میں بھی نہ پہچان سکا۔ اس دنیا میں ایک ہی شخص ایسا کر سکتا ہے اور وہ ہے علی عمران"...... ہائٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مجھے خوشی ہے ہائٹ کہ ابھی تمہاری ذہانت اور تمہاری تیزی اور پھرتی قائم ہے اور مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ تمہاری انگلیاں رسی کھولنے کے لئے حرکت کر رہی ہیں لیکن میرا ساتھی تمہارے عقب میں موجود ہے اور یہ میری طرح لحاظ کرنے والا نہیں ہے اور دوسری بات یہ کہ مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ تمہیں سپیشل ایجنسی نے اس لئے ہائر کیا ہے کہ تم مجھے اور میرے ساتھیوں کا خاتمہ کر کے لیبارٹری کو تحفظ دلا سکو۔ اس کے باوجود اگر تم مجھ سے صرف اتنا تعاون کرو کہ مجھے صرف اتنا بتا دو کہ لیبارٹری کا محل وقوع کیا ہے تو

میں خاموشی سے واپس چلا جاؤں گا اور پھر تم میری طرف سے مکمل
آزاد ہو گے کہ ہمارے خلاف جو ایکشن کر سکو کر لو"...... عمران نے
کہا۔

"کیا تم وعدہ کرتے ہو"...... ہائٹ نے کہا۔

"تمہیں معلوم تو ہے کہ میں وعدے وغیرہ کرنے کا عادی نہیں
ہوں۔ میں جو کہتا ہوں وہ پورا بھی کرتا ہوں"۔ عمران نے جواب
دیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں تمہیں بتا دیتا ہوں لیکن اس حالت میں نہیں
کیونکہ اس طرح مجھے ہمیشہ یہی احساس رہے گا کہ میں نے تم سے
دب کر تمہیں سب کچھ بتایا ہے۔ تم مجھے رسی کھولنے کی اجازت دے
دو۔ میرا وعدہ کہ جب تک تم یہاں اس ہوٹل میں موجود ہو میں
تمہارے خلاف ایکشن نہیں لوں گا اور لیبارٹری کے بارے میں مجھے
جو کچھ معلوم ہے وہ سب کچھ تفصیل سے میں تمہیں بتا دوں گا"۔
ہائٹ نے کہا۔

"تنویر۔ اس کی رسیاں کھول دو۔ یہ شریف آدمی ہے۔ اپنا وعدہ
پورا کرنے کا عادی ہے"...... عمران نے کہا تو تنویر نے سر ہلاتے
ہوئے عقب میں موجود گانٹھ کو مخصوص انداز میں جھٹکا دیا تو گانٹھ
کھل گئی اور ہائٹ نے تیزی سے رسیاں ہٹائیں اور اٹھ کر کھڑا ہو
گیا۔

"شکریہ مسٹر تنویر"...... ہائٹ نے مڑ کر تنویر سے کہا اور پھر وہ

ران کی طرف مڑ گیا۔

"آؤ ادھر ڈرائینگ روم میں بیٹھتے ہیں"...... ہائٹ نے کہا تو
ران اٹھ کھڑا ہوا اور پھر وہ سائیڈ پر موجود ایک کمرے میں داخل ہو
لے جسے واقعی ڈرائینگ روم کے انداز میں سجایا گیا تھا۔

"تم شراب نہیں پیتے۔ کیا تمہارا ساتھی بھی نہیں پیتا"۔ ہائٹ
نے کہا۔

"نہیں۔ ہم میں سے کوئی بھی شراب نہیں پیتا اور ہمارے سامنے
بھی شراب نہیں پیو گے"...... عمران نے کہا تو ہائٹ نے اثبات
ں سر ہلا دیا اور پھر فون کا رسیور اٹھا کر اس نے ہاٹ کافی کمرے میں
چنے کا آرڈر دے کر رسیور رکھ دیا۔

"تمہیں کیسے میرے بارے میں معلوم ہوا ہے اور تم یہاں براہ
ست میرے کمرے میں پہنچ گئے ہو"...... ہائٹ نے رسیور رکھ کر
منے صوفے پر بیٹھتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تمہیں معلوم تو ہے کہ مجھے علم نجوم آتا ہے لیکن یہ علم نجوم
ف انسانوں کی حد تک ہے لیبارٹریوں کی حد تک کام نہیں
تا"...... عمران نے کہا تو ہائٹ بے اختیار ہنس پڑا۔

"بہرحال ٹھیک ہے۔ میں تمہیں بتا دیتا ہوں"...... ہائٹ نے
اور پھر اس سے پہلے کہ وہ مزید کوئی بات کرتا کال بیل بج اٹھی۔

"اوہ۔ دروازہ لاک ہے۔ میں کافی لے آتا ہوں"...... ہائٹ نے
تے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"کہیں یہ دھوکہ نہ کرے"........ تنویر نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ میں اس کی فطرت جانتا ہوں۔ تم اسے شری بدمعاش کہہ سکتے ہو"........ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن کیا ضرورت تھی اس ڈرامے کی۔ اس سے ویسے معلومات حاصل کی جا سکتی تھیں"........ تنویر نے کہا۔

"نہیں۔ یہ انتہائی تربیت یافتہ آدمی ہے۔ یہ مر تو سکتا ہے لیک اپنی مرضی کے بغیر کچھ نہیں بتا سکتا اور ہمیں لیبارٹری کے بارے م معلوم ہونا چاہئے۔ اس کے بعد ہم خود اس سے نمٹ لیں گے" عمران نے کہا اور تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے ہائٹ اند داخل ہوا۔ اس نے ٹرے اٹھایا ہوا تھا۔ اس نے ٹرے درمیانی میز رکھا اور پھر کافی کی تین پیالیاں بنا کر اس نے ایک پیالی عمران سامنے اور ایک پیالی تنویر کے سامنے اور تیسری پیالی اٹھا کر وہ سا والے صوفے پر بیٹھ گیا۔

"شکریہ"........ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کافی سپ کرنا شروع کر دی۔

"لیبارٹری جاگرن کے شمال مشرق میں ایک پہاڑی جس چوٹی پنسل کی نوک کی طرح ہے کے عقبی علاقے میں واقع ہے۔ ا علاقے کو راسٹر فیلڈ کہا جاتا ہے۔ یہ لیبارٹری انڈر گراؤنڈ ہے اور او صرف پہاڑیاں ہیں اور کسی بھی جگہ کوئی چیک پوسٹ یا کوئی گارڈ موجود نہیں ہے لیکن اس کے باوجود اس لیبارٹری کے چارو

رف ایک ہزار گز کے علاقے میں انڈر گراؤنڈ ایسی تنصیبات موجود ں کہ ایک لمحے کے ہزارہویں حصے میں وہاں سے ایک ہزار گز دور جود انسان کو جلا کر راکھ کر سکتی ہیں اور یہی حال اوپر فضا میں ہیلی پٹر یا جہاز کا بھی ہو سکتا ہے"........ کافی پینے کے ساتھ ساتھ ہائٹ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن کوئی حد تو مقرر ہو گی۔ اس کی کوئی نشانی تو ہو گی کیونکہ اح بھول کر بھی تو ادھر جا سکتے ہیں"........ عمران نے کہا۔

"ہو گی لیکن مجھے نہیں معلوم۔ مجھے جو کچھ بتایا گیا ہے وہ میں نے یں بتا دیا ہے۔ ویسے میں خود بھی وہاں نہیں گیا۔ مجھے یہی بتایا گیا کہ میرے وہاں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ مجھ سے پہلے سپیشل سی کا ڈریک یہاں لیبارٹری کی حفاظت کے لئے کام کر رہا تھا۔ نے بھی قصبے میں ہی آفس بنایا ہوا تھا"........ ہائٹ نے کہا۔

"اس لیبارٹری کا انچارج کون ہے اور اس سے کس طرح رابطہ جا سکتا ہے"........ عمران نے کہا تو ہائٹ خاموش رہا۔

"دیکھو ہائٹ۔ تم مجھے اچھی طرح جانتے ہو اس لئے تمہیں معلوم کہ میں نہ اپنا وقت ضائع کرنے کا عادی ہوں اور نہ کسی کا۔ یہ ت ہے کہ تمہیں یہ ٹاسک دیا گیا ہے کہ تم پاکیشیائی ایجنٹوں کا ن میں خاتمہ کر کے لیبارٹری کی حفاظت کرو لیکن تمہیں بھی م ہے اور سپیشل ایجنسی کے چیف کو بھی کہ پاکیشیائی ایجنٹ ل اتنی آسانی سے ختم نہیں ہو سکتے اور کسی بھی لمحے ایسا وقت آ

سکتا ہے کہ لیبارٹری کے انچارج سے رابطہ کرنا ضروری ہو سکتا
اس لئے لامحالہ تمہیں اس کا نام اور رابطے کے بارے میں بھی
گیا ہو گا اور تمہارے بارے میں اس انچارج کو بھی بریف کر دیا
ہو گا اور تم نے بھی لامحالہ یہاں پہنچتے ہی سب سے پہلے اس انچا
سے ہی رابطہ کیا ہو گا اس لئے خاموش رہنے یا انکار کرنے کی ضرور
نہیں ہے۔ ویسے تمہارے ذہن میں جو خدشہ موجود ہے وہ یہی ہے
میں تمہاری آواز میں اور لہجے میں اس لیبارٹری انچارج سے بات
کے معاملات کو اپنے حق میں کرا سکتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ اور اسی لئے میں خاموش ہو گیا تھا کہ میں وعدہ بھی
بیٹھا ہوں اور اب نہ بتاؤں تو وعدہ خلافی ہو گی اور اسی خدشہ
تحت میں بتانا بھی نہیں چاہتا تھا"...... ہائٹ نے طویل سانس
ہوئے کہا۔

"تمہارا یہ خدشہ غلط ہے ہائٹ۔ اسرائیل اپنی لیبارٹریوں
انتہائی جدید ترین حفاظتی آلات نصب کرنے کا عادی ہے۔
لامحالہ وائس چیکنگ کمپیوٹر موجود ہو گا اس لئے وہاں کسی کے
نقل کرنا اپنے آپ کو احمق بنانے کے مترادف ہے"...... عمران
کہا تو ہائٹ کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

"اوہ ہاں۔ واقعی اس بات کا تو مجھے خیال ہی نہ آیا تھا۔ ٹھ
ہے۔ تم درست کہہ رہے ہو"...... ہائٹ نے مطمئن لہجے میں
اس کے ساتھ ہی اس نے نمبر بھی بتا دیا اور انچارج کا نام بھی۔

"تم نے ڈاکٹر باب کا نام بتایا ہے لیکن یہ نام اسرائیلی نہیں ہے
ایکریمی نام ہے جبکہ یہ لیبارٹری اسرائیلی ہے"...... عمران نے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ مجھے تو جو نام بتایا گیا ہے وہ یہی ہے اور میں
نے اس سے فون پر بات بھی کی ہے"...... ہائٹ نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ لیبارٹری ایکریمین ہے۔ اسرائیلی نہیں ہے
لیکن اسے اسرائیلی مشہور کیا گیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اس سے کیا فائدہ ہو سکتا ہے"...... ہائٹ نے حیران ہو کر کہا۔

"یہودیوں سے اس کے اخراجات حاصل کئے جا سکتے ہیں"۔ عمران
نے جواب دیا تو ہائٹ بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"اب تم فون پر یہ نمبر ملاؤ اور ڈاکٹر باب سے بات کرو۔ کوئی بھی
ات کر لو۔ میں کنفرم ہونا چاہتا ہوں۔ اس کے بعد ہم چلے جائیں
گے"...... عمران نے کہا تو ہائٹ نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے
سیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ عمران کی نظریں
نبروں پر جمی ہوئی تھیں۔ اس نے وہی نمبر پریس کئے تھے جو اس نے
مران کو بتائے تھے البتہ آخر میں اس نے خود ہی لاؤڈر کا بٹن بھی
یس کر دیا تھا۔ دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی پھر
سی نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ٹی ایس تھری ہائٹ بول رہا ہوں۔ ڈاکٹر باب سے بات
رائیں"...... ہائٹ نے کہا۔

"سوری۔یہاں کوئی ڈاکٹر باب نہیں ہے"...... دوسری طرف سے انتہائی سرد لہجے میں کہا گیا اور رابطہ ختم ہو گیا لیکن ہائٹ نے اس طرح رسیور اٹھائے رکھا جیسے دوسری طرف سے رسیور کریڈل پر رکھے جانے کی بجائے علیحدہ رکھا گیا ہو اور پھر چند لمحوں بعد دوسری طرف سے رسیور دوبارہ اٹھا لیا گیا۔

"ٹی ایس تھری ہائٹ بول رہا ہوں۔ ڈاکٹر باب سے بات کرائیں"...... اس بار ہائٹ نے دوبارہ کہا۔

"یس۔ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ڈاکٹر باب بول رہا ہوں مسٹر ہائٹ۔اب آپ نے کیوں کال کی ہے۔ کوئی خاص بات"...... دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ قدرے ناخوشگوار سا تھا۔

"میں نے آپ کو اطلاع دینی تھی کہ ڈریک اور اس کا گروپ واپس جا چکا ہے جبکہ پاکیشیائی ایجنٹ بھی یہاں جاگرن میں پہنچ گئے ہیں اور ہو سکتا ہے کہ وہ ڈریک کے میک اپ میں لیبارٹری پہنچ جائیں۔آپ الرٹ رہیں"...... ہائٹ نے کہا۔

"اوہ۔آپ کو دراصل لیبارٹری کے حفاظتی انتظامات کا علم نہیں مسٹر ہائٹ اور حکومت خواہ مخواہ چند لوگوں سے خوفزدہ ہے۔ یہاں ہماری مخصوص حدود ہے چاہے ایکریمیا کا صدر ہی کیوں نہ ان حدود میں داخل ہو جائے خود بخود جل کر راکھ میں تبدیل ہو جائے گا"...... ڈاکٹر باب نے کہا۔

"اوکے۔ٹھیک ہے"...... ہائٹ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اوکے ہائٹ۔ تم نے واقعی اپنا وعدہ نبھایا ہے اس لئے ہم بھی جا رہے ہیں اور یہ بھی بتا دوں کہ تمہاری طرح ہم بھی اسی ہوٹل میں رہائش پذیر ہیں اور تم نے کہا تھا کہ جب تک ہم اس ہوٹل میں رہیں گے تم ہمارے خلاف کوئی کارروائی نہیں کرو گے"۔ عمران نے اٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"میں خود یہ ہوٹل چھوڑ دیتا ہوں"...... ہائٹ نے بھی اٹھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس کی ضرورت نہیں ہے ہائٹ۔ ہمیں خود بہرحال یہ ہوٹل چھوڑنا ہو گا کیونکہ دو تلواریں ایک نیام میں اکٹھی نہیں رہ سکتیں اس لئے گڈ بائی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"ایک منٹ عمران۔ صرف ایک منٹ"...... ہائٹ نے کہا تو عمران دروازے کے قریب مڑ گیا۔

"صرف یہ بتا دو کہ تمہیں میرے بارے میں کس نے بتایا ہے حالانکہ میں یہاں دوسرے نام سے رہائش پذیر ہوں"...... ہائٹ نے کہا۔

"تم اپنے اصل چہرے میں ہو۔صرف نام بدل لینے سے کیا ہوتا ہے اور بہرحال تم خاصے مشہور ایجنٹ رہے ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ میں تو سمجھا تھا کہ اس دور دراز کے چھو
سے قصبے میں کون مجھے جانتا ہو گا۔ بہر حال آخری بات میں کر دو
کہ میں نے یہ مشن لے لیا ہے اور میں اپنے مشن سے پیچھے نہیں ہ
کرتا۔ تم لوگوں نے لیبارٹری کا محل وقوع معلوم کرنے کی غرض
سے مجھے زندہ چھوڑا ہے لیکن بہر حال میرا مشن ہی تمہارا خاتمہ ہے اس
لئے اگر تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو کچھ ہو جائے تو امید ہے
تم مجھے معاف کر دو گے"...... ہائٹ نے کہا۔

"تم اس لئے یہ باتیں کر رہے ہو مسٹر کہ عمران نے تمہیں ز
چھوڑ دیا ہے لیکن یہ کام عمران کرتا ہے۔ اس کے ساتھی نہیں
کرتے اس لئے اب تمہارے سانس گنے جا چکے ہیں"...... عمران
جواب دینے سے پہلے تنویر نے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا تو ہائٹ
اختیار ہنس پڑا۔

"آپ کا غصہ بجا ہے مسٹر تنویر۔ لیکن میری بات عمران سے
رہی تھی اور عمران بہر حال جانتا ہے کہ میں کیا کر سکتا ہوں"۔ ہائ
نے کہا۔

"ہماری مقامی زبان میں ایک محاورہ ہے ہاتھ کنگن کو آرسی ک
مطلب ہے کہ جب کنگن ہاتھ میں پہن لیا جائے تو پھر اسے آئینے
دیکھنے کی کیا ضرورت ہے۔ وہ ویسے ہی نظر آ جاتا ہے اس لئے ا
معاملے میں الجھنے کی ضرورت نہیں۔ جو کچھ ہو گا تمہیں بھی نظر آ جا
گا اور ہمیں بھی۔ آؤ تنویر"...... عمران نے کہا اور پھر تیزی سے بیر

وازے سے باہر آ گیا۔ اس کے پیچھے تنویر تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ
ں اپنے کمرے میں پہنچ گئے جہاں اس کے ساتھی ابھی تک موجود
۔

"کیا ہوا"...... صفدر نے پوچھا اور عمران نے انہیں ساری
صیل بتا دی۔

"کیا ضرورت تھی اسے زندہ چھوڑنے کی"...... جولیا نے منہ
اتے ہوئے کہا۔

"میں عمران کی وجہ سے خاموش رہا ورنہ میں اسے گولی مار دیتا"۔
یر نے جولیا کی بات سنتے ہی اس کی حمایت کر دی۔

"عمران صاحب۔ کیا ہائٹ کے ذریعے آپ لیبارٹری کو تباہ کر
لیں گے"...... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا تو سب بے اختیار
نک پڑے جبکہ عمران مسکرا دیا۔

"تو تم اس بات پر سوچتے رہے ہو کہ میں نے ہائٹ کو زندہ
یوں چھوڑا ہے اور تمہارے ذہن نے یہ توجیہہ کی ہے کہ میں نے
ے اس لئے زندہ چھوڑا ہے کہ میں اس کے ذریعے لیبارٹری تباہ کر
سکتا ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اور کیا سوچا جا سکتا ہے عمران صاحب۔ کیونکہ آپ جو کچھ کرتے
یں اس کے پیچھے بہر حال کوئی نہ کوئی مقصد ہوتا ہے چاہے وہ کسی
ی سمجھ میں آئے یا نہ آئے"...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے
ہا۔

" میں نے واقعی ہائٹ کو ایک خاص مقصد کے لئے زندہ
ہے لیکن یہ وہ مقصد نہیں ہے جو تم نے سوچا ہے۔ میں نے اس
اسے زندہ چھوڑا ہے کہ اس کے ساتھیوں میں ایک خوبصو
ایکریمی لڑکی ڈیزی بھی ہے۔ اگر ہائٹ کو ہلاک کر دیا جاتا تو
واپس چلی جاتی اور پورا قصبہ ویران ہو جاتا"...... عمران نے
سوائے تنویر اور جولیا کے سب اس کی بات پر بے اختیار ہنس پڑ۔

" تم ڈیزی کو سامنے بٹھا کر اس کی پوجا شروع کر دو"......
نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" مس جولیانا فٹزواٹر۔ آئندہ اس قسم کے الفاظ سوچ سمجھ کر
سے نکالا کرو۔ مسلمان کسی کی پوجا نہیں کیا کرتے اور میں محا
بھی ایسے الفاظ اپنی نسبت سننا نہیں چاہتا"...... عمران نے لہ
انتہائی سنجیدہ اور انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

" وہ۔ وہ۔ میرا مطلب تو صرف"...... جولیا عمران کے لہجے سے
گھبرا گئی تھی۔

" آئندہ محتاط رہنا۔ بہرحال اٹھو۔ ہم نے لیبارٹری کے بارے
معلومات حاصل کر لی ہیں اور ہمارا ٹارگٹ لیبارٹری ہے۔ ہائٹ
اس کا گروپ نہیں ہے"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو ج
سمیت سب اٹھ کھڑے ہوئے۔ جولیا کا چہرہ ستا ہوا تھا جبکہ تنویر
دوسرے ساتھی ہونٹ بھینچے خاموش تھے۔ پورا ماحول ہی تبدیل
گیا تھا۔

"اب کہاں جانا ہے عمران صاحب"...... صفدر نے کہا۔

" تم سب اپنے اپنے کمروں میں جاؤ اور پھر وہاں سے اپنی مرضی کا
یک اپ کر کے یہاں سے اس انداز میں باہر جاؤ کہ ہائٹ اور اس
ے گروپ کو اس کا علم نہ ہو سکے۔ تم نے جاگرن قصبے کے شمال
شرق میں واقع سیاحوں کے لئے ایک کلب اوسیٹا میں پہنچنا ہے۔
یں بھی وہاں آجاؤں گا اور پھر آگے بات ہو گی"...... عمران نے اسی
طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔ جولیا کے الفاظ سے اس کا موڈ واقعی بری
طرح آف ہو گیا تھا اور وہ سب سر ہلاتے ہوئے کمرے سے باہر چلے
گئے تو عمران نے فون کا رسیور اٹھایا اور اس کے نیچے لگا ہوا سفید
نگ کا بٹن پریس کر کے اس نے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر تیزی سے
نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی
دی۔

" ولنگٹن سے چیف پولیس کمشنر آفس سے بول رہا ہوں۔ انسپکٹر
رائن"...... عمران نے لہجہ بدل کر کہا۔

" یس سر۔ فرمائیے"...... آپریٹر کی انتہائی حیرت بھری آواز سنائی
دی۔

" ایک نمبر نوٹ کیجئے۔ چند ماہرین کا خیال ہے کہ یہ نمبر
سیٹلائٹ کا ہے لیکن دوسرے ماہرین کا خیال ہے کہ یہ سیٹلائٹ کا
نمبر نہیں ہے بلکہ سپیشل وائرلیس ایکس چینج کا نمبر ہے اور یہ نمبر

بہرحال جاگرن میں ہی نصب ہے اس لئے آپ کنفرم کیجئے کہ یہ
نمبر ہے لیکن یہ بتانے کی میرے خیال میں ضرورت نہیں ہے کہ
از ٹاپ سیکرٹ"...... عمران نے کہا۔
"یس سر۔ میں سمجھتی ہوں سر۔ آپ نمبر بتائیے"...... دو
طرف سے کہا گیا تو عمران نے وہ نمبر بتا دیا جس نمبر پر ڈاکٹر باب
بات ہوئی تھی۔
"میں معلوم کرتی ہوں سر۔ آپ ہولڈ کریں"...... دوسری طر
سے کہا گیا۔
"ہیلو۔ کیا آپ لائن پر ہیں"...... تھوڑی دیر بعد آپریٹر کی آ
سنائی دی۔
"یس"...... عمران نے کہا۔
"سر۔ میں نے چیکنگ کی ہے۔ یہ نمبر وائرلیس آپریٹڈ ہے
دوسری طرف سے کہا گیا۔
"اوکے۔ اب یہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے کہ آپ نے اس سل
میں زبان نہیں کھولنی"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔
"آپ بے فکر رہیں سر۔ میں سمجھتی ہوں سر"...... دوسری طر
سے کہا گیا تو عمران نے بغیر کچھ کہے رسیور رکھ دیا۔ اس کے ساتھ
اس نے میز پر موجود ہوٹل کی طرف سے رکھے ہوئے سفید کاغذ
کے پیڈ کو اپنی طرف کھسکایا اور جیب سے قلم نکال کر اس نے کاغذ
تیزی سے ہندسے لکھنے اور انہیں ضرب تقسیم اور جمع نفی کرنا شر

کر دیا۔ اس کا قلم خاصی تیز رفتاری سے چل رہا تھا اور تھوڑی دیر بعد
کاغذ مختلف ہندسوں سے پر ہو گیا۔ سب سے آخر میں ہندسوں کی
ایک قطار اب نظر آ رہی تھی۔ عمران نے چند لمحوں تک ان ہندسوں
کو غور سے دیکھا اور پھر قلم سے ان کے نیچے لکیر لگا دی۔ پھر وہ اٹھا اور
اس نے الماری میں سے ایک نقشہ نکالا اور اسے میز پر پھیلا کر اس
نے اس پر لکیریں لگانا شروع کر دیں۔ چند لمحوں بعد اس نے ایک جگہ
دائرہ سا بنایا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بے اختیار ایک طویل
سانس لیا کیونکہ دائرے میں موجود علاقے کا نام راسٹر فیلڈ ہی تھا اور
یہ وہی نام تھا جو ہائٹ نے بتایا تھا۔
"اس کا مطلب ہے کہ ہائٹ نے سچ بولا ہے"...... عمران نے
طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون کا
رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ چونکہ
فون سیٹ کے نیچے لگا ہوا سفید رنگ کا بٹن پہلے ہی پریسڈ تھا اس لئے
اسے دوبارہ پریس کرنے کی ضرورت نہ تھی۔
"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔
"ٹی ایس تھری ہائٹ بول رہا ہوں۔ ڈاکٹر باب سے بات
کرائیں"...... عمران نے ہائٹ کی آواز اور لہجے میں بات کرتے
ہوئے کہا۔
"سوری۔ یہاں کوئی ڈاکٹر باب نہیں ہے"...... دوسری طرف
سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی دوسری طرف سے رسیور رکھے جانے

کی آواز سنائی دی لیکن عمران رسیور اٹھائے خاموش بیٹھا رہا۔
لمحوں بعد رسیور دوبارہ اٹھائے جانے کی آواز سنائی دی۔

"ٹی ایس تھری ہائٹ بول رہا ہوں۔ ڈاکٹر باب سے با
کرائیں"...... عمران نے ایک بار پھر ہائٹ کی آواز اور لہجے میں با
کرتے ہوئے کہا۔

"یس۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ ڈاکٹر باب بول رہا ہوں مسٹر ہائٹ۔ یہ کیا تماشہ ہ
آپ بار بار مجھے کیوں ڈسٹرب کر رہے ہیں"...... اس بار دوسر
طرف سے ڈاکٹر باب نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"سوری سر۔ آپ کی لیبارٹری اس وقت شدید خطرات سے دو
ہے اور سپیشل ایجنسی نے مجھے لیبارٹری بچانے کے لئے ہائر کیا ہ
پاکیشیائی ایجنٹ یہاں پہنچ چکے ہیں اور آپ ڈسٹرب ہونے پر نارا
ہو رہے ہیں"...... عمران نے بھی سخت لہجے میں کہا۔

"میں نے آپ کو پہلے بھی کئی بار بتایا ہے اور اب پھر بتا دیتا ہو
کہ ہماری لیبارٹری کے حفاظتی انتظامات ایسے ہیں کہ دنیا کی کو
طاقت اسے تباہ نہیں کر سکتی اس لئے آپ بے فکر رہیں اور مج
ڈسٹرب نہ کریں"۔ ڈاکٹر باب نے پہلے کی طرح غصیلے لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر باب۔ آپ صرف سائنس دان ہیں اور پاکیشیائی ایجنٹو
کے لیڈر علی عمران نے بھی سائنس میں ڈاکٹریٹ کی ہوئی ہے اس
لئے وہ سائنس دان ہونے کے ساتھ ساتھ ایجنٹ کے لحاظ سے تربیت

یافتہ بھی ہے۔ میں نے آپ کو اس لئے فون کیا ہے کہ اس نے
نجانے کس طرح یہ معلوم کر لیا ہے کہ آپ کی لیبارٹری کے تمام
حفاظتی انتظامات جس ماسٹر کمپیوٹر سے لنکڈ ہیں وہ یوسٹ ہیسٹ
یونٹ الیون ماسٹر کمپیوٹر ہے اور اب اس کی کوشش ہے کہ اسے
آف کر دے۔ اس نے اس کو آف کرنے کے لئے ولنگٹن سے خصوصی
مشینری منگوائی ہے۔ مجھے اس کا علم اس طرح ہوا ہے کہ جس فرم
سے اس نے مشینری منگوائی ہے اس فرم کا چیف میرا دوست ہے اور
میں نے اسے یہاں سے فون کیا تو اس نے بتایا کہ جاگرن قصبے میں
کسی ایشیائی نے یہ مشینری طلب کی ہے۔ میں نے جب اس سے اس
مشینری کی تفصیل پوچھی تو اس نے بتایا کہ یہ مشینری یوسٹ ہیسٹ
یونٹ الیون ماسٹر کمپیوٹر کو آف کرنے کے کام آتی ہے"۔ عمران نے
ہائٹ کے لہجے میں تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"وہ عمران سائنس دان اور ایجنٹ ہونے کے باوجود احمق ہے۔
قطعی احمق۔ اسے یہ بھی معلوم نہیں کہ یوسٹ ہیسٹ یونٹ الیون
لیبارٹریوں کے حفاظتی نظام کے لئے کارآمد ہی نہیں ہوتا۔ یہ سیٹ تو
مشینری کنٹرول کرنے کے کام آتا ہے اس لئے آپ بے فکر رہیں۔
ایسا احمق آدمی لیبارٹری کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا"...... دوسری طرف سے
اسی طرح غصیلے لہجے میں کہا گیا تو عمران نے بے اختیار اپنے سر پر ہاتھ
پھیرنا شروع کر دیا۔

"وہ احمق نہیں ہے ڈاکٹر باب۔ البتہ وہ دوسروں کو احمق بنانے

کے گر بہت اچھی طرح جانتا ہے۔ جو بات آپ نے کی ہے اتنی بات
تو علم مجھے بھی ہے حالانکہ میں سائنس دان نہیں ہوں لیکن میں
بھی اپنی سروس کے دوران روسیاہ اور شوگران کی بے شم
لیبارٹریاں تباہ کی ہیں۔ اس کمپیوٹر کو اگر آلون ڈائریکٹ رینج
ایڈجسٹ کر دیا جائے تو یہ حفاظتی انتظامات کے لئے انتہائی کارآ
ثابت ہوتا ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں۔ ایسا ہرگز نہیں ہے اور اگر آپ اس بارے
جانتے ہیں تو آپ کی تسلی کے لئے بتا دیتا ہوں کہ اس لیبارٹری
دنیا کا سب سے طاقتور اور جدید ترین ماسٹر کمپیوٹر بی ایل سی۔ ڈا
تھری ہنڈرڈ مارکم سسٹم استعمال کیا جا رہا ہے۔ آپ اس بارے
اگر نہ جانتے ہوں تو ایکریمیا کے کسی ماہر سے پوچھ لیں۔ آپ کو ج
اس بارے میں تفصیل بتائی جائے گی تو آپ کو خود ہی اطمینان
جائے گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے جناب۔ آئی ایم سوری۔ اب میں مطم
ہوں"...... عمران نے معذرت خواہانہ لہجے میں کہا اور اس کے
ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر شرارت
مسکراہٹ ناچ رہی تھی۔

"آج لطف آیا اپنے آپ کو احمق سننے کا"...... عمران
مسکراتے ہوئے کہا اور میز پر موجود ہندسوں سے بھرا ہوا کاغذ پھا
اس نے اسے تہہ کر کے پرزوں میں تبدیل کیا اور پھر میز کے

پڑی ہوئی ردی کی ٹوکری میں پھینک دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے
جیب سے قلم نکالا اور ایک بار پھر کاغذ پر ہندسے لکھنے شروع کر دیئے
کافی دیر تک وہ ہندسے لکھتا رہا۔ پھر اس نے سب سے آخر میں موجود
ہندسوں کو کافی دیر تک غور سے دیکھا اور پھر اس نے رسیور اٹھایا اور
کاغذ پر موجود ہندسے پریس کرنے شروع کر دیئے۔ دوسری طرف سے
گھنٹی بجنے کی ہلکی سی آواز سنائی دی اور پھر یکلخت ایسی آواز آنا شروع ہو
گئی جیسے گھنٹی وقفے وقفے سے بجنے کی بجائے مسلسل اور بغیر کسی
وقفے کے بج رہی ہو۔ کچھ دیر تک گھنٹی بجتی رہی پھر یکلخت خاموشی
طاری ہو گئی اور عمران نے بجلی کی سی تیزی سے وہی نمبر دوبارہ پریس
کر دیئے جو اس نے پہلے پریس کئے تھے۔ نمبر پریس ہوتے ہی دوسری
طرف سے چند لمحے خاموشی طاری رہی پھر ہلکا سا دھماکہ سنائی دیا۔
ایسا دھماکہ جیسے کوئی غبارہ پھٹتا ہے اور اس کے ساتھ ہی لائن پر
خاموشی طاری ہو گئی تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر
تجسس کے تاثرات موجود تھے لیکن وہ خاموش بیٹھا رہا۔ تقریباً پانچ
منٹ بعد اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع
کر دیئے۔

"یس"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے ایک بار پھر
وہی کوڈ دوہرائے جو ہائٹ کال کرنے کے لئے دوہراتا تھا۔

"ڈاکٹر باب موجود نہیں ہیں۔ وہ ماسٹر کمپیوٹر روم میں گئے
ہیں"...... کوڈ مکمل ہوتے ہی دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"اوہ۔ کیا ہوا۔ کوئی خاص بات"...... عمران نے چونک کر ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے شدید پریشانی لاحق ہو گئی ہو۔

"پریشانی کی کوئی بات نہیں جناب۔ کمپیوٹر میں اچانک کوئی گڑبڑ ہو گئی تھی جسے ٹھیک کر دیا گیا ہے ورنہ تو آپ سے فون پر بات ہی نہ ہو سکتی۔ اب بہرحال کمپیوٹر ٹھیک ہو گیا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ میں پھر بات کر لوں گا"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر اب فاتحانہ چمک ابھر آئی تھی کیونکہ اس نے لیبارٹری کے اس ماسٹر کمپیوٹر کو وقتی طور پر آف کر دینے کا طریقہ ڈھونڈ لیا تھا۔ گو اس ٹائپ کا ماسٹر کمپیوٹر اپنے آپ کو خود ٹھیک بھی کر لیتا تھا لیکن عمران جانتا تھا کہ کتنا وقفہ اسے چاہئے اتنا بہرحال مل جائے گا لیکن اب مسئلہ تھا ہائٹ کا۔ اسے معلوم تھا کہ ہائٹ نے اب لیبارٹری کے ارد گرد خفیہ طور پر چیکنگ کرا دی ہے۔ اب اس نے عمران کو جاگرن قصبے میں تلاش نہیں کرنا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی بہرحال لیبارٹری پر ہی پہنچیں گے۔ عمران کافی دیر تک بیٹھا سوچتا رہا۔ پھر اس نے اس انداز میں سر جھٹکا جیسے وہ مزید نہ سوچنے کا فیصلہ کر چکا ہو۔ وہ اٹھا اور باتھ روم کی طرف بڑھ گیا تاکہ نیا میک اپ کر کے اور لباس بدل کر وہ یہاں سے نکل کر اوسیٹا کلب اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچ سکے۔

کمرے کا دروازہ کھلا تو کرسی پر بیٹھا ہوا ہائٹ بے اختیار چونک کر دروازے کی طرف دیکھنے لگا۔ کمرے میں داخل ہونے والا ایک نوجوان تھا۔

"کیا رہا سٹوارٹ"...... ہائٹ نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"وہ سب کمروں سے غائب ہو چکے ہیں باس اور ہوٹل والے بھی لاعلم ہیں۔ ان کا سامان بھی کمروں میں موجود نہیں ہے۔ سٹوارٹ نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو ہائٹ نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ انہوں نے نہ صرف میک اپ تبدیل کئے ہیں بلکہ لباس بھی تبدیل کر کے اور علیحدہ علیحدہ ہو کر نکلے ہیں۔ بہرحال انہوں نے لیبارٹری پہنچنا ہے"...... ہائٹ نے کہا۔

"لیکن باس۔ انہیں لیبارٹری کا کیسے علم ہو سکتا ہے۔ وہ تو انڈر

گراؤنڈ ہے"...... سٹوارٹ نے کہا۔

"انہیں علم ہے کہ لیبارٹری راسٹر فیلڈ کے علاقے میں ہے۔ عمران جس کا نام ہے اس سے ایسی لیبارٹریاں چھپی نہیں رہ سکتیں۔ وہ ہوا کو سونگھ کر بتا دیتا ہے کہ لیبارٹری کہاں ہے"۔ہائٹ نے کہا۔ ظاہر ہے وہ سٹوارٹ کو یہ تو نہیں بتا سکتا تھا کہ اس نے خو عمران کو لیبارٹری کے بارے میں بتایا ہے۔

"تو پھر باس۔ اب کیا حکم ہے"...... سٹوارٹ نے کہا۔

"ہم نے انہیں اب قصبے میں تلاش نہیں کرنا۔ سمجھے ۔ عمران او پاکیشیا سیکرٹ سروس انتہائی تیز رفتاری سے اپنے ٹارگٹ پر کا کرتے ہیں۔ اسے جیسے ہی ٹارگٹ کے بارے میں معلومات مل جائیں یہ لوگ قطعاً وقت ضائع نہیں کرتے اس لئے وہ لامحالہ یہاں سے نکل کر جس قدر جلد ہوسکے لیبارٹری ہی پہنچیں گے اس لئے ا ہمیں ان کے خلاف جو کچھ بھی کرنا ہے لیبارٹری کے گرد ہی کر ہے"۔ہائٹ نے کہا۔

"لیکن باس۔ لیبارٹری کے حفاظتی انتظامات جو آپ نے بتا ہیں ان کی موجودگی میں تو یہ لوگ کسی طرح بھی لیبارٹری داخل ہونا تو ایک طرف لیبارٹری کے قریب بھی نہیں پھٹک سکتے جیسے ہی انہوں نے ریڈ لائن کراس کی یہ پلک جھپکنے میں خود بخود ج کر راکھ ہو جائیں گے اور دوسری بات یہ کہ لیبارٹری انڈر گرا ہے۔ فرض کیا یہ لوگ وہاں پہنچ بھی جائیں تو کیا کریں گے

لیبارٹری پر تو ایٹم بم بھی اثر نہیں کر سکتا اور ان کے پاس تو عام اسلحہ ہی ہو گا"...... سٹوارٹ نے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے لیکن یہ بات عمران اور اس کے ساتھیوں کو بھی معلوم ہے۔ اس کے باوجود وہ لوگ یہاں پہنچ گئے ہیں تو لامحالہ انہوں نے لیبارٹری تباہ کرنے کا کوئی نہ کوئی پلان بنایا ہو گا"...... ہائٹ نے کہا۔

"لیکن ایسا کوئی پلان ممکن ہی نہیں ہے باس"...... سٹوارٹ نے کہا۔

"ہاں۔ بظاہر تو واقعی ممکن نہیں ہے لیکن سیکرٹ ایجنٹ وہی کہلاتے ہیں جو ناممکن کو ممکن بنالیں۔ میں نے خود ایسے کئی ناممکن کو ممکن بنایا ہوا ہے۔ اب ہمیں اس انداز میں سوچنا چاہئے کہ اگر اس لیبارٹری کو تباہ کرنے کا ٹارگٹ ہمارے پاس ہوتا اور ہمارے پاس عام اسلحہ ہوتا اور لیبارٹری کے حفاظتی انتظامات اس قسم کے ہوتے تو ہم کیا پلان بناتے"...... ہائٹ نے کہا تو سٹوارٹ بے اختیار چونک پڑا۔

"یس باس۔ پھر تو واقعی کوئی نہ کوئی پلان بنانا ہی پڑتا"۔ سٹوارٹ نے کہا تو ہائٹ بے اختیار مسکرا دیا۔

"اسی انداز میں عمران پلان سوچے گا۔ اب سوچو کہ وہ کیا پلان بنا سکتا ہے۔ سب حالات و واقعات اور عمران کی سائنس دان کھوپڑی کو ذہن میں رکھ کر سوچو"...... ہائٹ نے مسکراتے ہوئے

کہا تو سٹوارٹ نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اس کی پیشانی پر شکنیں سی ابھر آئی تھیں۔ سٹوارٹ واقعی سوچ رہا تھا جبکہ ہائٹ خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

"سوری باس۔ فوری طور پر تو میرے ذہن میں کوئی پلان نہیں رہا"...... کچھ دیر بعد سٹوارٹ نے کہا۔

"حالات ہی ایسے ہیں حالانکہ تم بھی بلیک ایجنسی کے خاصے معروف اور ذہین ایجنٹ ہو لیکن موجودہ حالات واقعی عام حالات سے ہٹ کر ہیں۔ بہرحال میں نے ایک پلان سوچا ہے۔ وہ میں تمہیں بتا دیتا ہوں پھر اس پر کھل کر ڈسکس کر لیں گے"...... ہائٹ نے کہا۔

"یس باس"...... سٹوارٹ نے کہا۔

"جب تک لیبارٹری کے حفاظتی انتظامات آف نہ کئے جائیں تب تک لیبارٹری میں داخل نہیں ہوا جا سکتا اور جب تک لیبارٹری میں داخل نہ ہوا جائے تب تک لیبارٹری کو تباہ نہیں کیا جا سکتا ٹھیک"...... ہائٹ نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... سٹوارٹ نے جواب دیا۔

"اب اصل بات یہ ہے کہ لیبارٹری کے حفاظتی انتظامات کیسے آف کئے جائیں۔ جہاں تک مجھے اطلاعات ملی ہیں عمران کو لیبارٹری کا خصوصی فون نمبر بھی معلوم ہے اور ڈاکٹر باب کے بارے میں بھی معلوم ہے۔ وہ وہاں ڈریک یا سپیشل ایجنسی کے چیف جیفرے ڈیفنس سیکرٹری یا کسی بھی اعلیٰ آفیسر کی آواز میں ڈاکٹر باب سے

بات کر سکتا ہے اور"...... ہائٹ نے کہا۔ وہ اپنی بات ایک بار پھر چبا گیا تھا۔

"ایک منٹ باس۔ یہ انتہائی جدید ترین لیبارٹری ہے۔ وہاں لازماً وائس چیکنگ کمپیوٹر ہو گا۔ پھر عمران ایسا کیسے کر سکتا ہے"۔ سٹوارٹ نے کہا۔

"ہاں۔ لازماً ہو گا لیکن اب دیکھو۔ میں بھی وہاں ڈاکٹر باب سے کئی بار بات کر چکا ہوں۔ میری آواز ظاہر ہے وہاں کمپیوٹر میں پہلے سے فیڈ نہیں ہو گی۔ ایسے ہی بہت سے لوگ ہوں گے جن کی آواز چیکنگ میموری میں فیڈ نہیں ہو گی اور اگر عمران نے ایسی آواز کی نقل کی تو واقعی چیکنگ کمپیوٹر اسے چیک نہ کر سکے گا"...... ہائٹ نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ واقعی ٹھیک ہے پھر"...... سٹوارٹ نے کہا۔

"عمران بے حد ذہین آدمی ہے۔ وہ لازماً ڈاکٹر باب کو چکر دے کر ایسا انتظام کرا سکتا ہے کہ حفاظتی انتظامات آف کرا دے۔ وہ ماسٹر کمپیوٹر میں ڈاکٹر باب کے ذریعے ایسی گڑبڑ کرا سکتا ہے کہ حفاظتی انتظامات آف ہو جائیں"...... ہائٹ نے کہا۔

"نہیں باس۔ ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے"...... سٹوارٹ نے کہا۔

"ایسی ہی باتوں کو جو ناممکن ہوں عمران ممکن بنا لیا کرتا ہے"۔ ہائٹ نے کہا۔

"چلیں میں نے تسلیم کیا کہ ایسا ہو گا۔ اب لیبارٹری کا خفیہ

راستہ تو نہیں کھل سکتا۔ پھر عمران اور اس کے ساتھی اندر کیسے جائیں گے"....... سٹوارٹ نے کہا۔

" ہاں۔ یہ پوائنٹ سوچنے کا ہے۔ چلو فرض کر لیں کہ وہ اس بارے میں معلومات بھی حاصل کر لیتا ہے اور اس کے پاس ایسا اسلحہ بھی ہے کہ وہ گیٹ کھول لیتا ہے۔ پھر"....... ہائٹ نے کہا۔

" پھر تو واقعی لیبارٹری تباہ ہو سکتی ہے"....... سٹوارٹ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" اب ہم نے اس پلان کو فیل کرنا ہے اور عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک بھی کرنا ہے۔ اب یہ سوچو کہ ہمیں کیا کرنا چاہئے"۔ہائٹ نے کہا۔

" باس یہی ہو سکتا ہے کہ ہم اس پہاڑی کے گرد پکٹنگ کریں اور عمران اور اس کے ساتھی چاہے حفاظتی انتظامات آف کیوں نہ کر لیں انہیں باہر ہی شکار کر لیا جائے"....... سٹوارٹ نے کہا۔

" اس علاقے کا تفصیلی نقشہ لے آئے ہو۔ میں نے تمہیں کہا تھا"....... ہائٹ نے کہا۔

" یس باس۔ لے آیا ہوں"....... سٹوارٹ نے کہا اور جیب سے ایک تہہ شدہ نقشہ نکال کر اس نے کھولا اور کرسیوں کے درمیان موجود میز پر رکھ دیا۔

" یہ دیکھئے۔ یہ ہے راسٹر فیلڈ اور یہاں ہے لیبارٹری اور یہاں تک اس لیبارٹری کے حفاظتی انتظامات ہیں"....... ہائٹ نے جیب

سے بال پوائنٹ نکال کر باقاعدہ نقشے پر نشانات لگاتے ہوئے کہا۔

" یس باس"....... سٹوارٹ نے کہا۔

" تم نے یہ سارا علاقہ چیک کیا ہوا ہے اس لئے تم میری بات آسانی سے سمجھ لو گے۔ اب ہم نے ایسی جگہوں پر پکٹنگ کرنی ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی کسی بھی طرف سے آئیں ہم انہیں نہ صرف چیک کر سکیں بلکہ انہیں ہلاک بھی کر سکیں اور سب سے اہم بات یہ کہ وہ لوگ ہمیں چیک بھی نہ کر سکیں"....... سٹوارٹ نے کہا۔

" باس۔ ہمیں یہاں کسی جگہ بہرحال چیکنگ سپاٹ بنانا ہو گا تاکہ ہم دن کو دوربینوں سے اور رات کو نائٹ ٹیلی سکوپ کی مدد سے چاروں طرف چیکنگ کر سکیں"....... سٹوارٹ نے کہا۔

" ہاں۔ لیکن یہاں پہاڑیاں بالکل سپاٹ اور سیدھی ہیں اور ان کی نوکیں پنسل کی نوک جیسی ہیں اس لئے اونچائی پر کوئی چیکنگ سپاٹ بنایا ہی نہیں جا سکتا اور گہرائی میں چیکنگ سپاٹ بنانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے"....... ہائٹ نے کہا تو سٹوارٹ نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

" تو پھر باس کیا کیا جائے"....... سٹوارٹ نے کہا۔

" راسٹر فیلڈ سے ملحقہ لارڈ فیلڈ ایسا علاقہ ہے جہاں درخت بھی موجود ہیں اور وہاں سیاحوں کے لئے خصوصی انتظامات بھی ہیں۔ اگر ہم ایسا کوئی درخت تلاش کر لیں جو راسٹر فیلڈ سے ملحقہ ہو اور اتنا بلند ہو کہ اس پر سے ہر طرف چیکنگ کی جا سکے تو کسی کو اس کا خیال

تک نہ آئے گا جبکہ ہمارے ساتھی وہاں کسی کریک میں چھپے ہوئے موجود ہوں گے اور پھر جیسے ہی عمران اور اس کے ساتھی کسی بھی طرف سے کسی بھی انداز میں آئیں گے تو اچانک ان پر میزائل فائر کر کے ان کا یقینی خاتمہ کر سکتے ہیں"...... ہائٹ نے کہا تو سٹوارٹ نے اثبات میں سرہلادیا۔

"لیکن باس۔ بہرحال اس اطلاع کے لئے ہمیں ٹرانسمیٹر استعمال کرنا ہو گا اور لیبارٹری کے اندر موجود طاقتور آلات اس کال کو کیچ کر لیں گے اور ہو سکتا ہے کہ وہ ہمیں دشمن سمجھ کر کسی حربے سے اڑا دیں۔ پھر"...... سٹوارٹ نے کہا

"ہاں۔ تم نے اچھا پوائنٹ سوچا ہے۔ اس کے لئے ہمیں ایکس ایل ٹی ٹرانسمیٹر استعمال کرنا ہو گا۔ اس کا سیٹ میرے پاس ہے۔ اسے کسی صورت کہیں سے بھی چیک نہیں کیا جا سکتا"...... ہائٹ نے کہا۔

"یس باس۔ ٹھیک ہے۔ لیکن یہ چیکنگ ہمیں کب تک کرنی ہو گی"...... سٹوارٹ نے کہا۔

"جب تک عمران اور اس کے ساتھی ختم نہیں ہو جاتے ہم شفٹوں میں درخت پر ڈیوٹی دیں گے اور وہاں پہاڑیوں میں ہمارے گروپ کے پاس اسلحے کے ساتھ ساتھ کھانے پینے کی اشیاء کے ڈبے اور پانی کی بوتلیں بھی موجود ہوں گی"...... ہائٹ نے کہا تو سٹوارٹ نے اثبات میں سرہلادیا۔

"اوکے۔ آؤ اب چل کر اس کا انتظام کریں"...... ہائٹ نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ایک اور بات باس"...... اچانک سٹوارٹ نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اچانک اسے کوئی خیال آیا ہو۔

"ہاں۔ بولو کیا بات ہے۔ کھل کر بات کرو"...... ہائٹ نے کہا۔

"اگر عمران اور اس کے ساتھیوں نے کوئی اور پلاننگ کر لی کہ ہم چیک ہی نہ کر سکے تو پھر تو ہم وہاں بیٹھے انتظار ہی کرتے رہ جائیں گے اس لئے کیوں نہ ہم دو گروپوں میں کام کریں۔ ایک گروپ انہیں یہاں جاگرن میں تلاش کرے اور دوسرا وہاں لیبارٹری پر کام کرے"...... سٹوارٹ نے کہا۔

"جب میں نے تمہیں بتا دیا ہے کہ اسے راسٹر فیلڈ کے بارے میں معلوم ہے تو پھر لامحالہ عمران بغیر کوئی وقت ضائع کئے وہاں پہنچ جائے گا اس لئے اس کو قصبہ جاگرن میں تلاش کرنا وقت ضائع کرنے کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے"...... ہائٹ نے کہا۔

"لیکن باس۔ راسٹر فیلڈ تو کافی وسیع علاقہ ہے اور لیبارٹری تو محدود جگہ پر ہے اور خاص طور پر لیبارٹری کو باہر سے کیسے ٹریس کیا جا سکتا ہے۔ البتہ یہ تو ہو سکتا ہے کہ ہماری وہاں موجودگی کی کسی طرح اطلاع عمران تک پہنچ گئی تو پھر وہ ہماری وجہ سے لیبارٹری کے خاص علاقے کو آسانی سے ٹریس کر لے گا"...... سٹوارٹ نے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے لیکن ہم بھی لیبارٹری سے باہر موجود ہوں گے اور اگر وہ ہماری وجہ سے وہاں آیا تو تب پھر ہمارا مشن خودبخود پورا ہو جائے گا۔ ہمارا مشن ان لوگوں کا خاتمہ کرنا ہی تو ہے"...... ہائٹ نے کہا تو سٹوارٹ نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"ٹھیک ہے باس۔ اب میں مطمئن ہوں"...... سٹوارٹ نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا تو ہائٹ مسکراتا ہوا اٹھا اور پھر وہ دونوں ہی بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

اوسیٹا کلب کا ہال تقریباً آدھے سے زیادہ خالی تھا۔ وہاں مقامی افراد تو کم تھے البتہ مختلف ممالک کے سیاحوں کی تعداد زیادہ نظر آ رہی تھی۔ صالحہ جولیا، تنویر، صفدر اور کیپٹن شکیل بھی ایکریمی میک اپ میں ایک کونے میں موجود تھے۔ ان سب کے سامنے ہاٹ کافی کے برتن رکھے ہوئے تھے اور وہ سب آہستہ آہستہ کافی سپ کرنے میں مصروف تھے۔ ان سب نے اپنے اپنے طور پر میک اپ کیا تھا اور پھر لباس وغیرہ تبدیل کر کے علیحدہ علیحدہ یہاں پہنچے تھے لیکن ظاہر ہے میک اپ کے باوجود وہ ایک دوسرے کو آسانی سے پہچان سکتے تھے اس لئے وہ سب یہاں اکٹھے ہو گئے تھے اور اب انہیں عمران کے پہنچنے کا انتظار تھا۔

"عمران نجانے اپنے آپ کو کیا سمجھتا ہے۔ بعض اوقات تو میرا دل چاہتا ہے کہ اسے اس کی اوقات بتا دوں"...... اچانک تنویر نے

بڑبڑانے کے سے انداز میں کہا لیکن اس کے الفاظ واضح تھے اس لئے سب نے آسانی سے سن لئے۔

"کیا مطلب۔ یہ کیا کہہ رہے ہو تم"...... جولیا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں تمہاری وجہ سے ایسا کہہ رہا ہوں۔ اگر تم نے لفظ پوجا محاورے کے طور پر استعمال کر ہی لیا تھا تو اس میں اتنا غصے میں آنے کی کیا بات تھی"...... تنویر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب بہت کم غصے میں آتے ہیں لیکن جب وہ غصے میں آتے ہیں تو اتنی معمولی بات پر کہ آدمی حیران رہ جاتا ہے"...... اس بار صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ بعض اوقات خواہ مخواہ غصہ دکھانا شروع کر دیتا ہے۔ میں نے گالی تو نہیں دے دی تھی اسے"...... جولیا نے بھی بگڑے ہوئے لہجے میں کہا تو تنویر کے چہرے پر یکلخت چمک سی آ گئی تھی۔

"عمران صاحب ایسے معاملات میں بے حد حساس واقع ہوئے ہیں۔ وہ ایسے الفاظ بھی اپنے بارے میں پسند نہیں کرتے جن سے ان کے ایمان پر کوئی معمولی سا بھی حرف آتا ہو۔ اب تم خود دیکھو۔ پوجا کا لفظ خاص طور پر بتوں کے سامنے سر جھکانے کے لئے استعمال ہوتا ہے اس لئے عمران صاحب پوجا کے لفظ کو محاورے میں بھی برداشت نہیں کر سکے"...... صفدر نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"مس جولیا نے کب اس کے ایمان پر ضرب لگائی تھی اور اب

اس کا ایمان ایسا کچا بھی نہیں ہے کہ ایک لفظ سے ٹوٹ جائے ا"...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب چونکہ اکثر شیطان اور اس کی ذریات کے خلاف ام کرتے رہتے ہیں اس لئے وہ ایسے الفاظ سے الرجک رہتے ہیں اور پ لوگ یقین نہیں کریں گے کہ ایسے الفاظ واقعی انہیں شدید نصان پہنچا سکتے ہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"کیا مطلب۔ یہ کیا کہہ رہے ہو تم"...... تنویر نے چونک کر یرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں۔ مجھے عمران صاحب نے ایک بار خود یک مثال دے کر بات سمجھائی تھی اور انہوں نے بتایا تھا کہ انہیں مثال سید چراغ شاہ صاحب نے سمجھائی تھی۔ انہوں نے بتایا تھا کہ یک آدمی زمین پر چل رہا ہوتا ہے جبکہ دوسرا آدمی تنے ہوئے رسے پر ل رہا ہوتا ہے۔ چل دونوں ہی رہے ہوتے ہیں لیکن ظاہر ہے تنے ئے رسے پر چلنے والے آدمی کو زمین پر چلنے والے آدمی سے کہیں یادہ محتاط رہنا پڑتا ہے۔ معمولی سی غفلت سے وہ نیچے گر سکتا ہے اور ے بڑی چوٹ لگ سکتی ہے اور بقول ان کے جو لوگ شیطان اور ں کی ذریات کے خلاف کام کرتے ہیں وہ عام آدمی نہیں رہ جاتے وہ تنے ہوئے رسے پر چلنے والوں میں شامل ہو جاتے ہیں اور منہ نکالا ہوا ایک غلط لفظ انہیں شدید ترین نقصان بھی پہنچا سکتا "...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"مثال تو واقعی دل کو لگتی ہے۔ بہرحال اچھا ہوا کہ تم نے مثال دے کر مجھے سمجھا دیا ہے۔ اب میں خود بھی اس بارے میں محتاط رہوں گی"...... جولیا نے کہا تو تنویر نے ہونٹ بھینچ لئے۔

"عمران صاحب نجانے کہاں رہ گئے ہیں۔ اب تک تو انہیں آ جانا چاہئے"...... صالحہ نے کہا۔

"ہائٹ کو تلاش کرتا پھر رہا ہو گا حالانکہ اس ہائٹ پر قابو پا لیا گیا تھا لیکن عمران خود ہی اسے زندہ چھوڑ کر آ گیا۔ نجانے اسے کیا دلچسپی ہے دشمنوں کو زندہ رکھنے کی"...... تنویر نے کہا۔

"عمران کے ہر کام کے پیچھے کوئی نہ کوئی مقصد ہوتا ہے تنویر۔ بظاہر جو کام ہمیں احمقانہ نظر آتا ہے اس کے پیچھے باقاعدہ ایک سوچا سمجھا مقصد ہوتا ہے اس لئے اگر عمران نے ہائٹ کو زندہ چھوڑ دیا ہے تو لازماً اس کے پیچھے کوئی خاص مقصد ہو گا"...... صفدر نے کہا۔

"مقصد کیا ہونا ہے۔ بس یہی احساس کہ میں جب چاہوں اس پر قابو پا سکتا ہوں حالانکہ بعض اوقات دشمنوں پر رحم کھانا اپنے آپ پر ظلم کرنے کے مترادف ہوتا ہے"...... تنویر نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی کیپٹن شکیل نے گیٹ کی طرف دیکھتے ہوئے ہاتھ اٹھا کر اشارہ کیا تو وہ سب چونک کر گیٹ کی طرف دیکھنے لگے۔

"عمران صاحب ہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیا کیونکہ گیٹ پر واقعی عمران نئے میک اپ میں

موجود تھا۔ کیپٹن شکیل کے اشارہ کرنے پر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہال کے اس کونے کی طرف آ گیا جہاں اس کے ساتھی موجود تھے۔

"بڑی دیر لگا دی تم نے۔ کیا سو گئے تھے"...... جولیا نے کہا۔

"جس کے نصیب سو گئے ہوں اس نے خود کیا سونا ہے"۔ عمران نے بڑے مایوسانہ لہجے میں کہا تو سب ساتھی بے اختیار مسکرا دیئے۔

"بکواس مت کرو۔ سیدھی طرح بات کا جواب دیا کرو"۔ جولیا نے اسے ڈانٹتے ہوئے کہا۔

"یس مس"...... عمران نے ایسے لہجے میں کہا جیسے بچے اپنی نانی کو جواب دیتے ہیں تو عمران کے اس انداز پر سب بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے حتیٰ کہ جولیا بھی بے اختیار ہنس پڑی تھی۔

"عمران صاحب اب"...... صفدر نے بات شروع کی۔

"سوری جناب۔ میرا نام مائیکل ہے"...... عمران نے صفدر کی بات کاٹتے ہوئے کہا تو نہ صرف صفدر بلکہ باقی ساتھی بھی بے اختیار چونک پڑے۔

"اوہ۔ اوہ۔ کیا مطلب۔ کیا یہاں بھی"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آئی ایم سوری مسٹر مائیکل۔ واقعی مجھے ماحول کا خیال رکھنا چاہئے تھا"...... صفدر نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"اس لئے تو کہہ رہا تھا کہ جس کے نصیب ہی سو گئے ہوں وہ کیا سو سکتا ہے۔ اب جسے اس قدر عام سی باتیں بھی بھول جائیں وہ بھلا

خطبہ نکاح کیسے یاد کر سکتا ہے"....... عمران نے کہا تو سب ایک پھر ہنس پڑے۔

"تم نے پھر وہی بکواس شروع کر دی۔ اب بتاؤ کیا کرنا ہے" جولیا نے ایک بار پھر ڈانٹنے کے سے انداز میں کہا۔ اس کا انداز بتا تھا کہ اس بار غصہ مصنوعی ہے۔

"کرنا کیا ہے۔ خطبہ یاد کرنا ہے۔ ویسے اگر تمہیں واقعی بھول جانے کی بیماری اس قدر شدید انداز میں لاحق ہے تو پھر یہ کام کس اور کے ذمے لگایا جا سکتا ہے۔ مثلاً مسٹر مارشل"....... عمران ۔ مارشل کا نام لیتے ہوئے تنویر کی طرف دیکھا۔

"مسٹر مائیکل۔ آپ نے یقیناً حفاظتی انتظامات کے سلسلے میں ک نہ کچھ سوچا ہو گا"....... تنویر کے بولنے سے پہلے ہی کیپٹن شکیل ۔ بات کرتے ہوئے کہا۔

"وہ تو میں نے سوچ لیا ہے مسٹر رابرٹ۔ لیکن اصل مسئلہ ہائٹ اور اس کے گروپ کا ہے"....... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اسی لئے تو میں ساتھیوں سے کہہ رہا تھا کہ اگر اس کا خاتمہ کر د جاتا تو یہ مسئلہ ہی پیدا نہ ہوتا"....... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اب تو ہائٹ سامنے ہے اور ہائٹ کے بارے میں مجھے معلوم ہے کہ وہ کس قسم کی کارروائی کرنے کا عادی ہے لیکن ہائٹ کی موت کے بعد اس کا گروپ کام کرتا اور اس گروپ کے بارے میں

مجھے کچھ علم نہیں ہے"....... عمران نے کہا۔

"تو آپ کو معلوم ہے کہ ہائٹ کس قسم کی کارروائی کرے گا تو آپ نے کیا پلان بنایا ہے"....... صفدر نے کہا۔

"پلان تو اس وقت بنایا جا سکتا ہے جب معلوم ہو کہ لیبارٹری کہاں ہے۔ ہائٹ سے صرف اتنا معلوم ہو سکا ہے کہ لیبارٹری راسٹر فیلڈ میں ہے لیکن راسٹر فیلڈ خاصا وسیع علاقہ ہے"....... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ تو پھر یہ بات بھی ہائٹ سے معلوم ہو سکتی تھی"۔ صالحہ نے کہا۔

"اس کا رابطہ لیبارٹری سے صرف فون پر ہے۔ وہ خود کبھی لیبارٹری نہیں گیا"....... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ نے یقیناً اس سلسلے میں کام کیا ہو گا"....... صفدر نے ایسے حتمی لہجے میں کہا جیسے اسے اپنی بات پر سو فیصد یقین ہو تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"تو تمہارا خیال ہے کہ میں نے علم نجوم سیکھ رکھا ہے کہ زائچہ بنایا اور لیبارٹری کا محل وقوع معلوم کر لیا"....... عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"علم نجوم کے ماہرین آپ کے سامنے کیا حیثیت رکھتے ہیں مسٹر مائیکل۔ مجھے یقین ہے کہ آپ نے نہ صرف فون نمبرز کے ذریعے اس علاقے کو مارک کر لیا ہو گا بلکہ مجھے یہ بھی یقین ہے کہ آپ نے

حفاظتی انتظامات کے سلسلے میں بھی کارروائی کر لی ہو گی"۔ صفد
نے ایک بار پھر پہلے جیسے یقین سے بات کرتے ہوئے کہا۔
"ہنری ٹھیک کہہ رہا ہے۔ ایسا ہو ہی نہیں سکتا کہ تم نے سارا کام نہ کیا ہو"...... جولیا نے بھی صفدر کی بات کی تائید کر ہوئے کہا۔
"کیا تمہیں بھی یقین ہے مارشل"...... عمران نے تنویر کی طر دیکھتے ہوئے کہا۔
"ہاں۔ سو فیصد یقین ہے کیونکہ تمہارا ذہن ایسے معاملات م بے حد تیز ہے"...... تنویر نے جواب دیا تو سب ساتھی بے اختی ہنس پڑے۔
"اور کن معاملات میں سست ہے"...... عمران نے مسکرا ہوئے کہا۔
"جن میں عقل استعمال ہوتی ہے"...... تنویر نے ترکی بہ تر جواب دیا تو ہال کا وہ کونہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔ تنویر ک اس انداز کے جواب پر عمران بھی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا تھا۔
"مسٹر مائیکل۔ لگتا ہے آپ کو کسی آدمی یا کسی کی طرف س کال کا انتظار ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔
"نہیں۔ مجھے رات ہونے کا انتظار ہے"...... عمران نے جواب دیا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔
"رات تو تقریباً ہو چکی ہے"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے م

"وہ پہاڑی علاقہ ہے اور وہاں درخت بھی نہیں ہیں اس لئے وہاں یسی گہری تاریکی نہیں ہو گی"...... عمران نے جواب دیا تو سب نے ثبات میں سر ہلا دیئے۔ اس دوران ویٹر نے عمران کے لئے بھی ہاٹ افی کے برتن لگا دیئے تھے اور جولیا نے ہاٹ کافی کی پیالی تیار کر کے س کے سامنے رکھ دی تھی اس لئے عمران باتیں کرنے کے ساتھ اتھ ہاٹ کافی بھی سپ کرتا جا رہا تھا۔
"لیکن مسٹر مائیکل۔ ہمارے پاس وہ مخصوص اسلحہ تو موجود ہیں ہے جس کی مدد سے ہم اپنا مشن مکمل کر سکیں گے"۔ کیپٹن کیل نے کہا۔
"اس کی فکر مت کرو۔ وہ مل جائے گا"...... عمران نے کہا اور پھر ی طرح وہ کافی دیر تک بیٹھے باتیں کرتے رہے۔ ہاٹ کافی کا ایک ر مزید چلایا گیا اور پھر جب رات کافی گہری ہو گئی تو عمران اٹھ کھڑا ا۔
"چلو اس مشن کو مکمل کر ہی لیں"...... عمران نے کہا تو سارے اتھی اٹھ کھڑے ہوئے۔ ان سب کے چہروں پر جوش و جذبے کے ثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

ہائٹ اور سٹوارٹ اپنے دس ساتھیوں کے ہمراہ راسٹر فیلڈ ۓ
مختلف حصوں میں بکھرے ہوئے تھے۔ہائٹ ایک چٹان کی اوٹ م
موجود تھا۔ اس کے پاس کھانے پینے کے سامان کے ڈبوں کے سا
ساتھ شراب کی بوتلیں اور ایک مخصوص ساخت کا ٹرانسمیٹر بھی رک
ہوا تھا۔ وہ چٹان سے پشت لگائے بڑے اطمینان بھرے انداز م
بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک اسے دائیں طرف ہلکا سا کھٹکا سنائی دیا تو
کسی کوبرے سانپ کی طرح بجلی سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے پا
لیکن دوسرے لمحے اس کے حلق سے ایک طویل سانس نکل گ
کیونکہ سامنے سے سٹوارٹ آتا دکھائی دے رہا تھا۔

" بچ گئے ہو سٹوارٹ ورنہ میرے ہاتھوں مارے جاتے ۔ تمہی
چاہیئے تھا کہ آواز دے دیتے "...... سٹوارٹ کے قریب پہنچنے پر ہائٹ
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اچھا۔ میں تو سمجھا تھا کہ آپ ریلکس ہوں گے کیونکہ بہرحال اطلاع تو ہمیں ٹرانسمیٹر پر ہی ملنی ہے "...... سٹوارٹ نے دوسری چٹان کی اوٹ میں ایک پتھر پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

" ضروری نہیں کہ ہمیں اطلاع ملے ۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس اچانک بھی ہمارے سروں پر پہنچ سکتی ہے "...... ہائٹ نے کہا تو سٹوارٹ بے اختیار ہنس پڑا۔

" باس ۔ کم از کم آپ مجھے مت ڈرایا کریں ۔ وہ لوگ انسان ہیں کوئی جن بھوت تو نہیں ہیں ۔ سلیمانی ٹوپیاں بچوں کی کہانیوں میں تو ملتی ہیں حقیقت میں نہیں "...... سٹوارٹ نے کہا تو ہائٹ بے اختیار ہنس پڑا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی ساتھ پڑے ہوئے ٹرانسمیٹر سے ہلکی سی سیٹی کی آواز سنائی دی تو سٹوارٹ اور ہائٹ دونوں چونک پڑے ۔ ہائٹ نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

" ہیلو ہیلو ۔ راسکر کالنگ ۔ اوور "...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی اور راسکر کی آواز میں کال سن کر ہائٹ اور سٹوارٹ دونوں کے چہروں کے عضلات بے اختیار کھنچ سے گئے کیونکہ راسکر ہی لارڈ فیلڈ کے آخر میں سب سے اونچے درخت پر موجود تھا اس لئے وہ دونوں سمجھ گئے تھے کہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں کوئی اطلاع دینے والا ہے۔

" یس ۔ ہائٹ اٹنڈنگ یو ۔ اوور "...... ہائٹ نے تیز لہجے میں کہا۔

"باس۔ کنتاما وادی میں ایک جیپ داخل ہوئی۔ سیاحوں کی جیپ ہے اور اس پر تھری ایس کمپنی کا مونوگرام بھی موجود ہے۔ جیپ میں دو عورتیں اور چار مرد سوار ہیں اور یہ سب ایکریمین ہیں اور یہ جاگرن قصبے کی طرف سے آنے والے راستے سے گزر کر کنتاما وادی میں داخل ہوئے ہیں۔ اوور"...... دوسری طرف سے تفصیلی رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"اس جیپ کا رخ کس طرف ہے۔ اوور"...... ہائٹ نے پوچھا۔

"جیسٹر فیلڈ کی طرف باس۔ اوور"...... راسکر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا جیپ کی ہیڈ لائٹس آن ہیں۔ اوور"...... ہائٹ نے پوچھا۔

"یس باس۔ اوور"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا تو ہائٹ تو ایک طرف سٹوارٹ کے چہرے کے عضلات بھی یکدم ڈھیلے پڑ گئے۔

"یہ ہمارے مطلوبہ لوگ نہیں ہو سکتے لیکن پھر بھی اسے نظروں میں رکھنا۔ اوور"...... ہائٹ نے کہا۔

"یس باس۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور ہائٹ نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"باس۔ یہ کون لوگ ہو سکتے ہیں جو رات کے وقت جیسٹر فیلڈ جا رہے ہیں۔ وہاں ایسا تو کوئی سپاٹ نہیں ہے جس میں سیاحوں کو کوئی دلچسپی ہو"...... سٹوارٹ نے کہا تو ہائٹ بے اختیار ہنس پڑا۔

"ہو سکتا ہے کہ انہیں اندھیری رات میں پہاڑیوں پر جیپ دوڑانا اچھا لگتا ہو"...... ہائٹ نے جواب دیا تو سٹوارٹ بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

"ویسے باس۔ میں تو خوش ہو گیا تھا کہ چلو انتظار ختم ہو رہا ہے لیکن جیپ کی ہیڈ لائٹس جلنے اور جیسٹر فیلڈ کی طرف جیپ کے رخ کا سن کر میری ساری امیدوں پر اوس پڑ گئی ہے۔ نجانے اب ہمیں کب تک انتظار کرنا ہو گا"...... سٹوارٹ نے کہا۔

"ہاں دیکھو۔ بہرحال کنتاما وادی اور جیسٹر فیلڈ دونوں ہی ہمارے ایریئے سے مختلف سائیڈوں میں ہیں اس لئے ہمیں اس جیپ سے کوئی دلچسپی نہیں ہو سکتی"...... ہائٹ نے جواب دیا لیکن پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز ایک بار پھر سنائی دینے لگی اور ہائٹ نے تیزی سے اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ راسکر کالنگ۔ اوور"...... راسکر کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ ہائٹ اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... ہائٹ نے کہا۔

"باس۔ جیپ نے اپنا رخ تبدیل کر لیا ہے۔ وہ اب جیسٹر فیلڈ کی بجائے راسٹر فیلڈ کے مغرب کی طرف بڑھی چلی جا رہی ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ہائٹ اور سٹوارٹ دونوں چونک پڑے۔

"اوہ۔ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ لوگ مشکوک ہو سکتے ہیں۔

اوور"...... ہائٹ نے تیز لہجے میں کہا۔

" یس باس۔ لیکن پہاڑیوں کی وجہ سے اب جیپ مجھے نظر آ
ہو گئی ہے البتہ آپ اسے پہاڑیوں سے چیک کر سکتے ہیں۔ اوو
دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ٹھیک ہے۔ ہم اسے چیک کر لیں گے۔ تم اپنی چیکنگ جا
رکھو۔ اوور اینڈ آل"...... ہائٹ نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے ا
نے تیزی سے اس پر ایک اور فریکونسی ایڈجسٹ کی اور پھر بٹن آن
دیا۔

" ہیلو ہیلو۔ ہائٹ کالنگ۔ اوور"...... ہائٹ نے بار بار کال د
ہوئے کہا۔

" یس باس۔ روگر اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ا
مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

" روگر تمہارے پوائنٹ کی طرف ایک جیپ آ رہی ہے۔ تم
اسے چیک کرنا ہے اور مجھے فوراً رپورٹ دینی ہے۔ اوور"...... ہائ
نے کہا۔

" یس باس۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس ک
ساتھ ہی ہائٹ نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

" باس۔ اگر یہ عمران اور اس کے ساتھی ہیں تو یہ اس انداز مي
کیوں جا رہے ہیں۔ کیا انہیں معلوم ہو چکا ہے کہ ہم یہاں موجو
ہیں"...... سٹوارٹ نے کہا۔

" جہاں عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس ہو وہاں سب کچھ ہو سکتا
ہے اس لئے ہمیں ہر طرف سے محتاط رہنا پڑے گا"...... ہائٹ نے
جواب دیا اور پھر چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر کی سیٹی پھر بج اٹھی تو ہائٹ
نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

" ہیلو ہیلو۔ روگر کالنگ۔ اوور"...... روگر کی آواز سنائی دی۔

" یس۔ ہائٹ اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... ہائٹ نے تیز لہجے میں کہا۔

" باس۔ جیپ میرے پوائنٹ سے تقریباً دو کلومیٹر کے فاصلے پر
رک گئی ہے۔ اس میں دو ایکریمین عورتیں اور چار ایکریمی مرد سوار
ہیں۔ یہ سب جیپ سے باہر آ گئے ہیں۔ ان میں سے تین مردوں کی
پشت پر سیاہ رنگ کے تھیلے لدے ہوئے ہیں اور وہ میری مشرق کی
سمت آگے بڑھ رہے ہیں۔ جیپ وہیں موجود ہے۔ اوور"۔ روگر نے
رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

" کیا ان کے ہاتھوں میں گنیں یا کوئی اسلحہ موجود ہے۔ اوور"۔
ہائٹ نے تیز لہجے میں کہا۔

" نو سر۔ وہ سب خالی ہاتھ ہیں البتہ ایک آدمی کے ہاتھ میں ایک
سیاہ رنگ کا چھوٹا سا ریموٹ کنٹرول نما آلہ موجود ہے۔ اوور"۔ روگر
نے کہا۔

" تمہارے پوائنٹ پر کتنے آدمی موجود ہیں۔ اوور"...... ہائٹ نے
پوچھا۔

" مجھ سمیت تین ہیں باس۔ اوور"...... روگر نے جواب دیا۔

"تم محتاط رہو اور انہیں چیک کرتے رہو۔ میں اور سٹوارٹ تمہارے پاس پہنچ رہے ہیں۔ اوور اینڈ آل"...... ہائٹ نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"آؤ سٹوارٹ۔ میرا خیال ہے کہ یہ لوگ عمران اور اس کے ساتھی ہیں۔ آؤ ہمیں چیک کرنا پڑے گا"...... ہائٹ نے کہا۔

"باس۔ روگر اور اس کے ساتھی بلندی پر ہیں۔ وہ انہیں آسانی سے ہلاک کر سکتے ہیں۔ چیکنگ کیا کرنی ہے"...... سٹوارٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"احمق تو نہیں ہو گئے۔ فائرنگ کی آوازوں سے پورا علاقہ گونج اٹھے گا اور وہ لوگ جہاں بھی ہوں گے چونک پڑیں گے۔ ہم نے انہیں ویسے ہی کور کرنا ہے"...... ہائٹ نے کہا تو سٹوارٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے چٹانوں کی اوٹ لیتے ہوئے آگے بڑھے چلے جا رہے تھے اور پھر دس منٹ بعد وہ ایک چٹان کے قریب پہنچ گئے۔ جہاں روگر سمیت ان کے گروپ کے تین افراد موجود تھے۔

"کیا رپورٹ ہے"...... ہائٹ نے کہا۔

"باس۔ وہ سب یہاں سے تقریباً پانچ سو گز کے فاصلے پر رک گئے ہیں اور ابھی تک وہیں ہیں"...... روگر نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ اس کے گلے میں انتہائی جدید ترین اور طاقتور نائٹ ٹیلی سکوپ موجود تھی۔

"کون سی چٹان کے پاس ہیں وہ لوگ۔ نشاندہی کرو"۔ ہائٹ نے اپنے گلے میں موجود نائٹ ٹیلی سکوپ کو آنکھوں سے لگاتے ہوئے کہا تو سٹوارٹ نے بھی اپنے گلے میں موجود نائٹ ٹیلی سکوپ آنکھوں سے لگا لیا جبکہ روگر نے بھی نائٹ ٹیلی سکوپ آنکھوں سے لگائی اور پھر اس نے چٹانوں کی نشاندہی شروع کر دی۔ ہائٹ ساتھ ساتھ پوچھتا جا رہا تھا اور پھر ان کی نظریں ایک اونچی سی چٹان پر پہنچ کر رک گئیں۔ روگر کے مطابق وہ سب ایکریمی اس چٹان کے پیچھے موجود تھے۔

"سٹوارٹ تم دو آدمی ساتھ لے کر احتیاط سے چلتے ہوئے سائیڈ سے ان کے عقب میں جاؤ اور محفوظ فاصلے پر پہنچ کر ٹرانسمیٹر پر مجھے رپورٹ دو کہ یہ لوگ کیا کر رہے ہیں لیکن میرے حکم کے بغیر تم نے کوئی حرکت نہیں کرنی"...... ہائٹ نے کہا۔

"یس باس"...... سٹوارٹ نے نائٹ ٹیلی سکوپ آنکھوں سے ہٹاتے ہوئے کہا اور پھر وہاں موجود روگر کے دو ساتھیوں کو اشارے سے اپنے پیچھے آنے کا کہہ کر وہ تیزی سے آگے بڑھتا چلا گیا جبکہ ہائٹ اور روگر دونوں مسلسل اس چٹان کو ہی چیک کر رہے تھے لیکن ان کے قریب کسی قسم کی کوئی حرکت نظر نہ آ رہی تھی۔ یوں محسوس ہوتا تھا جیسے یہ لوگ وہاں پہنچ کر اچانک کہیں غائب ہو گئے ہوں۔

"یہ وہاں کیا کر رہے ہیں۔ کوئی حرکت تک نظر نہیں آ رہی"۔

ہائٹ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"معلوم نہیں باس"...... روگر نے جواب دیا اور پھر تقریباً پندرہ منٹ بعد ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز سنائی دی تو ہائٹ نے نائٹ ٹیلی سکوپ کو آنکھوں سے ہٹا کر گلے میں ڈالا اور ٹرانسمیٹر اٹھا کر اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو سٹوارٹ کالنگ۔ اوور"...... سٹوارٹ کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ہائٹ اٹنڈنگ یو۔اوور"...... ہائٹ نے کہا۔

"وہاں چٹان کے پاس کوئی آدمی موجود نہیں ہے باس۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ہائٹ بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ کہاں غائب ہو گئے ہیں وہ۔اوور"...... ہائٹ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں کیا کہہ سکتا ہوں باس۔اگر آپ کہیں تو میں اس چٹان کے قریب جا کر انہیں چیک کروں۔اوور"...... سٹوارٹ نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن احتیاط کرنا۔ ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ کہیں چھپے ہوئے ہوں۔اوور"...... ہائٹ نے کہا۔

"یس باس۔اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور ہائٹ نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ پھر ہائٹ نے ٹرانسمیٹر نیچے رکھ کر ایک بار پھر نائٹ ٹیلی سکوپ آنکھوں سے لگا لی اور پھر کچھ دیر بعد اسے تین آدمی اس چٹان کے قریب آتے دکھائی دیئے۔ قریب

آنے پر وہ انہیں پہچان گیا کہ یہ سٹوارٹ اور اس کے ساتھی ہیں۔ چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر ایک بار پھر جاگ اٹھا تو ہائٹ نے ٹرانسمیٹر اٹھا کر اسے آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ سٹوارٹ کالنگ۔ اوور"...... سٹوارٹ کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا ہوا ہے۔ کہاں ہیں وہ لوگ۔ اوور"...... ہائٹ نے کہا۔

"باس۔یہاں کوئی آدمی موجود نہیں ہے اور نہ ہی یہاں کوئی غار یا کریک ہے۔اوور"...... سٹوارٹ نے جواب دیا۔

"تو پھر وہ لوگ کہاں گئے۔ اوور"...... ہائٹ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس۔اب یہی کہا جا سکتا ہے کہ وہ لوگ یہاں سے کسی اور طرف نکل گئے ہیں جبکہ روگر ان کو چیک نہیں کر سکا۔ اوور"۔ سٹوارٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔وہ جیپ موجود ہے یا نہیں۔اوور"...... ہائٹ نے کہا۔

"وہ تو موجود ہے باس۔ میں نے خود دیکھی ہے۔ اوور"۔ سٹوارٹ نے جواب دیا۔

"تو تم اپنے ساتھیوں کے ساتھ اس جیپ تک پہنچو۔ اس کی تلاشی بھی لو اور اس میں کوئی ایسی خرابی پیدا کر دو کہ وہ چل ہی نہ سکے۔ پھر اپنے ایک آدمی کو وہاں چھوڑ کر تم واپس آجاؤ۔ جب یہ

لوگ وہاں پہنچیں گے تو ہمیں اطلاع مل جائے گی پھر ہم انہیں پکڑ کر ساری بات معلوم کر لیں گے کیونکہ مجھے اب خیال آ رہا ہے کہ ہو سکتا ہے کہ یہ ہمارے لئے کوئی ٹریپ نہ ہو کہ ہم ادھر متوجہ ہو جائیں اور اصل گروپ اپنا کام کر جائے۔ اوور"...... ہائٹ نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ ٹھیک ہے۔ اوور"...... سٹوارٹ نے جواب دیا تو ہائٹ نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"تم چیکنگ کرتے رہو گے۔ میں واپس اپنے پوائنٹ پر جا رہا ہوں۔ سٹوارٹ آئے تو اسے کہنا کہ وہ اپنے پوائنٹ پر چلا جائے"۔ ہائٹ نے روگر سے کہا۔

"یس باس۔ لیکن میں سوچ رہا ہوں کہ یہ لوگ کیسے اور کہاں غائب ہو سکتے ہیں"...... روگر نے کہا۔

"جہاں بھی ہوں گے بہرحال وہ واپس جیپ تک تو پہنچیں گے۔ پھر انہیں دیکھ لیا جائے گا"...... ہائٹ نے کہا اور ٹرانسمیٹر اٹھائے وہ تیز تیز قدم اٹھاتا واپس اپنے پوائنٹ پر پہنچ گیا۔ وہاں اسے پہنچے نصف گھنٹہ ہوا تھا کہ اچانک ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز سنائی دینے لگی۔ اس نے ٹرانسمیٹر اٹھا کر اسے آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ سٹوارٹ کالنگ۔ اوور"...... سٹوارٹ کی پرجوش آواز سنائی دی۔

"یس۔ ہائٹ بول رہا ہوں۔ اوور"...... ہائٹ نے جواب دیتے

ہوئے کہا۔

"باس۔ یہ سب افراد چیک کر لئے گئے ہیں۔ یہ اسی چٹان کے قریب سے اچانک نمودار ہوئے اور پھر واپس اپنی جیپ کی طرف بڑھنے لگے۔ میں ایک آدمی سمیت وہیں رک گیا تھا۔ اب یہ لوگ جیپ کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ ویسے یہ سب میری رینج میں ہیں اگر آپ اجازت دیں تو میں انہیں آسانی سے گرا سکتا ہوں۔ اوور"۔ سٹوارٹ نے کہا۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ وہاں کوئی ایسی جگہ ہے جہاں یہ لوگ اس انداز میں چھپ گئے کہ تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو نظر نہ آ سکے۔ سنو۔ تمہارے پاس بے ہوش کر دینے والی سپیشل گیس ایس بی ایم کے پسٹل تو موجود ہیں۔ اوور"...... ہائٹ نے کہا۔

"یس باس۔ اوور"...... سٹوارٹ نے جواب دیا۔

"تو انہیں بے ہوش کر دو اور اپنے ساتھی سے کہو کہ انہیں ان کی جیپ میں ڈال کر روز ویلا اڈے پر پہنچا دے۔ وہاں راکسن موجود ہے۔ وہ انہیں اسی طرح بے ہوش رکھے گا اور صبح میں وہاں جا کر انہیں ہوش میں لاؤں گا اور پھر ان سے پوچھ گچھ کروں گا۔ اوور"...... ہائٹ نے کہا۔

"یس باس۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ہائٹ نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور پھر تیزی سے ایک نئی فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو۔ ہائٹ کالنگ۔ اوور"....... ہائٹ نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ راکسن اٹنڈنگ یو باس۔ اوور"....... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"راکسن۔ سٹوارٹ چھ بے ہوش ایکریمین کو جن میں دو عورتیں ہیں اڈے پر بھیج رہا ہے۔ تم نے انہیں بلیک روم میں رکھنا ہے۔ یہ لوگ فی الحال مشکوک ہیں۔ صبح میں اڈے پر آکر انہیں ہوش میں لا کر ان سے پوچھ گچھ کروں گا۔ اوور"....... ہائٹ نے کہا۔

"یس باس۔ اوور"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"لیکن اس کے باوجود تم نے پوری طرح محتاط رہنا ہے۔ انہیں میرے آنے تک کسی صورت ہوش میں نہیں آنا چاہئے۔ اوور"۔ ہائٹ نے کہا۔

"یس باس۔ اوور"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور ہائٹ نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز سنائی دینے لگی تو ہائٹ نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ سٹوارٹ کالنگ۔ اوور"....... سٹوارٹ کی انتہائی پرجوش آواز سنائی دی۔

"یس ہائٹ اٹنڈنگ یو۔ اوور"....... ہائٹ نے جواب دیا۔

"باس۔ میں نے انہیں بے ہوش کر دیا ہے اور باس یہ ہمارے

مطلوبہ لوگ ہیں۔ ان کے پاس سیاہ رنگ کے جو تھیلے ہیں ان میں انتہائی خطرناک اور حساس اسلحہ موجود ہے۔ ایسا اسلحہ جس سے لیبارٹری کو آسانی سے تباہ کیا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ ان کے تھیلوں میں میزائل گنیں بھی پارٹس کی صورت میں موجود ہیں اور ایک وائرلیس آپریٹڈ فون بھی موجود ہے۔ اوور"....... سٹوارٹ نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ پھر تو واقعی یہ وہی لوگ ہوں گے۔ تم ایسا کرو کہ انہیں روز ویلا اڈے پر بھجوا دو۔ میں نے راکسن سے کہہ دیا ہے اور تم خود اس چٹان کے قریب اچھی طرح چیکنگ کرو کہ یہ لوگ کہاں غائب ہوئے تھے۔ اس کے بعد میں تمہارے ساتھ اڈے پر جاؤں گا۔ اوور"....... ہائٹ نے کہا۔

"یس باس۔ اوور"....... دوسری طرف سے کہا گیا تو ہائٹ نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر جیب سے ایک ریموٹ کنٹرول جتنے سائز کا فون پیس نکال کر اس نے اسے آن کر دیا۔ یہ ایک مخصوص فون تھا جس کا رابطہ روز ویلا اڈے کے فون سے تھا۔ اڈا اس نے یہاں کی ایک پارٹی سے عارضی طور پر حاصل کیا تھا۔ اس نے فون آن کر کے نمبر پریس کر دیئے۔

"یس"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی اور پھر ہائٹ نے مخصوص کوڈ ادا کر کے ڈاکٹر باب سے بات کرانے کے لئے کہا۔

"ڈاکٹر باب مین کمپیوٹر روم میں ہیں۔ صبح سے پہلے ان سے بات نہیں ہو سکتی"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیوں۔ وہ وہاں کیوں گئے ہیں۔ کیا کوئی گڑبڑ ہے"...... ہائٹ نے چونک کر کہا۔

"ماسٹر کمپیوٹر میں کوئی گڑبڑ ہو گئی ہے اور اس کے کئی سیکشن کافی دیر تک آف رہے تھے۔ ڈاکٹر باب ماہرین کے ساتھ وہاں گئے ہیں اور ماہرین نے ماسٹر کمپیوٹر کو درست کر دیا ہے لیکن اب اس کی تفصیلی چیکنگ ہو رہی ہے تاکہ آئندہ ایسی کوئی گڑبڑ نہ ہو"۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"لیبارٹری کے حفاظتی انتظامات وغیرہ تو اوکے ہیں"...... ہائٹ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ اوکے ہیں"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"اوکے۔ میں صبح کال کر لوں گا۔ گڈ بائی"...... ہائٹ نے اطمینان بھرا طویل سانس لیا اور فون آف کر کے اسے جیب میں ڈال لیا۔ ٹرانسمیٹر ابھی تک خاموش تھا اس لئے وہ سمجھ گیا تھا کہ سٹوارٹ ابھی تک چیکنگ میں مصروف ہو گا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز سنائی دینے لگی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ سٹوارٹ کالنگ۔ اوور"...... سٹوارٹ کی پرجوش آواز سنائی دی۔

"یس۔ ہائٹ بول رہا ہوں۔ اوور"...... ہائٹ نے کہا۔

"باس۔ میں نے وہ جگہ تلاش کر لی ہے اور باس انتہائی حیرت انگیز معاملات ہیں۔ اس چٹان کے قریب ایک چھوٹی سی چٹان کو جب میں نے لائٹ جلا کر غور سے دیکھا تو مجھے احساس ہوا کہ یہ چٹان اپنی اصل جگہ سے کھسکی ہوئی ہے۔ میں نے اسے ہٹایا تو وہاں ایک قدرتی کریک موجود تھا جو اندر دور تک چلا گیا تھا۔ میں اپنے ساتھیوں سمیت اندر داخل ہوا تو کچھ فاصلے پر جا کر وہ کریک سرخ رنگ کی ایک انسانی ہاتھوں کی بنائی ہوئی دیوار سے بند ہو گیا ہے۔ وہاں لائٹ میں ہم نے چیک کر لیا ہے کہ یہ لوگ یہاں دیوار تک پہنچے ہیں اور پھر واپس چلے گئے ہیں۔ دیوار پر باقاعدہ ایک تحریر موجود ہے کہ اس دیوار سے دو فٹ کے فاصلے پر رہا جائے ورنہ قریب آنے والا خود بخود جل کر راکھ ہو جائے گا۔ اس سے میں سمجھ گیا کہ یہ دیوار لیبارٹری کے حفاظتی انتظامات کے دائرے کی دیوار ہے۔ دیوار پر ایک نشانی ایسی بھی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ شاید اس دیوار کو تباہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے لیکن ایسا نہیں ہو سکا۔ اوور"۔ سٹوارٹ نے تیز لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ واقعی عمران اور اس کے ساتھی ہیں۔ وہ ہماری یہاں موجودگی کے باوجود وہاں تک پہنچ جانے میں کامیاب ہو گئے۔ اب یہ اور بات ہے کہ یہ اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکے۔ تم جلدی میرے پاس پہنچو۔ اب میں جلد از

جلد روز ویلا اڈے پر پہنچ جانا چاہتا ہوں ۔ اوور"...... ہائٹ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس ۔ میں آرہا ہوں ۔ اوور"...... سٹوارٹ نے کہا تو ہائٹ نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور پھر تیزی سے راکسن کی مخصوص فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے لگا۔

"ہیلو ہیلو ۔ ہائٹ کالنگ ۔ اوور"...... ہائٹ نے فریکوئنسی ایڈجسٹ کر کے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کرتے ہوئے کہا۔

"یس ۔ راکسن اٹنڈنگ یو باس ۔ اوور"...... چند لمحوں بعد اڈے کے انچارج راکسن کی آواز سنائی دی۔

"بے ہوش افراد پہنچ گئے ہیں تمہارے پاس یا نہیں ۔ اوور"۔ ہائٹ نے تیز لہجے میں کہا۔

"ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی پہنچے ہیں باس ۔ میں نے انہیں بلیک روم میں ڈال دیا ہے اور انہیں طویل بے ہوشی کے انجکشن لگا دیئے ہیں تاکہ صبح تک ہوش میں نہ آسکیں ۔ اس کے باوجود میں نے بلیک روم کو باہر سے لاک بھی کر دیا ہے ۔ اوور"...... راکسن نے کہا۔

"میں اور سٹوارٹ پہنچ رہے ہیں ۔ تم ہمارے پہنچنے تک ہر طرح محتاط رہنا ۔ اوور"...... ہائٹ نے کہا۔

"یس باس ۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ہائٹ نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا ۔ راکسن کی رپورٹ سن کر

ہا کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے اور اب اسے ٹوارٹ کا انتظار تھا تاکہ وہ اس کے ساتھ اڈے پر پہنچ سکے ۔ ویسے ہ اسے یقین آگیا تھا کہ یہ عمران اور اس کے ساتھی ہی ہیں اور ے اطمینان کے ساتھ ساتھ مسرت بھی ہو رہی تھی کہ آخر کار وہ ان ٹرناک لوگوں کو قابو کرنے میں کامیاب ہو ہی گیا ہے۔

درد کی تیز لہر عمران کے جسم میں بجلی کی رو کی طرح دوڑتی چلی گ
اور پھر اس درد کی وجہ سے اس کا سویا ہوا ذہن یکلخت جاگ اٹھا ا
اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں بے ہوش ہونے سے پہلے ک
تمام مناظر یاد آگئے ۔ اسے یاد تھا کہ وہ اپنے ساتھیوں سمیت جیپ
میں سوار ہو کر راسٹر فیلڈ کے مغربی حصے کی طرف گیا تھا اور پھر ایک
مخصوص آلے کی مدد سے اس نے وہاں ایک ایسے کریک کا سراغ لا
لیا تھا جو اندر ہی اندر چلا گیا تھا لیکن اس کریک میں اندر جانے ک
بعد ایک دیوار کے سامنے پہنچ کر وہ رک گئے تھے ۔ یہ دیوار ریڈ بلاک
سے بنی ہوئی تھی اور اس پر باقاعدہ کاشن درج تھا کہ اس دیوار ک
قریب آنے والا جل کر راکھ ہو جائے گا۔ عمران نے وائرلیس ایر
فون کی مدد سے ماسٹر کمپیوٹر میں ایسی گڑبڑ کر دی کہ کچھ دیر کے
حفاظتی انتظامات آف ہو گئے اور پھر انہوں نے دیوار توڑنے کے ۔

اس پر ایس ٹی ایکس بم نصب کیا جو طاقت میں پہاڑی کو بھی توڑنے کی قوت رکھتا تھا اور اس سے دھماکہ بھی نہ پیدا ہوتا تھا لیکن یہ دیوار اس قدر مضبوط تھی کہ ایس ٹی ایکس بم فائر کرنے کے باوجود کام نہ دکھا سکا اور عمران سمجھ گیا کہ اس بم کی طاقت ہی کم تھی۔ اس سے زیادہ طاقتور بم استعمال کیا جانا ضروری تھا۔ چنانچہ وہ واپس ہو گئے ۔ عمران کو معلوم تھا کہ جاگرن سے ہی وہ دوسرا بم اور دوسرا ضروری سامان حاصل کر لے گا جس سے بم کی طاقت کو اتنا بڑھایا جا سکتا ہو کہ اس دیوار کو آسانی سے توڑ دیا جائے لیکن ابھی وہ اپنی جیپ کی طرف بڑھ ہی رہے تھے کہ اچانک چٹک چٹک کی آوازوں کے ساتھ ہی ان کے قدموں میں کچھ کیپسول گرے اور پھر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتے ان کے ذہن تاریک ہو گئے اور اب عمران کا ذہن جاگا تھا۔ عمران نے آنکھیں کھولیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے بے اختیار سمٹ کر حرکت کرنی چاہی لیکن دوسرے لمحے اس کے ہونٹ بھنچ گئے کیونکہ اس نے دیکھ لیا تھا کہ وہ ایک ہال نما کمرے میں دیوار کے ساتھ کھڑا ہوا تھا۔ اس کے دونوں ٹخنوں کے گرد کلپ تھے جو دیوار کے ساتھ منسلک تھے اور یہ اس قدر ٹائٹ تھے کہ اس کے پیر معمولی سی بھی حرکت نہ کر سکتے تھے ۔ اس کے دونوں ہاتھ بھی اسی طرح دیوار سے کلپ کئے گئے تھے ۔ اس نے گردن گھمائی تو اس کے سارے ساتھی بھی اس کی طرح دیوار سے جکڑے ہوئے کھڑے تھے اور سب سے آخر میں موجود صفدر کے بازو میں ایک آدمی انجکشن لگا

رہا تھا اور عمران سمجھ گیا کہ اسے بھی انجکشن لگایا گیا ہو گا جس کی وجہ سے درد کی لہریں دوڑی تھیں اور اسے ہوش آگیا تھا۔ اس کے ساتھ تنویر تھا۔ تنویر کے بعد جولیا، صالحہ اور پھر کیپٹن شکیل اور سب سے آخر میں صفدر موجود تھا اور سوائے عمران کے ابھی کوئی اور ہوش میں نہ آیا تھا۔ اسی لمحے انجکشن لگانے والا آدمی مڑا۔

" ہم کس کی قید میں ہیں مسٹر"...... عمران نے اس آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

" چیف ہائٹ کی قید میں"...... اس آدمی نے جواب دیا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہال کے دروازے کی طرف بڑھ گیا اور پھر دروازہ کھول کر دوسری طرف چلا گیا۔ اس کے عقب میں دروازہ خود بخود بند ہو گیا۔ عمران نے اپنے ہاتھوں اور پیروں کے کلپوں کو بغور چیک کرنا شروع کر دیا۔ یہ نئے انداز کے کلپ تھے۔ اسی لمحے ایک ایک کر کے اس کے تمام ساتھی ہوش میں آتے چلے گئے اور ان سب کے سوالوں کے جواب میں عمران نے انہیں یہی بتایا کہ وہ ہائٹ کی قید میں ہیں۔

" لیکن عمران صاحب۔ کیا ہائٹ اور اس کے آدمی وہاں پہاڑیوں پر پہلے سے موجود تھے"...... صفدر نے کہا۔

" ظاہر ہے ورنہ وہ ہمیں اس انداز میں کیسے ٹریپ کر سکتے تھے"۔ عمران نے جواب دیا۔

" لیکن ہم کریک کے اندر گئے۔ وہاں کافی دیر تک رہے۔ وہاں دیوار توڑنے کے لئے ہم نے بم بھی فائر کیا لیکن اس دوران تو کسی

نے مداخلت نہ کی اور نہ ہی ہمیں معمولی سا احساس ہو سکا کہ ان پہاڑیوں پر کوئی اور بھی موجود ہے۔ پھر واپسی کے دوران کیوں ہم پر حملہ کیا گیا ہے"...... جولیا نے کہا۔

" شاید وہ ہمیں اس وقت مارک کر سکے ہوں جب ہم واپس جا رہے تھے۔ بہرحال اب یہ باتیں بعد میں ہوتی رہیں گی۔ ہم نے ان کلپوں سے نجات حاصل کرنی ہے ورنہ ہائٹ اور اس کے ساتھی ہمیں زندہ نہیں چھوڑیں گے"...... عمران نے کہا۔

" یہ سب تمہاری اس رحمدلی کا نتیجہ ہے۔ اگر تم اس ہائٹ کا خاتمہ کر دیتے تو اس وقت ہماری یہ حالت نہ ہوتی"...... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" اس رحمدلی کے نتیجے میں تم زندہ نظر آ رہے ہو ورنہ بے ہوش کرنے والے کیپسولوں کی بجائے فائرنگ بھی کھولی جا سکتی تھی اور ہم میں سے ایک کے بھی بچ نکلنے کا کوئی امکان نہ تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" لیکن عمران صاحب۔ ان کا ہمیں بے ہوش کر کے یہاں لے آنا، پھر اس طرح کلپ کرنا اور پھر ہوش میں لے آنے کا آخر مقصد کیا ہو سکتا ہے"...... خاموش کھڑے ہوئے کیپٹن شکیل نے کہا۔

" میرا خیال ہے کہ وہ ہمارے بارے میں مشکوک ہیں۔ انہوں نے یقیناً ہمارے میک اپ چیک کرنے کی کوشش کی ہو گی لیکن سپیشل میک اپ کی وجہ سے میک اپ چیک نہیں ہو سکے اسی لئے

ہمیں بے ہوشی میں لایا گیا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"عمران صاحب۔ یہ کلپ تو انتہائی عجیب سے ہیں۔ ہاتھوں او پیروں کو معمولی سی حرکت بھی نہیں دی جا سکتی"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ یہ کوئی نیا سسٹم ہے۔ بہرحال ہم نے ان سے نجات حاصل کرنی ہے"...... عمران نے کہا اور اس کی تیز نظریں کلائیور کے گرد موجود چوڑے لوہے کے مخصوص انداز کے کلپوں پر جمی ہوئی تھیں۔ وہ ان کا بڑے غور سے جائزہ لے رہا تھا۔ کلپ دیوار میں نصب تھے اور ان پر کوئی بٹن یا ابھار وغیرہ بھی نظر نہ آ رہا تھا۔

"میں نے کوشش کی ہے کہ ہاتھ کو موڑ کر کلپ سے نکال لوں لیکن ایسا بھی نہیں ہو سکا"...... جولیا نے کہا۔

"عمران صاحب۔ ان کلپوں کو آسانی سے کھولا جا سکتا ہے"۔ اچانک کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران سمیت سب بے اختیار چونک پڑے۔ ان سب کے چہروں پر حیرت کے تاثرات تھے۔

"تو پھر کھولو۔ جلدی کرو"...... جولیا نے کہا۔

"میں نہیں۔ آپ اور صالحہ کھول سکتی ہیں"...... کیپٹن شکیل نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ کیسے"...... جولیا اور صالحہ نے چونک کر کہا۔

"آپ کے بازو زیادہ پھیلا کر کلپ نہیں کئے گئے بلکہ آپ کے جسم کے قریب ہی کلپ کئے گئے ہیں جبکہ ہمارے ہاتھ کافی فاصلے پر رکھ کر

کلپ کئے گئے ہیں اس لئے آپ اپنے جسم کو سکیڑ کر اور سر کو جھکا کر ان کلپوں تک لے جا سکتی ہیں اور پھر دانتوں کی مدد سے ان کی سائیڈوں میں موجود کسی نہ کسی بٹن کو پریس کیا جا سکتا ہے"۔ کیپٹن شکیل نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں کوشش کر دیکھتی ہوں"...... جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے جسم کو سکیڑ کر اپنے سر کو نیچے کر کے اپنی کلائی تک لے آنے کی کوشش شروع کر دی لیکن باوجود کافی کوشش کے وہ ایسا کرنے میں کامیاب نہ ہو سکی تو وہ سیدھی کھڑی ہو گئی۔ صالحہ نے بھی جولیا کے انداز میں کافی کوشش کی لیکن وہ بھی ناکام رہی۔ ان کے ساتھی جو ان کی اس کوشش کو دیکھ رہے تھے ان سب کے چہروں پر ہلکی سی مایوسی کے تاثرات ابھر آئے تھے لیکن عمران کے چہرے پر مایوسی کے تاثرات کی بجائے ہلکی سی مسکراہٹ موجود تھی۔

"گو جولیا اور صالحہ اس کوشش میں کامیاب نہیں ہو سکیں لیکن کیپٹن شکیل کی اس بات سے ایک نیا زاویہ سامنے آیا ہے۔ اب شاید ہم آسانی سے ان کلپوں سے نجات حاصل کر سکیں"۔ عمران نے کہا۔

"وہ کیسے"...... تقریباً سب نے ہی بیک وقت بولتے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا کمرے کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور وہ سب دروازے کی طرف متوجہ ہو گئے۔ دروازے سے ہائٹ اندر داخل ہوا اور عمران اور تنویر چونکہ اسے

پہچانتے تھے اس لئے اسے دیکھتے ہی دونوں اسے پہچان گئے تھے۔ ا
کے پیچھے ایک اور نوجوان تھا جو فراخ پیشانی اور چمکدار آنکھوں
وجہ سے ذہین نظر آ رہا تھا۔ ان دونوں کے پیچھے وہ آدمی تھا جس
انہیں انجکشن لگائے تھے۔ اس کے کاندھے پر مشین گن لٹکی ہو
تھی۔ اس نے اندر آ کر ایک طرف پڑی ہوئی دو کرسیاں اٹھا کر ہا
کے درمیان میں رکھ دیں تو ہائٹ اور اس کا ساتھی ان کرسیوں
بیٹھ گئے۔

" راکسن ایک بار پھر کلپوں کو چیک کرو اور ان کے بعد انتہا
چوکنا رہنا۔ یہ لوگ ان معاملات میں جادوگر سمجھے جاتے ہیں"
ہائٹ نے مشین گن بردار سے بات کرتے ہوئے کہا۔

" یہ کلپ تو کسی صورت بھی نہیں کھل سکتے باس۔ یہ کیا کریں
گے"...... ہائٹ کے ساتھی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو ہائٹ
بے اختیار ہنس پڑا۔

" تمہارا آج پہلی بار ان سے سابقہ پڑ رہا ہے سٹوارٹ۔ گو تم نے
زیرو ایجنسی میں بڑا فیلڈ ورک کیا ہے لیکن یہ لوگ بہت آگے ہیں
اس لئے جو کام باقی افراد کے لئے ناممکن ہوتا ہے وہ ان کے لئے ممکن
ہو جاتا ہے"...... ہائٹ نے اپنے ساتھی سے مخاطب ہو کر کہا۔

" کلپ درست حالت میں ہیں باس"...... راکسن نے باری باری
سب کے کلپ باقاعدہ ہاتھ لگا لگا کر چیک کرنے کے بعد ہائٹ سے
مخاطب ہو کر کہا۔

" اوکے۔ تو علی عمران۔ گو میں تمہارا میک اپ واش نہیں کرا
سکا لیکن بہر حال میں آسانی سے تمہیں پہچان سکتا ہوں۔ تم مجھے یہ بتا
دو کہ تم نے کس طرح لیبارٹری کا محل وقوع معلوم کر لیا ہے"۔
ہائٹ نے مسکراتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

" تم نے مجھے فون نمبر بتایا تھا اور میں نے ایکس چینج سے معلوم
کرا لیا کہ یہ نمبر وائرلیس آپریٹڈ ہے۔ راسٹر فیلڈ کا حوالہ تم پہلے ہی
دے چکے تھے اس لئے باقی کام آسان ہو گیا"...... عمران نے اس بار
اپنے اصل لہجے اور آواز میں جواب دیتے ہوئے کہا کیونکہ وہ سمجھتا تھا
کہ ہائٹ کے لئے اسے پہچاننا کوئی مشکل بات نہیں ہے۔

" باس۔ آپ نے اسے راسٹر فیلڈ کے بارے میں بتایا تھا کیا"۔
سٹوارٹ نے چونک کر حیرت بھرے انداز میں ہائٹ سے مخاطب ہو
کر کہا۔

" میرا یہاں جاگرن میں عمران سے پہلے ہی ٹکراؤ ہو چکا ہے
سٹوارٹ۔ اس وقت میری پوزیشن ایسی تھی جیسی اب عمران کی ہے
اس لئے مجبوراً مجھے وہ سب کچھ بتانا پڑا تھا جو میں جانتا تھا"...... ہائٹ
نے جواب دیتے ہوئے کہا تو سٹوارٹ کے چہرے پر انتہائی حیرت کے
تاثرات ابھر آئے تھے۔

" اس کے باوجود انہوں نے آپ کو زندہ چھوڑ دیا تھا"۔ سٹوارٹ
نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو۔

" ہمارے درمیان ایک معاہدہ طے ہوا تھا اور عمران میں یہ خوبی

ہے کہ وہ معاہدے کی پابندی کرتا ہے"...... ہائٹ نے مسکرا
ہوئے جواب دیا۔

"اوہ حیرت ہے"...... سٹوارٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا ا
ہائٹ دوبارہ عمران کی طرف متوجہ ہو گیا۔

"عمران تم نے لیبارٹری کا محل وقوع نقشے پر معلوم کر لیا ہو
لیکن تم نے اس کریک کو کیسے تلاش کر لیا جس کے ذریعے تم اند
داخل ہوئے اور سرخ دیوار تک پہنچ گئے جہاں سے آگے لیبارٹری ـ
حفاظتی انتظامات کا آغاز ہوتا ہے اور سب سے حیرت انگیز بات یہ ؟
ہم وہاں تمہیں چیک کرتے رہے لیکن تم لوگ اس چٹان تک
آتے دکھائی دیئے لیکن اس کے بعد اچانک غائب ہو گئے حالانکہ مجھ
خود اس کریک کا علم نہ تھا"...... ہائٹ نے عمران سے مخاطب ہو ؟
کہا۔

"بس اسے اتفاق سمجھو یا ہماری خوش قسمتی"...... عمران ـ
مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"خوش قسمتی کا لفظ تو تم تب استعمال کرتے جب تم لیبارٹری
کو تباہ کرنے میں کامیاب ہو جاتے یا زندہ بچ کر واپس چلے جا
میں کامیاب ہو جاتے"...... ہائٹ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"لیبارٹری کی تباہی کے متعلق تو میں نے چیک کر لیا ہے کہ
لیبارٹری تباہ نہیں کی جا سکتی اس لئے اس بارے میں تو اب سوچ
ہی فضول ہے البتہ یہ تو ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہم تمہاری تحویل

ئی ہیں اس لئے اب ہمیں موت کا کوئی خوف نہیں ہے"۔ عمران
نے مسکراتے ہوئے کہا تو ہائٹ بے اختیار ہنس پڑا۔

"پہلی بات تو یہ ہے کہ تمہارے اور ہمارے درمیان کوئی
معاہدہ نہیں ہوا اور دوسری بات یہ کہ میں تمہاری طرح احمق نہیں
ہوں کہ اپنے دشمنوں کو معاف کر دوں۔ میں نے تمہاری اور
تمہارے ساتھیوں کی ہلاکت کا باقاعدہ ٹاسک ہاتھ میں لیا ہوا ہے اور
ہائٹ گروپ کبھی اپنے مشن میں ناکام نہیں ہوا اس لئے موت تو
بہرحال تمہارا مقدر بن چکی ہے"...... ہائٹ نے منہ بناتے ہوئے
کہا۔

"اب سن لیا تم نے"...... عمران کے بولنے سے پہلے تنویر نے
اونچی آواز میں انتہائی طنزیہ لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا اور
عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"تمہارے ساتھی نے کیا کہا ہے"...... ہائٹ نے ہونٹ بھینچتے
ہوئے کہا کیونکہ تنویر نے فقرہ پاکیشیائی زبان میں ادا کیا تھا۔

"میرا یہ ساتھی اس وقت بھی میرے ساتھ تھا جب تم سے
ملاقات ہوئی تھی اور یہ اس معاہدے کے خلاف تھا جو ہمارے
درمیان ہوا تھا۔ اب بھی اس نے مجھ پر طنز کیا ہے کہ میں نے تمہیں
زندہ چھوڑ دیا تھا لیکن تم نے ہمیں زندہ چھوڑنے سے صاف انکار کر دیا
ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں نے درست کہا ہے۔ میں ایسی حماقت کرنے کا عادی نہیں

ہوں اور اب کافی وقت ہو گیا ہے اس لئے تم اگر چاہو تو کوئی
وغیرہ مانگ لو۔ میں تمہیں چند لمحے اور زندہ رہنے کا موقع دے
ہوں"...... ہائٹ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنا ہاتھ
انداز میں اونچا کیا جیسے عقب میں موجود راکسن سے مشین گ
مانگ رہا ہو۔ راکسن نے اس کے اشارے کا مقصد سمجھتے ہو
جلدی سے مشین گن ہائٹ کے ہاتھ میں دے دی۔

"میں تو تمہیں عقلمند اور سمجھدار سمجھتا تھا ہائٹ لیکن تم نے
فقرہ کہہ کر کہ تم ہمیں زندہ رہنے کا موقع دے رہے ہو مجھے مایوس ک
دیا ہے۔ موت و زندگی تمہارے ہاتھ میں نہیں ہے۔ یہ جس کے ہاتھ
میں ہے فیصلہ کرنے پر بھی وہی قادر ہے۔ یہ اسے ہی معلوم ہو گا ک
موت ہماری آئی ہے یا تمہاری"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہ
میں کہا۔

"تم جو مرضی آئے کہہ لو عمران۔ میں تمہاری بات کا برا نہیں
مانوں گا۔ بہرحال میں نے تمہیں چند منٹ خود دیئے ہیں انہیں جس
طرح چاہو استعمال کر لو اس کے بعد میں نے فائر کھول دینا
ہے"...... ہائٹ نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تو تم نے مرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ ٹھیک ہے"...... عمران کا
لہجہ یکلخت انتہائی سرد ہو گیا تو ہائٹ نے مشین گن کا رخ عمران کی
طرف کر دیا اور اس کے ساتھ ہی اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی
سفاکی کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔ عمران کے ساتھیوں کے چہرے

ت پتھر کی طرح سخت ہو گئے کیونکہ انہیں احساس ہو گیا تھا کہ
الات انتہائی گڑبڑ ہیں۔ ان کلپوں سے آزادی حاصل کرنا ناممکن
اور ہائٹ جو کچھ کہہ رہا ہے اس پر عمل بھی کر گزرے گا اور وہ
نتے تھے کہ اس کا نتیجہ کیا نکلے گا لیکن عمران کے چہرے پر گہرا
ینان موجود تھا۔

"کم از کم تم خود تو ہم پر فائر نہ کھولو۔ اپنے ساتھی سٹوارٹ کو
ین گن دے دو تاکہ مرتے مرتے مجھے کم از کم اتنا تو احساس ہو کہ
نے تو وعدہ نبھایا تھا لیکن تم نے بھی وعدہ نبھایا ہے"۔ عمران
مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن میں نے تو کوئی وعدہ نہیں کیا تھا تمہارے ساتھ"۔ ہائٹ
منہ بناتے ہوئے کہا۔

"باس۔ اگر آپ یہ موقع مجھے دے دیں تو آپ کی مہربانی ہو
"...... اچانک سٹوارٹ نے کہا۔

"نہیں۔ عمران کو میں اپنے ہاتھوں سے ہلاک کرنا چاہتا ہوں۔
کے ساتھیوں کو البتہ تم ہلاک کر دینا۔ اوکے عمران بائی فار
ر"...... ہائٹ نے کہا لیکن اس سے پہلے کہ اس کی انگلی ٹریگر پر
کت کرتی اچانک عمران کے دونوں بازو بجلی سے بھی زیادہ تیزی
حرکت میں آئے اور دوسرے لمحے ہائٹ کے ساتھ ساتھ سٹوارٹ
منہ سے بھی چیخ نکلی اور وہ دونوں نیچے جا گرے۔ عمران کے
نوں ہاتھوں میں موجود کلپ عمران کے بازوؤں کے حرکت میں

آتے ہی پوری قوت سے ہائٹ اور سٹوارٹ کے چہروں پر پڑے
اور ان کی اچانک اور زوردار ضرب کی وجہ سے ہی وہ دونوں
ہوئے کرسیوں سمیت پیچھے الٹ کر فرش پر جا گرے تھے۔ان دو
کے گرتے ہی راکسن فرش پر گرنے والی مشین گن اٹھانے کے
تیزی سے دوڑا لیکن اس سے پہلے کہ وہ جھک کر مشین گن ا
عمران کا جسم یکلخت قوس کی صورت میں نیچے ہوا اور دوسرے
راکسن چیختا ہوا ہوا میں اٹھا اور پھر پوری قوت سے ہائٹ
سٹوارٹ دونوں سے جا ٹکرایا جو بجلی کی سی تیزی سے اٹھ رہے تھے
ایک بار پھر وہ تینوں چیختے ہوئے نیچے گرے لیکن اب مشین
عمران کے ہاتھوں میں تھی اور عمران بڑے اطمینان بھرے انداز
کھڑا تھا لیکن دوسرے لمحے عمران کا جسم یکلخت دائرے کی صورت
سائیڈ پر ہوا اور ہوا میں اچھل کر گولی کی رفتار سے آنے والی
عقبی دیوار سے ایک دھماکے سے ٹکرا کر نیچے فرش پر گری اور
حصوں میں بکھر گئی۔اسی لمحے ریٹ ریٹ کی تیز فائرنگ کے ساتھ
دوسری کرسی جو اڑ کر عمران کی طرف آرہی تھی گھوم کر سائیڈ
گری لیکن اس کے ساتھ ہی عمران نے تیزی سے مشین گن کا
گھمایا اور کمرہ راکسن اور سٹوارٹ کے حلق سے نکلنے والی چیخوں
گونج اٹھا جبکہ ہائٹ اس فائرنگ سے بال بال بچا تھا اور وہ تقریباً
ہوا ایک دھماکے سے دروازے سے ٹکرا کر دوسری طرف جا گر
اور عمران کی مشین گن سے نکلنے والی گولیاں واپس بند ہوتے ہ

دروازے سے ٹکرا کر رہ گئی تھیں۔البتہ سٹوارٹ جو ہائٹ کے پیچھے
باہر کی طرف چھلانگ لگا رہا تھا گولیوں کی زد میں آکر ختم ہو گیا تھا
اور یہی حشر راکسن کا ہوا تھا۔عمران نے بجلی کی سی تیزی سے مشین
گن کی نال اپنے ایک پیر کے گرد کلپ اور دیوار کے درمیان کنڈے
پر رکھی اور فائر کھول دیا۔اس کے ساتھ ہی اس کا پیر آزاد ہو گیا اور
کلپ کھل کر نیچے گر گیا۔عمران نے بجلی کی سی تیزی سے اسی انداز
میں فائرنگ کر کے دوسرا پیر بھی آزاد کرایا اور پھر وہ تیزی سے دوڑتا
ہوا دروازے کی طرف بڑھا لیکن ابھی وہ دروازے میں ہی تھا کہ اس
نے یکلخت چھلانگ لگائی اور اس کا جسم ہوا میں اڑتا ہوا دروازے کے
سامنے سے ہٹ کر سائیڈ پر ہوا ہی تھا کہ دروازہ ایک دھماکے سے
کھلا اور اس کے ساتھ ہی ہائٹ ہاتھ میں مشین گن پکڑے آندھی اور
طوفان کی طرح اندر داخل ہوا ہی تھا کہ عمران کا سائیڈ میں ہوا جسم
یکلخت کسی لٹو کی طرح گھوما اور اس کے ساتھ ہی ہائٹ کے ہاتھ سے
نہ صرف مشین گن نکل کر دور کمرے کے کونے میں جا گری بلکہ
ہائٹ بھی عمران کی لات کی زوردار ضرب سینے پر کھا کر چیختا ہوا
اچھل کر فرش پر جا گرا اور عمران نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن
کا رخ ہائٹ کی طرف کر کے ٹریگر دبا دیا لیکن دوسرے لمحے ٹھک
ٹھک کی مخصوص آوازیں سن کر اس نے بجلی کی سی تیزی سے مشین
گن ایک طرف اچھال دی اور تیزی سے آگے بڑھ کر اٹھتے ہوئے
ہائٹ کو لات کی زوردار ضرب لگانے کی کوشش کی لیکن اسی لمحے

ہائٹ پارے کی طرح تڑپا اور عمران ہوا میں اٹھتا ہوا ایک دھماکے سے سائیڈ دیوار کی جڑ میں جا گرا۔ ہائٹ نے واقعی حیرت انگیز برق رفتاری سے عمران کی لات دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر اسے اس طرح ہوا میں اچھال کر دیوار کی جڑ میں دے مارا تھا جیسے کوئی نیزہ باز نشانے پر نیزہ مارتا ہے۔ عمران کولہوں کے بل دیوار کی جڑ میں فرش پر جا گرا تھا اور ہائٹ نے عمران کو اس انداز میں اچھالنے کے بعد عمران کی طرف چھلانگ لگانے کی بجائے اس طرف چھلانگ لگا دی جس طرف اس کے ہاتھ سے نکل کر مشین گن جا گری تھی۔ لیکن وہ مشین گن اٹھا کر سیدھا ہوا ہی تھا کہ عمران کا جسم توپ میں سے نکلنے والے گولے کی طرح اڑتا ہوا اس سے ٹکرایا اور وہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ گھسٹتے ہوئے دوسری سائیڈ کی دیوار سے ٹکرا کر رک گئے۔ مشین گن ایک بار پھر ہائٹ کے ہاتھ سے نکل کر دوسری طرف جا گری تھی اور اب فاصلہ اتنا ہو گیا تھا کہ دونوں میں سے کوئی بھی اسے نہ اٹھا سکتا تھا۔ پھر دونوں کے جسم جیسے ہی رکے ان دونوں نے ہی اپنے اپنے انداز میں جھٹکے کھائے اور اس کے ساتھ ہی وہ دونوں بیک وقت اٹھ کر کھڑے ہو چکے تھے۔

"ویل ڈن ہائٹ۔ واقعی ابھی تک تمہارے اندر پرانا فائٹر موجود ہے"...... عمران نے تیزی سے پیچھے ہٹتے ہوئے مسکرا کر کہا اور پھر اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ ختم ہوتا ہائٹ اس پر چھلانگ لگا چکا تھا۔ عمران نے انتہائی تیزی سے سائیڈ بدلی لیکن ہائٹ کا جسم ہوا میں ہی

گھوما اور گو عمران نے دونوں ہاتھوں سے مخصوص انداز میں تھپکی دے کر اسے سائیڈ پر اچھالنے کی کوشش کی لیکن ہائٹ کا جسم تھپکی کھانے کے باوجود الٹی قلابازی کھا کر مڑا اور اس کے دونوں جڑے ہوئے پیر پوری قوت سے عمران کے سینے پر اس انداز میں پڑے کہ عمران کے منہ سے بے اختیار اوہ کی گونجدار آواز نکلی اور عمران کا جسم جیسے اڑتا ہوا پشت کے بل ایک دھماکے سے عقبی دیوار سے جا ٹکرایا۔ یہ ٹکراؤ اس قدر زور دار تھا کہ عمران کا جسم ٹکرانے کے بعد کٹے ہوئے شہتیر کی طرح واپس آگے کی طرف گرا جبکہ ہائٹ ضرب لگا کر قلابازی کھا کر سیدھا کھڑا ہو چکا تھا۔ عمران نے اپنے دونوں بازو آگے کر کے اپنے جسم کو سنبھالنے کی کوشش کی لیکن اسی لمحے ہائٹ کی لات اوپر کی طرف اٹھی۔ وہ شاید عمران کی گردن پر بھرپور ضرب لگانا چاہتا تھا لیکن عمران نے دونوں بازو یکلخت کسی زنبور کی طرح اکٹھے کئے اور اس کے ساتھ ہی عمران کا نیچے گرتا ہوا جسم یکلخت رول ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی ہائٹ چیختا ہوا گھوم کر ایک دھماکے سے نیچے گرا ہی تھا کہ عمران کا رول ہوتا ہوا جسم فضا میں اٹھا اور عمران کی دونوں جڑی ہوئی ٹانگیں نیچے گرتے ہوئے ہائٹ کے سر کے پیچھے فرش پر جا لگیں اور اس کے ساتھ ہی کمرہ ہائٹ کے حلق سے نکلنے والی انتہائی کربناک چیخ سے گونج اٹھا جبکہ عمران کا اوپر والا جسم جس میں اس نے ابھی تک دونوں بازوؤں کے اندر اس کی ایک ٹانگ جکڑی ہوئی تھی یکلخت ایک جھٹکے سے سیدھا ہوا۔ عمران نے اس کی ٹانگ

چھوڑ دی تھی اور ہائٹ کی ٹانگ واپس نیچے فرش پر جا لگی۔ ہائٹ نے ایک زور دار جھٹکا لے کر اپنے آپ کو اٹھانے اور سیدھا کھڑا ہونے کی کوشش کی لیکن پھر وہ لہرا کر سائیڈ پر گرا اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم ساکت ہو گیا۔ اس کی دونوں ٹانگیں اس طرح علیحدہ علیحدہ سمتوں میں فرش پر گری تھیں جیسے دونوں ٹانگوں کے جوڑ کولہوں سے کھل گئے ہوں اور ان کا کولہوں سے کوئی تعلق باقی نہ رہا ہو۔ عمران کھڑے ہونے کے بعد چند لمحے اسی طرح لہراتا رہا جیسے وہ اپنا توازن درست کرنے کی کوشش کر رہا ہو۔ پھر وہ اچھل کر ایک سائیڈ پر ہوا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے اپنے ساتھیوں کی طرف گھوم گیا جو دیوار کے ساتھ جکڑے پتھروں کی طرح ساکت کھڑے تھے۔

"بڑے دنوں کے بعد ایک اچھے لڑاکے سے پالا پڑا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم۔ تم نے کمال کر دیا عمران۔ تم واقعی مارشل آرٹ کے جادوگر ہو"...... اچانک تنویر کے منہ سے نکلا۔

"شکریہ۔ تمہارا یہ فقرہ میرے لئے اعزاز سے کم نہیں ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ کر اس نے ایک طرف پڑی ہوئی ہائٹ کی مشین گن اٹھا لی۔

"عمران صاحب۔ آپ نے واقعی ہمت کی ہے۔ یہ شخص بھی آپ سے کم لڑاکا نہیں تھا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"مجھے تو ابھی تک اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آ رہا۔ توبہ۔ کس قدر خوفناک لڑائی تھی یہ"...... صالحہ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ناقابل یقین فائٹ تھی یہ"...... جولیا نے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب۔ جو کچھ ہوا ہے وہ واقعی حیرت انگیز ہے۔ کم از کم میں تو اس انداز میں لڑنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا"...... صفدر نے بے اختیار ہوتے ہوئے کہا۔

"آپ سب کا شکریہ۔ میں ابھی آتا ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے دوبارہ دروازے کی طرف بڑھ گیا جو ہائٹ کے اندر آنے کی وجہ سے کھلا ہوا تھا۔ یہ ایک چھوٹی سی کوٹھی نما مکان تھا لیکن اس میں اور کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ البتہ یہاں اسلحہ وافر مقدار میں موجود تھا۔ وہاں وہ جیپ بھی موجود تھی جس میں عمران اپنے ساتھیوں سمیت راسٹر فیلڈ گیا تھا اور عمران اور اس کے ساتھیوں کا وہ سامان بھی ایک کونے میں رکھا ہوا تھا جو سیاہ رنگ کے تھیلوں میں بھرا ہوا تھا۔ وہ کوٹھی نما مکان اکیلی جگہ پر تھا۔ وہاں سے کافی فاصلے تک کوئی دوسری رہائش گاہ نہ تھی البتہ خالی پلاٹ موجود تھے۔ شاید یہ کوئی زیر تعمیر کالونی تھی۔ عمران واپس اس کمرے میں پہنچا جہاں اس کے ساتھی موجود تھے۔ راکسن اور سٹوارٹ تو ہلاک ہو چکے تھے البتہ ہائٹ بدستور بے ہوش پڑا ہوا

تھا۔

"باہر اور کوئی آدمی نہیں ہے"...... عمران نے کمرے میں داخل ہو کر اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ نے اپنے ہاتھ ان کلپوں سے کیسے آزاد کر لئے تھے"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے کہا تھا کہ کیپٹن شکیل کے فقرے نے اس کی ترکیب سمجھا دی تھی لیکن تم لوگوں کو بتانے کا موقع نہیں مل سکا تھا کیونکہ اسی لمحے ہائٹ اور اس کے ساتھی اندر آ گئے تھے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"میں نے کیا کہا تھا عمران صاحب۔ میری تو خود سمجھ میں نہیں آ سکا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"تم نے کہا تھا کہ جولیا اور صالحہ کے ہاتھ ان کے جسموں کے قریب دیوار میں کلپ کئے گئے ہیں جبکہ ہم مردوں کے بازو ہمارے جسموں سے دور کر کے کلپ کئے گئے ہیں۔ اس کا مطلب تھا کہ یہ کلپ پہلے سے دیوار میں نصب نہ تھے بلکہ ہمارے اور جولیا اور صالحہ کے جسموں کے مطابق انہیں دیوار میں نصب کیا گیا تھا۔ اس کا مطلب ہے کہ انہیں دیوار میں نصب ہوئے زیادہ عرصہ نہیں گزرا اور ایسے کنڈوں کو دیوار میں نصب کرتے ہوئے ان کے دونوں سرے ایک دوسرے کی مخالف سمتوں میں موڑ دیئے جاتے ہیں تاکہ وہ آگے کی طرف زور لگانے کی وجہ سے باہر نہ نکل سکیں لیکن آگے کی

طرف زور لگانے کی بجائے اوپر نیچے زور لگایا جائے تو زیادہ مضبوط نہ ہونے کی وجہ سے ان میں ہلکا سا خلا پیدا ہو جاتا ہے اور وہ ہلنے لگ جاتے ہیں۔ اس کے بعد اگر بازو کو گھما دیا جائے تو یہ آسانی سے باہر نکل آتے ہیں۔ چنانچہ میں نے ہائٹ کے ساتھ گفتگو کے دوران اپنے دونوں بازو اس طرح اوپر نیچے کئے جیسے میرے بازو تھک گئے ہوں اور میں انہیں حرکت دے کر سکون محسوس کر رہا ہوں لیکن یہ حرکت اس انداز کی نہ تھی کہ اسے شک پڑ سکتا لیکن اس طرح میں نے ان کے درمیان خلا پیدا کر لیا۔ چنانچہ جیسے ہی ہائٹ نے مشین گن سیدھی کی میں نے دونوں بازوؤں کو پوری قوت سے گھما کر کھینچا تو دونوں کنڈے باہر آ گئے اور ان کے باہر آ جانے کی وجہ سے وہ کلائیوں سے بھی نکل گئے اور میں انہیں ہائٹ اور سٹوارٹ پر پھینکنے میں کامیاب ہو گیا۔ چونکہ پیروں میں موجود کلپوں کو اس انداز میں حرکت نہ دی جا سکتی تھی اور نہ ہی دونوں پیروں کو گھما کر انہیں باہر نکالا جا سکتا تھا اس لئے انہیں فائرنگ کے ذریعے توڑنا پڑا تھا"۔ عمران نے آگے بڑھ کر تنویر کے دونوں بازوؤں کے کلپوں کو ان کے عقبی جوڑ میں موجود بٹن پریس کر کے کھولتے ہوئے کہا اور اسی طرح اس نے جب تک اپنی بات مکمل کی وہ سوائے صفدر کے باقی ساتھیوں کے کلپ کھول چکا تھا۔ پھر اس نے صفدر کے کلپ بھی کھول دیئے اور پھر ان سب نے خود ہی اپنے پیروں پر جھک کر اپنے پیروں کے کلپ بھی کھول لئے۔

"اس بار واقعی قدرت نے تمہارا ساتھ دیا ہے کہ عین آخری لمحے میں کلپ بھی کھل گئے اور تم انہیں پھینک کر مارنے میں بھی کامیاب ہو گئے۔ اگر تمہیں ایک لمحے کی بھی دیر ہو جاتی تو ہائٹ تمہیں بھون کر رکھ دیتا"...... تنویر نے کہا۔

"ہاں۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت جب ساتھ ہو تو پھر سب کچھ درست انداز میں ہو جاتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے جھک کر ہائٹ کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔

"اسے اب ہوش میں لانے کی کیا ضرورت ہے۔ گولی مار کر ختم کرو اسے"...... تنویر نے کہا۔

"اب اسے گولی مارنا مرے کو مارے شاہ مدار کے مصداق ہو چکا ہے۔ اس کی دونوں ٹانگیں ناکارہ ہو چکی ہیں۔ اب یہ زندگی بھر کبھی اپنی ٹانگوں پر کھڑا نہ ہو سکے گا اور نہ ہی ٹانگوں کو حرکت دے سکے گا"...... عمران نے اسی طرح جھکے جھکے انداز میں جواب دیا اور پھر جب ہائٹ کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے تو عمران نے ہاتھ ہٹائے اور سیدھا کھڑا ہو گیا۔ چند لمحوں بعد ہی ہائٹ نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ اس کے ساتھ ہی اس کا چہرہ تکلیف کی شدت سے بگڑ سا گیا اور اس کے منہ سے مسلسل کراہیں سی نکلنے لگیں۔ اس نے اپنے جسم کو سمیٹ کر اٹھنے کی کوشش کی لیکن ناف کے نیچے اس کا جسم مکمل طور پر بے حس و

حرکت ہو چکا تھا۔ البتہ چند لمحوں بعد وہ جھٹکا کھا کر اٹھ کر اس انداز میں کولہوں کے بل بیٹھ گیا جیسے فرش پر ٹانگیں پسار کر آدمی بیٹھتا ہے۔ عمران اور اس کے ساتھی خاموش کھڑے تھے۔

"یہ۔ یہ مجھے کیا ہو گیا ہے۔ یہ میرا نچلا جسم کیوں حرکت نہیں کر رہا"...... ہائٹ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے اور کراہتے ہوئے انداز میں کہا۔

"تم کراس بوم کا شکار ہو چکے ہو ہائٹ اور تمہیں معلوم ہو گا کہ کراس بوم کے شکار کے ساتھ کیا ہوتا ہے"...... عمران نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کراس بوم۔ مم۔ مم۔ مگر میں نے تو تمہیں سپر کساگ لگایا تھا۔ سپر کساگ کے دوران کراس بوم کیسے لگ سکتا ہے۔ نہیں۔ ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے۔ نہیں۔ تم غلط کہہ رہے ہو۔ ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے"...... ہائٹ نے بڑے پریقین سے لہجے میں لیکن کراہتے ہوئے انداز میں کہا۔

"تم نے واقعی مجھے دنیا کا سب سے خطرناک داؤ سپر کساگ لگانے کی کامیاب کوشش کی تھی اور اگر یہ داؤ لگ جاتا تو میرے بچ نکلنے کا ایک فیصد بھی چانس باقی نہ رہتا لیکن تم سے معمولی سی غلطی ہو گئی ہائٹ۔ سپر کساگ لگاتے وقت آدمی کو اپنے دونوں کاندھے کسی صورت بھی فرش پر نہیں لگنے دینے چاہئیں بلکہ اوپر والے جسم کو گھما کر ایک کاندھا فرش پر رکھنا چاہئے لیکن تم نے دونوں کاندھے

فرش پر لگا دیئے جس کی وجہ سے مجھے کراس بوم لگانے کا موقع مل گیا
اور نتیجہ تمہارے سامنے ہے"...... عمران نے جواب دیا تو ہائٹ کی
آنکھیں پھیلتی چلی گئیں۔ اس نے جواب دینے کے لئے منہ کھولا لیکن
پھر کچھ کہنے کی بجائے دوبارہ منہ بند کر لیا جیسے اس کے پاس کہنے کے
لئے اب کچھ نہ رہا ہو۔

" تم اب بھی ٹھیک ہو سکتے ہو ہائٹ"...... چند لمحوں کی خاموشی
کے بعد عمران نے کہا تو ہائٹ بے اختیار چونک پڑا۔

" نہیں۔ میں نے چیک کر لیا ہے کہ اب میں کسی صورت بھی
نارمل نہیں ہو سکتا۔ کراس بوم کے بعد بحالی ناممکن ہے۔ تم پلیز
مجھے گولی مار دو ورنہ دوسری صورت یہی ہو سکتی ہے کہ میں اپنا سر
فرش پر مار کر خودکشی کر لوں"...... ہائٹ نے کہا۔

" تم مجھے جانتے ہو ہائٹ۔ میں غلط بیانی کرنے کا عادی نہیں
ہوں۔ جب میں کہہ رہا ہوں کہ تم ٹھیک ہو سکتے ہو تو اس کا یہی
مطلب ہے کہ تم واقعی ٹھیک ہو سکتے ہو"...... عمران نے انتہائی
سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" کیا۔ کیا واقعی۔ اوہ۔ اوہ۔ پلیز۔ یا تم مجھ پر رحم کھاؤ اور مجھے
گولی مار دو یا پھر مجھے ٹھیک کر دو۔ میرا وعدہ کہ میں واپس چلا جاؤں
گا۔ میں اپنی شکست تسلیم کرتا ہوں"...... ہائٹ نے کہا۔

" تمہاری واپسی اور شکست تسلیم کرنے سے مجھے کیا فائدہ ہو گا
ہائٹ۔ تمہیں معلوم ہے کہ میں نے بہرحال اپنا مشن مکمل کرنا

ہے۔ اگر تم میرا مشن مکمل کرنے میں مدد دو تو میں تمہیں ٹھیک کر
سکتا ہوں اور یہ بھی بتا دوں کہ ٹھیک ہونے کے بعد اگر تم چاہو تو
بے شک دوبارہ میرے مقابلے پر آ جانا۔ مجھے کوئی اعتراض نہ ہو
گا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تم کیا مدد چاہتے ہو۔ میں لیبارٹری میں تو داخل نہیں ہو سکتا
اس لئے میں تمہاری کیا مدد کر سکتا ہوں"...... ہائٹ نے کہا۔

" تم صرف اتنا کرو کہ مجھے لیبارٹری کے داخلے کے گیٹ کا راستہ
بتا دو کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ تم اس گیٹ تک جا چکے ہو"۔ عمران
نے کہا۔

" تمہیں کیسے معلوم ہوا"...... ہائٹ نے انتہائی حیرت بھرے
لہجے میں کہا۔

" تم نے ڈاکٹر باب سے وہاں ملاقات کی اور اس سے حفاظتی
انتظامات کے بارے میں تفصیلات معلوم کی تھیں"...... عمران نے
کہا۔

" مم۔ مم۔ مگر تمہیں کیسے معلوم ہو گیا۔ اس کا علم تو سٹوارٹ
کو بھی نہیں تھا"...... ہائٹ کی حیرت مزید بڑھ گئی تھی۔

" میں نے ڈاکٹر باب سے تمہاری آواز اور لہجے میں کال کی تھی
تاکہ میں اس سے حفاظتی انتظامات کی تفصیل معلوم کر سکوں۔ تب
مجھے معلوم ہوا کہ تم اس سلسلے میں باقاعدہ ڈاکٹر باب سے لیبارٹری
کے داخلی گیٹ پر ملاقات کر کے پہلے ہی تفصیلات حاصل کر چکے

ہو"...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا تو ہائٹ نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

" تم نجانے کیا ہو۔ بہرحال انسان نہیں ہو"...... ہائٹ نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

" تم مجھے اشرف المخلوقات کی صف سے نکال کر میرے ساتھ زیادتی کر رہے ہو۔ بہرحال اس راستے کی تفصیلات بتا دو تو میں تمہیں ٹھیک کر دیتا ہوں۔ اس کے بعد اگر تم چاہو تو اپنے ان ساتھیوں کے پاس چلے جانا جو ابھی تک وہاں ڈیوٹی دے رہے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ میں بتا دیتا ہوں۔ اب مجھے اس سے کچھ حاصل نہ ہو گا۔ میں بہرحال شکست کھا چکا ہوں"...... ہائٹ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تفصیل بتانی شروع کر دی۔ عمران نے آخر میں سوالات کر کے اپنی مرضی کی تمام تفصیلات حاصل کر لیں تو اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" صفدر"...... عمران نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

" یس"...... صفدر نے چونک کر جواب دیا۔

" تم ہائٹ کی بائیں ٹانگ پکڑو اور تنویر تم اس کی دائیں ٹانگ"۔ عمران نے صفدر اور تنویر سے مخاطب ہو کر کہا تو .. دونوں آگے بڑھے اور انہوں نے عمران کی ہدایت کے مطابق ہائٹ کی ٹانگیں پکڑ لیں۔ عمران نے ہائٹ کو منہ کے بل نیچے فرش پر لیٹنے کا

ہا اور جب وہ لیٹ گیا تو عمران کیپٹن شکیل سے مخاطب ہوا۔

" کیپٹن شکیل تم اس کے دونوں کاندھوں پر کھڑے ہو جاؤ اور یال رکھنا کہ اس کے کاندھے زمین سے اوپر نہ اٹھیں"...... عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا اور پھر وہ فرش پر اوندھے پڑے ہوئے ہائٹ کے دونوں کاندھوں پر پیر رکھ کر کھڑا ہو گیا۔

" صفدر تم اس کی ٹانگ کو موڑ کر اس کے سر کی طرف لے آؤ لکن آہستہ آہستہ اور جب میں کہوں تو تم نے اسے تنویر کی طرف گھما ر جھٹکا دینا ہے اور تنویر تم اس کی ٹانگ دوسری سائیڈ سے اس کے ر کی طرف لے آؤ گے اور جب میں کہوں گا تم نے اسے صفدر کی رف گھما کر جھٹکا دینا ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی س نے ان دونوں کو اشارہ کیا اور وہ دونوں اس کی ہدایت پر عمل رنے میں مصروف ہو گئے۔

" دونوں ایک دوسرے کی طرف گھما کر جھٹکا دو"...... عمران نے چانک کہا تو ان دونوں نے ایسا ہی کیا۔ کھٹاک کھٹاک کی ہلکی ہلکی وازیں پیدا ہوئیں اور ہائٹ کا اوپر والا جسم تڑپا لیکن چونکہ اس کے اندھوں پر کیپٹن شکیل کھڑا تھا اس لئے وہ پوری طرح تڑپ نہ سکا لبتہ ہائٹ کے منہ سے ایسی چیخ ضرور نکلی تھی جیسے کوئی گہرے نوئیں کی تہہ میں کھڑا چیخ رہا ہو اور پھر خاموشی طاری ہو گئی۔

" بس اب ٹانگیں واپس فرش پر رکھ دو اور کیپٹن شکیل تم نیچے اتر ؤ"...... عمران نے کہا تو صفدر اور تنویر نے ہائٹ کی ٹانگیں واپس

فرش پر لٹا دیں جبکہ کیپٹن شکیل اچھل کر نیچے فرش پر کھڑا ہو گیا۔ البتہ ہائٹ ویسے ہی بے حس و حرکت اور خاموش اوندھے منہ پڑا ہوا تھا۔

" اسے پلٹ دو کیپٹن شکیل "...... عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل نے جھک کر اسے سیدھا لٹا دیا۔ ہائٹ ایک بار پھر بے ہوش ہو چکا تھا۔

" اب اس کا ناک اور منہ بند کر کے اسے ہوش میں لے آؤ "۔ عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل ایک بار پھر اس پر جھک گیا۔ اس نے دونوں ہاتھوں سے اس کا ناک اور منہ بند کر دیا۔

" اتنی محنت کیوں کر رہے ہو۔ اس نے تمہیں ہلاک کرنے میں کوئی کسر تو نہیں چھوڑی تھی "...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" جو کچھ اس نے کیا وہ اس کا کام تھا اور جو میں کر رہا ہوں وہ میرا کام ہے اور یہی ہم دونوں میں فرق ہے "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے کیپٹن شکیل ہاتھ ہٹا کر سیدھا کھڑا ہو گیا اور چند لمحوں بعد ہائٹ نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں اور پھر اس نے لاشعوری طور پر اپنے جسم کو سمیٹا تو سب یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ ہائٹ کی دونوں ٹانگیں باقاعدہ حرکت کر رہی تھیں اور پھر ہائٹ بے اختیار نہ صرف اٹھ کر بیٹھ گیا بلکہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

" اوہ۔ اوہ۔ یہ تو کرامت ہے۔ اوہ۔ اوہ۔ میں ٹھیک ہو گیا ہوں۔ بالکل ٹھیک ہو گیا ہوں "...... ہائٹ نے انتہائی حیرت

بھرے اور یقین نہ آنے والے لہجے میں کہا۔

" میں نے وعدہ کیا تھا ہائٹ۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے مجھے وعدہ پورا کرنے کی توفیق دے دی ہے۔ اب تم ٹھیک ہو تم جا سکتے ہو "...... عمران نے کہا تو ہائٹ بے اختیار عمران کے قدموں میں جھک گیا۔

" ارے ارے۔ یہ کیا کر رہے ہو نانسنس۔ تم وہی ہائٹ ہو جو آج تک اپنے چیف کے سامنے نہ جھکا تھا "...... عمران نے اسے اٹھاتے ہوئے کہا۔

" میں ساری زندگی کسی انسان کے آگے نہیں جھکا عمران لیکن آج تم نے مجھے واقعی اپنے سامنے جھکنے پر مجبور کر دیا ہے۔ تم عظیم انسان ہو۔ عظیم ظرف کے مالک ہو "...... ہائٹ نے انتہائی جذباتی لہجے میں کہا۔

" ہم مسلمان صرف اللہ تعالیٰ کے سامنے جھکتے ہیں۔ کسی انسان کے سامنے جھکنا ہماری سرشت میں ہی نہیں ہے اور میں نے تم پر کوئی احسان نہیں کیا۔ تم نے میرے مشن میں میری مدد کی ہے۔ میں نے تمہیں ٹھیک کر دیا ہے اور بس "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" نہیں۔ یہ اتنی معمولی بات نہیں ہے عمران۔ تم نے مجھ پر قابو پانے کے بعد مجھے گولی مارنے کی بجائے مجھے نہ صرف ٹھیک کر دیا بلکہ مجھے جانے کی بھی اجازت دے دی ہے جبکہ میں تمہارے

مقابلے میں انتہائی کم ظرف انسان ثابت ہوا ہوں کہ تم جکڑے
ہوئے تھے اور میں تم پر فائر کھولنے والا تھا۔ تم نے میری آنکھیں
کھول دی ہیں۔ آج کے بعد جب کبھی بھی تمہیں میری یا میرے کسی
ساتھی کی ضرورت ہو تو تم بلا تکلف مجھے آواز دے سکتے ہو۔ میں اپنی
جان دے کر بھی تمہاری آواز پر لبیک کہوں گا"...... ہائٹ نے بڑے
جذباتی سے لہجے میں کہا۔

"تم خواہ خواہ جذباتی ہو گئے ہو۔ بہرحال اب یا تو ہمیں اجازت
دے دو یا تم خود اپنے ساتھیوں کے پاس چلے جاؤ"...... عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے اب اس مشن سے کوئی دلچسپی نہیں رہی اس لئے میں اپنے
ساتھیوں کو کال کر کے واپس چلا جاؤں گا۔ اب تم جانو اور
لیبارٹری۔ میں بہرحال تمام عمر تمہارا ممنون رہوں گا"...... ہائٹ
نے کہا اور تیزی سے قدم بڑھاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ
گیا۔

"آج معلوم ہوا ہے عمران صاحب کہ آخر آپ کیسے لوگوں کو
دوست بنا لیتے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں واقعی۔ اب ہائٹ ساری عمر اس کی دوستی کا دم بھرتا رہے
گا"...... تنویر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"پہلے تو تم کہہ رہے تھے کہ اسے زندہ رکھنا اور ٹھیک کرنا
حماقت ہے۔ اب یہ بات کر رہے ہو"...... جولیا نے کہا۔

"پہلے میں جو کچھ کہہ رہا تھا وہ بھی درست تھا لیکن اب اس ہائٹ
کا ردعمل دیکھ کر جو کچھ کہہ رہا ہوں یہ بھی درست ہے"...... تنویر
نے جواب دیا تو سب اس کے اس ڈپلومیٹک انداز کے جواب پر بے
اختیار ہنس پڑے۔

لیبارٹری انچارج ڈاکٹر باب لیبارٹری کے اندر بنے ہوئے اپنے مخصوص آفس میں بیٹھا ایک فائل کے مطالعہ میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی۔ اس نے فائل سے نظریں ہٹائے بغیر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس "...... ڈاکٹر باب نے سپاٹ سے لہجے میں کہا۔

" ڈاکٹر راجر بول رہا ہوں "...... دوسری طرف سے ایک متوحش سی آواز سنائی دی تو ڈاکٹر باب بے اختیار چونک پڑا۔

" کیا بات ہے ڈاکٹر راجر۔ آپ کچھ پریشان سے لگ رہے ہیں "...... ڈاکٹر باب نے کہا۔

" آپ پریشان کہہ رہے ہیں جبکہ مجھے اپنا ذہن ہی ماؤف ہوتا محسوس ہو رہا ہے "...... ڈاکٹر راجر نے جواب دیا تو ڈاکٹر باب کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

" کیا ہوا ہے جو آپ اس قدر جذباتی ہو رہے ہیں "...... ڈاکٹر باب نے کہا۔

" ماسٹر کمپیوٹر کا سیکشن ڈی پھر کام کرنا بند کر گیا ہے اور نہ صرف کام کرنا بند کر گیا ہے بلکہ اس نے سیکشن ایف میں بھی مداخلت شروع کر دی ہے اور سیکشن ایف کی بیسک کی تبدیل کر دی ہے جس کے نتیجے میں اب ماسٹر کمپیوٹر کی فگرنگ مکمل طور پر غلط ہو چکی ہے۔ ایسی صورت میں آپ بتائیں کہ میں کیا کروں "...... ڈاکٹر راجر نے کہا تو ڈاکٹر باب بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

" یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ یہ کیسے ممکن ہے "...... ڈاکٹر باب نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" آپ خود آ کر دیکھ لیں "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" میں آ رہا ہوں "...... ڈاکٹر باب نے کہا اور پھر رسیور کریڈل پر پٹخ کر وہ تیزی سے مڑنے ہی لگا تھا کہ فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس "...... ڈاکٹر باب نے کہا۔

" میں انٹرنس گیٹ سے رابرٹ بول رہا ہوں جناب "۔ دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

" کیا ہوا۔ کیوں کال کیا ہے "...... ڈاکٹر باب نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" جناب۔ چھ افراد کو ریڈ ایریئے کی طرف آتے ہوئے مارک کیا

گیا ہے جن میں دو عورتیں اور چار مرد ہیں۔ یہ سب ایکزیمین ہیں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تو مجھے کال کیوں کیا ہے۔ وہ اگر ریڈ ایریئے میں داخل ہوں گے تو خود بخود ہلاک ہو جائیں گے"...... ڈاکٹر باب نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور رسیور دوبارہ کریڈل پر پٹخ کر وہ تیزی سے مڑا اور کمرے سے باہر نکل کر راہداری سے گزرتا ہوا ہال نما کمرے میں داخل ہوا جس کی ایک سائیڈ پر اندھے شیشے کا بنا ہوا بڑا سا کمرہ تھا جس کے دروازے پر ماسٹر کمپیوٹر کے الفاظ سرخ رنگ سے لکھے ہوئے دور سے نظر آ رہے تھے۔ ہال میں ہر طرف مشینری نصب تھی جس کے سامنے سٹولوں پر بیٹھے ہوئے افراد اس مشینری پر کام کرنے میں مصروف تھے۔ ڈاکٹر باب تیز تیز قدم اٹھاتا اس اندھے شیشے والے کمرے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہوا تو کمرے کی سامنے والی دیوار میں ایک قد آدم مشین موجود تھی جس میں ہزاروں نہیں تو سینکڑوں چھوٹے بڑے بلب جل بجھ رہے تھے اور پوری مشین کی سطح پر پھیلے ہوئے چھوٹے بڑے ڈائلوں میں بھی حرکت نمایاں نظر آ رہی تھی۔ اس مشین کے سامنے دو کرسیاں موجود تھیں جن میں سے ایک کرسی پر ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے جسم پر سفید رنگ کا اوور آل تھا۔ یہ ماسٹر کمپیوٹر کا چیف انجینئر ڈاکٹر راجر تھا اور سپر کمپیوٹر پر اسے پوری دنیا میں اتھارٹی سمجھا جاتا تھا۔ وہ ڈاکٹر باب کو دیکھ کر کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے چہرے

یرت کے ساتھ ساتھ شدید الجھن کے تاثرات موجود تھے۔

"کیا ہوا ہے ڈاکٹر راجر۔ میں تو آپ کی بات کا مطلب ہی نہیں سکا"...... ڈاکٹر باب نے کہا۔

"ادھر دیکھیں سر۔ ادھر فگرنگ چیک کریں اور ادھر اس حصے کو میں۔ آپ کو خود معلوم ہو جائے گا کہ کیا ہو رہا ہے"...... ڈاکٹر رنے سپر کمپیوٹر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر باب آگے کر کمپیوٹر کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ اس کی تیز نظریں ہر چیز کا بغور ہ لے رہی تھیں اور پھر اس کا چہرہ بگڑتا چلا گیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ واقعی یہ تو فگرنگ ہی غلط دی جا رہی ہے۔ اوہ۔ اسے کر دو ورنہ سب کچھ تباہ ہو جائے گا"...... ڈاکٹر باب نے اچانک ۂ ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں نے آپریشنل سیکشن بند کر دیا ہے ورنہ اب تک تو سب کیا یا ختم ہو چکا ہوتا۔ یہ تو میں نے صرف آپ کو دکھانے کے لئے ہ سکرین آن کر رکھا ہے"...... ڈاکٹر راجر نے جواب دیتے ہوئے
۔

"ویری بیڈ راجر۔ لیکن یہ سب ہوا کیسے۔ اس قدر ایڈوانس سپر ٹر کمپیوٹر آخر کس طرح اس حالت کو پہنچ گیا۔ یہ تو سیلف ماسٹر ،۔ یہ تو اپنی انٹرنل خرابیاں خود دور کر لیتا ہے۔ پھر"...... ڈاکٹر ب نے کرسی پر تقریباً گرتے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہے ڈاکٹر باب۔ جہاں تک میرا خیال ہے اس کے

مدر سسٹم میں کہیں فالٹ ہوا ہے اور پھر وہ بڑھتا چلا گیا ہے۔ یہ اپ
مدر سسٹم میں پیدا ہونے والی خرابی کو خود دور نہیں کر سکتا"۔ ڈاک
راجر نے بھی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

" لیکن یہ کیسے ممکن ہے ڈاکٹر راجر کہ سپر ماسٹر کمپیوٹر کے مد
سسٹم میں اس طرح اچانک خرابی پیدا ہو جائے۔ نہیں۔ ایسا ت
ممکن ہی نہیں ہے"...... ڈاکٹر باب نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" لیکن ایسا ممکن ہو چکا ہے ڈاکٹر باب اور اب اس کے سوا او
کوئی صورت نہیں ہے کہ اس کی جگہ دوسرا سپر ماسٹر کمپیوٹر نصب کیا
جائے"...... ڈاکٹر راجر نے حتمی لہجے میں کہا۔

" لیکن تب تک تو لیبارٹری مکمل طور پر آف رہے گی"...... ڈاک
باب نے کہا۔

" ظاہر ہے اور کیا ہو سکتا ہے۔ اگر ہم نے اسے چیک کرنے کے
لئے بھی آن کیا تو اب تک کی ساری محنت ختم ہو جائے گی اور ہم
دوبارہ زیرو پر پہنچ جائیں گے"...... ڈاکٹر راجر نے جواب دیتے ہوئے
کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ڈاکٹر باب کوئی جواب دیتا اچانک پاس
پڑے ہوئے انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی تو ڈاکٹر راجر نے ہاتھ بڑھا کر
رسیور اٹھا لیا۔

" یس۔ ڈاکٹر راجر بول رہا ہوں"...... ڈاکٹر راجر نے کہا۔

" میں انٹرنس گیٹ سے رابرٹ بول رہا ہوں۔ کیا ڈاکٹر باب
یہاں موجود ہیں"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

" ہاں۔ بات کیجئے"...... ڈاکٹر راجر نے کہا اور رسیور ڈاکٹر باب
ی طرف بڑھاتے ہوئے اسے رابرٹ کے بارے میں بتا دیا۔

" کیا بات ہے رابرٹ"...... ڈاکٹر باب نے جھٹکے دار لہجے میں کہا
یسے اس وقت رابرٹ کی کال نے اسے ذہنی طور پر ڈسٹرب کر دیا
ا۔

" سر۔ وہ چھ ایکریمی ریڈ ایریئے میں داخل ہو چکے ہیں لیکن نہ ہی
ڈ فائرنگ ہوئی ہے اور نہ ہی چیک آؤٹ کنٹرول سسٹم نے کال کیا
ہے اور وہ لوگ تقریباً آؤٹ گیٹ کے قریب پہنچ چکے ہیں"۔ رابرٹ
نے انتہائی متوحش سے لہجے میں کہا۔

" ماسٹر کمپیوٹر خراب ہو گیا ہے اور اس کا آپریشنل سیکشن آف کر
ا گیا ہے اس لئے اب سائنسی حفاظتی انتظامات آف ہو چکے ہیں۔ تم
یسا کرو کہ اپنے آدمی بھیج کر انہیں ہلاک کرا دو"...... ڈاکٹر باب نے
ریباً چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

" اوہ۔ اوہ۔ مگر ڈاکٹر باب۔ اس کے لئے تو مجھے آؤٹ گیٹ کھولنا
ے گا"...... رابرٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اوہ نہیں۔ مین گیٹ مت کھولو۔ پھرنے دو انہیں وہاں۔ وہ
در تو داخل ہی نہیں ہو سکتے۔ وہ جو بھی ہیں خود ہی گھوم پھر کر
پس چلے جائیں گے اور سنو۔ اب مجھے ڈسٹرب نہ کرنا۔ ہم اس سے
یادہ سیریس مسئلے میں پھنسے ہوئے ہیں"...... ڈاکٹر باب نے تیز
جے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور کریڈل پر پنچ دیا۔

"اب کیا کرنا ہے ڈاکٹر راجر۔ یہ تو انتہائی نازک اور بھیانک مسئلہ ہے۔ میرا خیال ہے کہ مجھے ڈیفنس سیکرٹری سے بات کرنا ہو گی"...... ڈاکٹر باب نے کہا۔

"کرنا کیا ہے۔ اب یہ سپر ماسٹر کمپیوٹر تو یہاں ویسے بھی ٹھیک نہیں ہو سکتا اس لئے اس کی جگہ دوسرا کمپیوٹر منگوائیں۔ اسے ہم یہاں نصب کر کے آن کریں گے اور بیک اپ ریزرو ڈیٹا اس میں ٹرانسفر کر کے اسے واپس بھجوا دیں گے۔ اس کے سوا تو اب مزید کچھ نہیں ہو سکتا"۔ ڈاکٹر راجر نے جواب دیا۔

"اوکے۔ میں بات کرتا ہوں"...... ڈاکٹر باب نے کہا اور اٹھ کر واپس دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اپنے آفس میں داخل ہوا تو فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ ڈاکٹر باب نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... ڈاکٹر باب نے تیز لہجے میں کہا۔

"ہائٹ آپ سے انتہائی ضروری بات کرنا چاہتا ہے"۔ دوسری طرف سے ان کے پرسنل سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"ایک تو اس نے مجھے تنگ کر رکھا ہے۔ کراؤ بات"...... ڈاکٹر باب نے بڑبڑاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہیلو سر۔ ہائٹ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ہی ہائٹ کی آواز سنائی دی۔

"کیا بات ہے مسٹر ہائٹ"...... ڈاکٹر باب نے بڑی مشکل سے اپنے آپ کو کنٹرول میں رکھتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر باب۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس آپ کی لیبارٹری کی تباہی کے لئے خاصا کام کر چکی ہے۔ لیبارٹری کے عقبی طرف وہ ایک کریک میں داخل ہو کر وہاں موجود سرخ رنگ کی دیوار پر انتہائی خوفناک بم بھی فائر کر چکے ہیں۔ گو انہیں ناکامی ہوئی ہے لیکن اب وہ لیبارٹری کے مین گیٹ کو توڑنا چاہتے ہیں اور انہیں مین گیٹ کے بارے میں سب کچھ معلوم ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ڈاکٹر باب نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"آپ کیا کر رہے ہیں۔ کیا آپ کے ذمے یہی کام رہ گیا ہے کہ آپ صرف مجھے اطلاع دیتے رہیں۔ حکومت نے آپ کی خدمات صرف اس لئے ہائر کی ہیں کہ آپ انہیں روکیں۔ انہیں ہلاک کریں"۔ ڈاکٹر باب بے اختیار پھٹ پڑا۔

"آئی ایم سوری ڈاکٹر باب۔ میرے گروپ کے سب افراد ہلاک ہو چکے ہیں اور میں بھی شدید زخمی ہوا ہوں۔ اس لئے میں واپس جا رہا ہوں۔ آپ حکومت سے بے شک کہہ دیں۔ میں نے آپ کو اس لئے کال کیا ہے کہ آپ اپنی حفاظت کا خود ہی بندوبست کر لیں"۔ دوسری طرف سے تلخ لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ڈاکٹر باب نے رسیور رکھ دیا۔

"جب وہ دیوار نہیں توڑ سکے تو مین گیٹ کیسے توڑ سکتے ہیں نانسنس۔ اس کا کام صرف اطلاع دینا ہی رہ گیا ہے"...... ڈاکٹر باب نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور فون پیس کے

نیچے لگا ہوا بٹن پریس کر دیا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے ان کے پرسنل سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"ڈیفنس سیکرٹری صاحب سے بات کراؤ۔ ابھی اور اسی وقت"...... ڈاکٹر باب نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ تقریباً پانچ منٹ بعد گھنٹی بج اٹھی تو ڈاکٹر باب نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... ڈاکٹر باب نے کہا۔

"ڈیفنس سیکرٹری صاحب ایک انتہائی اہم میٹنگ میں مصروف ہیں۔ وہ ایک گھنٹے بعد فارغ ہوں گے۔ میں نے ان کے سیکرٹری سے کہہ دیا ہے کہ جیسے ہی وہ فارغ ہوں ان کی بات آپ سے کرا دی جائے"...... دوسری طرف سے ان کے پرسنل سیکرٹری نے کہا۔

"اوہ۔ پھر ایسا کرو کہ سپیشل ایجنسی کے چیف جیفرے سے بات کراؤ"...... ڈاکٹر باب نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور ڈاکٹر باب نے رسیور رکھ دیا۔ وہ اب جیفرے کو بتانا چاہتا تھا کہ اس کا بھیجا ہوا ہائٹ کس طرح ناکام ہو گیا ہے۔ اس جیفرے نے ہائٹ کی اتنی تعریف کی تھی کہ جیسے وہ ناممکن کو بھی ممکن بنا سکتا ہے۔ تھوڑی دیر بعد گھنٹی بج اٹھی تو ڈاکٹر باب نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... ڈاکٹر باب نے کہا۔

"سپیشل ایجنسی کے چیف جیفرے لائن پر ہیں جناب"۔ دوسری طرف سے پرسنل سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"کراؤ بات"...... ڈاکٹر باب نے کہا۔

"ہیلو۔ جیفرے بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد جیفرے کی باوقار سی آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر باب بول رہا ہوں لیبارٹری انچارج"...... ڈاکٹر باب نے کہا۔

"یس ڈاکٹر۔ خیریت۔ کیسے آپ نے مجھے براہ راست کال کیا ہے"...... دوسری طرف سے قدرے پریشان سے لہجے میں کہا گیا۔

"آپ نے جس سپیشل ایجنٹ ہائٹ کو لیبارٹری کی حفاظت کے لئے بھجوایا تھا وہ ناکام ہو چکا ہے"...... ڈاکٹر باب نے بڑے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"ناکام ہو چکا ہے۔ کیا مطلب۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں"۔ جیفرے کی انتہائی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"اس نے مجھے فون کیا ہے۔ اس نے بتایا ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ لیبارٹری کی تباہی کے لئے کام کر رہے ہیں جبکہ اس کا پورا گروپ ہلاک ہو چکا ہے اور وہ خود شدید زخمی ہوا ہے اور اب وہ واپس جا رہا ہے۔ میں نے سوچا کہ آپ کو اطلاع کر دوں"...... ڈاکٹر باب نے اسی طرح طنزیہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ وری بیڈ۔ لیبارٹری تو محفوظ ہے ناں"...... دوسری

طرف سے اس بار انتہائی متوحش سے لہجے میں کہا گیا۔

" ہاں۔ لیبارٹری تو محفوظ ہے اور اس نے بہرحال محفوظ رہنا ہے۔ اس کی تو آپ فکر نہ کریں۔ میں نے تو آپ کو اس لئے اطلاع دی ہے کہ آپ کو معلوم ہو جائے کہ آپ کا بھیجا ہوا آدمی ناکام ہو چکا ہے اور پلیز اب مزید کسی آدمی کو بھیجنے کی ضرورت نہیں ہے "۔ ڈاکٹر باب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ڈاکٹر باب۔ پاکیشیائی ایجنٹ انتہائی خطرناک ایجنٹ ہیں۔ آپ پلیز اپنے حفاظتی انتظامات کی مکمل اور مسلسل چیکنگ کرتے رہیں۔ یہ پاکیشیائی ایجنٹ کچھ بھی کر سکتے ہیں۔ میں اس دوران اپنی ایجنسی کا ایک اور سیکشن وہاں بھجواتا ہوں لیکن بہرحال اسے وہاں پہنچنے میں وقت تو لگ ہی جائے گا "...... جیفرے نے کہا۔

" کسی کو بھیجنے کی ضرورت نہیں ہے مسٹر جیفرے۔ ہم اپنی حفاظت خود کر سکتے ہیں اور میں ڈیفنس سیکرٹری صاحب سے خود ہی کہہ دوں گا کہ میں نے آپ کو منع کر دیا ہے "...... ڈاکٹر باب نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ آپ بہرحال انچارج ہیں "...... دوسری طرف سے ایسے لہجے میں کہا گیا جیسے بولنے والے کے ذہن پر پڑا ہوا بوجھ اتر گیا ہو۔

" اوکے "...... ڈاکٹر باب نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

سورج کی روشنی ہر طرف پھیلی ہوئی تھی اور عمران اپنے ساتھیوں سمیت بڑے اطمینان بھرے انداز میں ویران پہاڑی چٹانوں کو پھلانگتا ہوا آگے بڑھتا چلا جا رہا تھا۔

" عمران صاحب۔ لیبارٹری کے گرد حفاظتی سرکل ہے جس میں داخل ہونے والا خود بخود جل کر راکھ ہو جاتا ہے "...... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا۔

" مجھے معلوم ہے "...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" وہ سرکل کہاں ہے۔ کیا تمہیں معلوم ہے "...... جولیا نے کہا۔

" وہ سرکل اب ختم ہو چکا ہے اس لئے فکر مت کرو۔ ہم بڑے اطمینان سے لیبارٹری کے داخلی دروازے تک پہنچ جائیں گے "۔ عمران نے جواب دیا تو اس کے سارے ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا آپ نے ان انتظامات کو آف کر دیا ہے۔ کیسے"...... اس بار صفدر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم لوگ تو جاگرن جا کر گھوڑے بیچ کر سو گئے تھے جبکہ میں نے باقاعدہ کام کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"کیا کام"...... جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"یہی کہ ساری رات جاگتا رہا ہوں"...... عمران نے جواب دیا۔

"کیوں۔ کیا ہوا تھا تمہیں"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جو بے چارے شاعروں کو ہوتا ہے۔ رات کو جاگ جاگ کر تارے گنتے رہتے ہیں"...... عمران نے جواب دیا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"تم شاعروں کو خواہ مخواہ بدنام نہ کیا کرو۔ اپنی بات کرو۔ کس لئے جاگتے رہے تھے"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ کیا آپ لیبارٹری کے محل وقوع کو تلاش کرتے رہے ہیں"...... صفدر عمران کے جواب دینے سے پہلے بول پڑا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ عمران نے جس انداز میں جواب دینا ہے اس سے معاملات بگڑ سکتے ہیں اور اصل بات درمیان میں ہی گول ہو جاتی ہے۔

"وہ تو میں پہلے ہی تلاش کر چکا تھا"...... عمران نے جواب دیا۔

"تو پھر"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرا خیال ہے عمران صاحب لیبارٹری کے ماسٹر کمپیوٹر میں گڑبڑ کرنے کی ترکیبیں سوچتے رہے ہوں گے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ جاگرن میں بیٹھ کر لیبارٹری کے سپر ماسٹر کمپیوٹر میں گڑبڑ کر دی جائے۔ تم نے بھی عمران کو مافوق الفطرت سمجھ لیا ہے"...... تنویر نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ان معاملات میں عمران صاحب واقعی مافوق الفطرت صلاحیتیں رکھتے ہیں۔ اس سے پہلے بھی یہ صرف فون کال کر کے بڑی بڑی جدید اور محفوظ ترین لیبارٹریاں تباہ کر چکے ہیں۔ پھر بھی تمہیں ان کے مافوق الفطرت ہونے پر یقین نہیں آ رہا"...... کیپٹن شکیل نے جواب دیا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"ہاں۔ تمہاری بات درست ہے۔ واقعی مجھے یاد نہ رہا تھا"۔ تنویر نے اپنی عادت کے مطابق فوراً ہی اعتراف کرتے ہوئے کہا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ تنویر کیوں مان گیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم بتا دو"...... جولیا نے کہا۔

"اس لئے تاکہ مجھے مافوق الفطرت تسلیم کر کے میرا نام ہٹا دے اور خود سوئمبر جیت لے"...... عمران نے جواب دیا تو سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔

"عمران صاحب۔ کیا واقعی آپ حفاظتی انتظامات آف کر چکے ہیں۔ پلیز بتا دیں تاکہ ہم اطمینان سے آگے بڑھ سکیں ورنہ مجھے تو

واقعی یوں محسوس ہو رہا ہے جیسے ہمارا ہر اٹھنے والا قدم کسی بھی ۔ موت کا قدم بن سکتا ہے"...... اس بار صالحہ نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ واقعی تم درست کہہ رہی ہو۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ لوگ میرے پیچھے آنے کے باوجود اس قدر چوکنے اور محتاط ہو کہ جیسے موت کی وادی میں جا رہے ہو اور میں نہیں چاہتا کہ لیبارٹری تک پہنچتے پہنچتے تم سب کا نروس بریک ڈاؤن ہو جائے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تو کیا تم نے واقعی جاگرن میں بیٹھ کر لیبارٹری کے حفاظتی انتظامات آف کر دیئے ہیں۔ کیسے"...... جولیا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے ہائٹ سے لیبارٹری کا ٹیلی فون نمبر حاصل کر لیا تھا اور یہ بھی معلوم کر لیا تھا کہ یہ وائرلیس آپریٹڈ فون ہے۔ اس کی مدد سے میں نے لیبارٹری کا محل وقوع بھی نقشے پر ٹریس کر لیا اور اس کے ساتھ ساتھ میں نے سپر ماسٹر کمپیوٹر کو بھی فون کال کی مدد سے پریشان کر دیا کیونکہ وائرلیس آپریٹڈ فون کا تعلق سپر ماسٹر کمپیوٹر سے ہوتا ہے اور سپر ماسٹر کمپیوٹر کے ذریعے ہی کالز آگے ترسیل ہوتی ہیں۔ لیبارٹری کا جو فون نمبر تھا اس سے میں نے ماسٹر کمپیوٹر کا لنک نمبر تلاش کر لیا اور ماسٹر کمپیوٹر کو چیک کرنا شروع کر دیا۔ اس کارروائی میں مجھے ساری رات لگ گئی لیکن آخرکار میں نے اس کی بنیادی کی اور اس کی طاقت کا صحیح ادراک کر لیا۔ اس کے بعد اس کے مدد

لسسٹم میں گڑبڑ کرنا ممکن ہو گیا اور پھر صبح کو میں اپنے مقصد میں یاب ہو گیا۔ میں نے سپر ماسٹر کمپیوٹر کا نہ صرف ایک سیکشن آف دیا بلکہ دوسرے سیکشن کی بنیادی کی بھی تبدیل کر دی جس کے ۂ میں انہیں خود ہی ماسٹر کمپیوٹر کو مکمل طور پر آف کرنا پڑ گیا ورنہ ب کچھ تباہ ہو جاتا اور سپر ماسٹر کمپیوٹر کے آف ہوتے ہی سائنسی ظتی انتظامات بھی آف ہو گئے۔ اسی لئے میں اطمینان سے آگے ا جا رہا ہوں ورنہ یہاں سے سو گز پیچھے ہی ہماری راکھ چٹانوں پر چکی ہوتی"...... عمران نے کہا۔

" یہ کیسے ممکن ہے کہ صرف فون کال سے کسی سپر ماسٹر کمپیوٹر ۓ کر دیا جائے"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ایسا ہو چکا ہے صفدر۔ سائنس بہت آگے بڑھ چکی ہے جبکہ تم تک خطبہ نکاح بھی یاد نہیں کر سکے"...... عمران نے جواب دیا ول بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔

تو کیا اب وہاں سے فون کا رابطہ ختم ہو چکا ہے"...... جولیا نے ی موضوع بدلنے کے لئے پوچھا۔

نہیں۔ فون کا رابطہ گو سپر ماسٹر کمپیوٹر سے تھا لیکن چونکہ یہ یس آپریٹڈ فون ہے اس لئے سپر ماسٹر کمپیوٹر آف ہوتے ہی اس کا براہ راست وائرلیس کے ذریعے ہو گیا ہو گا اس لئے فون تو آف ہوا ہو گا البتہ سپر ماسٹر کمپیوٹر ضرور آف ہو گیا ہو گا"۔ عمران اب دیا۔

" عمران صاحب۔ کیا اب لیبارٹری کا گیٹ بھی کھل چکا ہو گا " کیپٹن شکیل نے کہا۔

" نہیں۔ اس کا تعلق ان سائنسی حفاظتی انتظامات سے نہیں ہے اس لئے وہ بند ہی ہو گا"...... عمران نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ یکلخت ٹھٹھک کر رک گیا اور اس کے رکتے ہی باقی ساتھی بھی رک گئے۔

" کیا ہوا"...... جولیا نے چونک کر پوچھا۔

" لیبارٹری کا داخلی گیٹ آ گیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک نوکیلی چٹان کے ایک حصے کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچا تو ہلکی سی گڑگڑاہٹ کے ساتھ ہی ایک خاصی بڑی چٹان اس طرح ایک سائیڈ پر ہٹتی چلی گئی جیسے پہیوں پر چلنے والا دروازہ سائیڈ پر خود بخود کھسک جاتا ہے۔ اب وہاں نیچے گہرائی میں جاتا ہوا باقاعدہ پختہ راستہ نظر آ رہا تھا۔

" آؤ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے اس راستے پر چلتا ہوا نیچے اترنے لگا۔ اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے چل رہے تھے اور پھر کافی دور گہرائی میں جا کر وہ رک گئے کیونکہ سامنے سرخ رنگ کی دیوار تھی۔ ویسی ہی دیوار جیسی وہ پہلے کریک سے گزر کر دیکھ چکے تھے۔

" اوہ۔ یہ تو ریڈ بلاکس کی دیوار ہے۔ یہ تو تباہ بھی نہیں ہو سکتی"...... صفدر نے کہا۔

" یہ دیوار نہیں ہے۔ لیبارٹری کا داخلی گیٹ ہے لیکن اسے اس انداز میں بنایا گیا ہے کہ دیکھنے والے اسے ریڈ بلاکس سے بنی ہوئی دیوار سمجھ کر واپس چلے جائیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اب یہ کھلے گا کیسے "...... صالحہ نے کہا۔

" کھل جا سم سم کہنا پڑے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب۔ میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ یہاں ہم خطرے میں ہیں"...... اچانک صفدر نے کہا۔

" تمہاری چھٹی حس گہرائی میں پہنچ کر ہی کام کرتی ہے شاید۔ بہرحال اپنی پشت پر موجود بیگ میں سے میزائل گن نکالو اور دروازہ کھول دو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اپنی پشت پر لدا ہوا بیگ اتارا اور اسے نیچے رکھ کر اس نے اس میں موجود میزائل گن کے پارٹس نکال کر انہیں تیزی سے جوڑنا شروع کر دیا۔

" سب لوگ مشین گنیں تیار کر لیں۔ دروازہ کھلتے ہی ہمیں تنویر ایکشن کرنا ہو گا"...... عمران نے اچانک سنجیدہ لہجے میں کہا تو سب تیزی سے حرکت میں آ گئے جبکہ عمران نے جیب سے ایک چھوٹی نال والا بھاری سی ساخت کا پسٹل نکال کر ہاتھ میں لے لیا اور باقی ساتھیوں نے مشین گنوں کے پارٹس نکال کر انہیں جوڑا اور پھر ان

میں میگزین لگا کر وہ تیار ہو گئے۔ تھیلے انہوں نے دوبارہ اپنی اپنی پشت پر باندھ لئے تھے لیکن ان کی زپیں کھلی ہوئی تھیں۔

"چلو کھل جا سم سم کہو صفدر"...... عمران نے مسکراتے ہوئے صفدر سے کہا تو صفدر نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی میزائل گن کا رخ دیوار کے درمیانی حصے کی طرف کر کے ٹریگر دبا دیا۔ ہلکے سے دھماکے کے ساتھ ہی گن سے سرخ رنگ کا ایک کیپسول نکل کر دیوار سے ٹکرایا اور اس کے ساتھ ہی ایک خوفناک اور کان پھاڑ دھماکہ ہوا اور دیوار کا درمیانی حصہ ٹوٹ کر اندرونی طرف کو جا گرا۔ دوسری طرف ایسا ہی راستہ دور تک جاتا دکھائی دے رہا تھا جیسے راستے سے وہ گزر کر یہاں تک پہنچے تھے۔ عمران چند لمحے غور سے اس راستے کو دیکھتا رہا۔

"اندر معاملہ صاف ہے۔ آؤ"...... عمران نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ سب اندرونی راستے پر دوڑتے ہوئے آگے بڑھے چلے جا رہے تھے کہ اچانک گڑگڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی ان کے قدموں تلے سے زمین غائب ہو گئی اور وہ باوجود کوشش کے سنبھل ہی نہ سکے اور انہیں یوں محسوس ہوا جیسے وہ سر کے بل کسی گہرے کنوئیں میں گرتے چلے جا رہے ہوں اور یہ احساس بھی انہیں صرف چند لمحوں کے لئے ہوا تھا۔ پھر ان کے ذہن ان کا ساتھ چھوڑ گئے پھر جس طرح گہری تاریکی میں جگنو چمکتا ہے اسی طرح عمران کے ذہن میں بھی روشنی کا نکتہ سا چمکا اور اس کے ساتھ ہی آہستہ آہستہ یہ

روشنی پھیلتی چلی گئی۔ پھر جیسے ہی اس کا شعور بیدار ہوا۔ اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن اسے محسوس ہوا کہ اس کے جسم میں حرکت برائے نام سی ہے۔ اس نے آنکھیں کھول کر ادھر ادھر دیکھا تو اس نے اپنے آپ کو ایک چھوٹے سے کمرے کے فرش پر پڑا ہوا پایا۔ اس کے ساتھی بھی ٹیڑھے میڑھے انداز میں کمرے کے فرش پر پڑے ہوئے تھے۔

"اوہ۔ اتنی بلندی سے اس پختہ فرش پر گرنے کے باوجود بھی ہم زندہ بچ گئے ہیں۔ حیرت ہے"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر آہستہ آہستہ اٹھنے کی کوشش کرنے لگا۔ تھوڑی سی جدوجہد کے بعد وہ بہرحال اٹھ کر بیٹھ جانے میں کامیاب ہو گیا البتہ اس کے ساتھی اسی طرح بے حس و حرکت پڑے ہوئے تھے۔ عمران آہستہ آہستہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا لیکن اس کا جسم تیزی سے حرکت نہ کر پا رہا تھا۔ اس کے ساتھ ہی وہ یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ ان کے ہاتھوں میں جو اسلحہ موجود تھا اور ساتھیوں کی پشت پر جو سیاہ بیگ تھے وہ سب موجود نہ تھے۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ ہم براہ راست یہاں نہیں گرے بلکہ ہمیں یہاں لا کر پھینکا گیا ہے۔ لیکن کیوں"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آہستہ آہستہ مخصوص انداز میں ورزش شروع کر دی۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ مخصوص ذہنی ورزشوں کی وجہ سے اسے خود بخود ہوش آیا ہے۔ تھوڑی دیر بعد اس کا جسم پوری

طرح حرکت میں آ گیا تو اس نے جھک کر صفدر کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب صفدر کے جسم میں ہلکی سی حرکت کا تاثر نمودار ہوا تو اس نے ہاتھ ہٹائے اور ساتھ پڑے ہوئے تنویر کی طرف بڑھ گیا۔ اسے معلوم ہو چکا تھا کہ انہیں کسی گیس یا انجکشنوں کی مدد سے بے ہوش کیا گیا ہے۔ ایسی صورت میں گو ناک اور منہ بند کر کے ہوش نہیں آ سکتا تھا لیکن چونکہ ان کے جسموں میں حرکت آ گئی تھی اس لئے وہ سمجھ گیا تھا کہ اس ٹائپ کی گیس یا انجکشن کے شکار کا ناک اور منہ بند کر کے بھی ہوش میں لایا جا سکتا تھا اور اسی لئے اس نے کوشش کی تھی جس کا مثبت نتیجہ سامنے آ رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد ہی اس کے سارے ساتھی ہوش میں آ گئے لیکن ان کے جسموں میں حرکت بے حد کم تھی۔ پھر عمران کے کہنے پر انہوں نے بھی ورزش شروع کر دی اور آہستہ آہستہ وہ فٹ ہوتے چلے گئے۔

" عمران صاحب۔ ہمیں یہاں اس انداز میں کیوں رکھا گیا ہے "...... صفدر نے کہا۔

" شاید ہماری موت کے وقت کا انتظار کیا جا رہا ہے "۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی اس کی بات کا جواب دیتا اچانک سائیڈ دیوار میں موجود فولادی دروازے سے کھٹکے کی آواز سنائی دی تو وہ سب تیزی سے اس دروازے کی دونوں سائیڈوں میں دیوار کے ساتھ پشت لگا کر کھڑے ہو گئے۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا

اور دو آدمی اندر داخل ہوئے۔ ان دونوں کے ہاتھوں میں مشین پسٹل تھے لیکن جیسے ہی یہ اندر داخل ہوئے صفدر اور تنویر ان پر جھپٹ پڑے اور پلک جھپکنے میں وہ ان کے سینے سے لگ کر دوبارہ دروازے کی سائیڈ میں کھڑے نظر آ رہے تھے۔ صفدر اور تنویر نے ان کے منہ پر ہاتھ رکھے ہوئے تھے اس لئے وہ صرف حرکت ہی کر رہے تھے جبکہ جولیا اور کیپٹن شکیل نے ان دونوں کے ہاتھوں سے نکلنے والے مشین پسٹل جھپٹ لئے تھے اور پھر جب چند لمحوں تک مزید کوئی آدمی اندر داخل نہ ہوا تو عمران تیزی سے آگے بڑھا۔ اس نے کھلے دروازے کی دوسری طرف جھانکا تو یہ ایک بند راہداری تھی جس کے آخر میں سیڑھیاں اوپر جا رہی تھیں۔ عمران نے دروازہ بند کر دیا اور اسے اندر سے باقاعدہ لاک کر دیا۔

" صفدر اسے فرش پر اچھال دو اور تنویر تم اسے ختم کر دو"۔ عمران نے صفدر اور تنویر سے مخاطب ہو کر کہا تو تنویر نے یکلخت اپنے ساتھ موجود آدمی سمیت دو قدم آگے بڑھائے اور دوسرے لمحے اس آدمی کا پھڑکتا ہوا جسم ایک جھٹکا کھا کر ڈھیلا پڑ گیا اور تنویر نے اسے سائیڈ پر اچھال دیا۔ وہ اس کی گردن توڑ چکا تھا جبکہ صفدر نے اپنے سامنے موجود آدمی کو اس انداز میں آگے کی طرف جھٹکا دیا کہ وہ ہلکی سی چیخ مار کر نیچے گرا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا عمران نے اس کی گردن پر پیر رکھ کر اسے تیزی سے موڑ دیا اور اس آدمی کا اٹھنے کے لئے سمٹتا ہوا جسم ایک جھٹکے سے سیدھا ہو گیا اور اس کے منہ سے

خرخراہٹ کی آوازیں نکلنے لگیں۔ عمران نے پیر کو تھوڑا سا واپس موڑ دیا۔

"کیا نام ہے تمہارا"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"جونی۔ میرا نام جونی ہے"...... اس آدمی نے کراہتے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

"تم اور تمہارا ساتھی یہاں کیوں آئے تھے"...... عمران نے پوچھا۔

"تمہیں ہلاک کرنے"...... جونی نے جواب دیا۔

"پہلے ہمیں کیوں زندہ رکھا گیا تھا"...... عمران نے پوچھا۔

"ڈاکٹر باب کے حکم پر ایسا ہوا تھا۔ پھر انہوں نے ڈیفنس سیکرٹری صاحب کو کال کر کے انہیں پوری تفصیل بتائی تو ڈیفنس سیکرٹری نے تم لوگوں کی فوری ہلاکت کا حکم دے دیا"...... جونی نے جواب دیا۔

"یہاں کتنے آدمی موجود ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"سیکورٹی سیکشن میں ہم دونوں کے ساتھ باس رابرٹ ڈیوٹی دیتا ہے۔ لیبارٹری کا علم نہیں ہے"...... جونی نے جواب دیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"سیکورٹی سیکشن کیا لیبارٹری سے علیحدہ ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ لیبارٹری علیحدہ ہے اور سیکورٹی سیکشن علیحدہ"...... جونی

نے جواب دیا تو عمران نے پیر موڑ دیا۔ جونی کا جسم ایک لمحے کے لئے تڑپا اور پھر ساکت ہو گیا۔ اس کی آنکھیں بے نور ہو چکی تھیں۔

"یہ نئی بات سامنے آئی ہے۔ بہرحال آؤ۔ اب باقی تفصیل اس رابرٹ سے معلوم ہو گی"...... عمران نے کہا اور پھر مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ باقی ساتھی بھی سر ہلاتے ہوئے اس کے پیچھے چل پڑے۔ عمران نے البتہ جولیا سے مشین پسٹل لے لیا تھا۔ اس نے دروازہ کھولا تو دوسری طرف ایک طویل راہداری تھی جو آگے جا کر مڑ گئی تھی۔ وہ تیز تیز لیکن بے آواز انداز میں چلتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔ موڑ کے قریب پہنچ کر عمران رک گیا تو اس کے پیچھے آنے والے اس کے ساتھی بھی رک گئے۔ موڑ کی دوسری طرف سے کسی کے باتیں کرنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں لیکن آواز خاصی مدھم تھی۔ عمران نے موڑ سے سر نکال کر جھانکا تو راہداری کا اختتام ہو رہا تھا اور اختتام سے پہلے ایک دروازہ تھا جو کھلا ہوا تھا اور باتیں کرنے کی آواز اس کمرے سے ہی آ رہی تھی۔ عمران آہستہ سے آگے بڑھا اور پھر اس دروازے کی سائیڈ پر رک گیا۔ اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے رک گئے تھے۔

"ٹھیک ہے۔ اب واقعی جا کر دیکھنا پڑے گا کہ جونی اور آرتھر کو کیا ہوا ہے۔ بے ہوش اور بے حس و حرکت پڑے ہوئے افراد کو گولیاں مارنے میں اتنی دیر تو نہیں لگنی چاہئے"...... ایک آدمی کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی کرسی کھسکنے کی آواز بھی آئی تو

عمران ہاتھ میں مشین پسٹل لئے اچھل کر دروازے کے اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک کمرہ تھا جو آفس کے انداز میں سجا ہوا تھا۔ آفس ٹیبل کے پیچھے ایک آدمی اٹھ کر کھڑا ہوا تھا۔ سامنے میز پر ایک انٹرکام بھی موجود تھا۔

"تم۔ تم۔ کیا مطلب"...... اس آدمی نے چونک کر کہا لیکن اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ مکمل ہوتا عمران بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا اور دوسرے لمحے وہ آدمی چیختا ہوا اچھل کر سائیڈ دیوار سے ٹکرا کر نیچے فرش پر گرا اور پھر اس کے پہلے کہ وہ اٹھتا عمران نے تیزی سے اس کی گردن پر پیر رکھ کر اسے گھما دیا اور اس آدمی کا اٹھنے کے لئے تیزی سے سمٹتا ہوا جسم یکلخت ایک جھٹکے سے سیدھا ہو گیا۔ اس کا چہرہ مسخ ہو چکا تھا اور آنکھیں اوپر کو چڑھ گئی تھیں۔ عمران نے پیر کو واپس موڑا۔

"کیا نام ہے تمہارا"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم۔ میرا نام رابرٹ ہے۔ رابرٹ"...... اس آدمی نے رک رک کر اور کراہتے ہوئے جواب دیا۔ عمران کے ساتھی بھی اب کمرے میں پہنچ چکے تھے۔

"تمہاری یہاں کیا حیثیت ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"میں سیکورٹی انچارج ہوں"...... رابرٹ نے جواب دیا۔

"لیبارٹری کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا تو اس کے ساتھی چونک کر اسے دیکھنے لگے۔

"وہ آگے ہے۔ یہ سیکورٹی سیکشن ہے۔ اس کے بعد لیبارٹری ہے"...... رابرٹ نے جواب دیا۔

"ڈاکٹر باب سے تمہاری آنے والوں کے بارے میں کیا بات ہوئی ہے۔ تفصیل سے بتاؤ"...... عمران نے کہا۔

"مم۔ مم۔ میں سب کچھ بتا دیتا ہوں۔ یہ پیر ہٹا لو۔ یہ انتہائی ہولناک عذاب ہے۔ پلیز۔ میں سب کچھ بتا دیتا ہوں"...... رابرٹ نے کہا تو عمران نے پیر ہٹا لیا۔

"اسے اٹھا کر سائیڈ کرسی پر بٹھا دو اور اس کا کوٹ اس کے عقب میں نیچے کر دو"...... عمران نے کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھے اور فرش پر ابھی تک بے حس و حرکت پڑے ہوئے رابرٹ کو اٹھا کر انہوں نے کرسی پر ڈالا اور اس کا کوٹ اس کی پشت پر کافی نیچے کر دیا۔

"مم۔ مم۔ میری گردن مسلو ورنہ۔ ورنہ"...... اس نے بھیک مانگنے والے انداز میں کہا۔ ظاہر ہے کوٹ پشت پر نیچے ہو جانے کی وجہ سے وہ اب خود اپنے ہاتھوں سے اپنا گلا نہ مسل سکتا تھا۔

"سنو رابرٹ۔ میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ میں تمہارے نخرے برداشت کرتا رہوں اس لئے تم میرے سوالوں کا جواب دو ورنہ واقعی تمہاری گردن مسلی جا سکتی ہے"...... عمران نے کرخت لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم۔ میں بتا دیتا ہوں۔ سب کچھ بتا دیتا ہوں"۔ رابرٹ

نے کہا۔

" ہمارے ساتھ کیا کیا گیا تھا۔ تفصیل بتاؤ"...... عمران نے کہا۔

" تم نے داخلی دروازہ میزائل سے اڑا دیا۔ اس کے بعد تم راہداری سے گزرے تھے کہ میں نے راہداری کا فرش کھول دیا اور تم نیچے موجود گہرے کنوئیں میں گر پڑے۔ تم بے ہوش ہو چکے تھے۔ تمہیں وہاں سے اٹھا کر سیکورٹی کے بلیک روم میں لے جا کر ڈال دیا گیا اور تمہیں ایسے انجکشن لگا دیئے گئے جن سے تم بے حس و حرکت ہو جاؤ اور پھر میں نے ڈاکٹر باب سے بات کی تا کہ تمہارے بارے میں آخری احکام لے سکوں۔ ڈاکٹر باب نے کہا کہ وہ ڈیفنس سیکرٹری سے بات کر کے مجھے حکم دے گا۔ ڈیفنس سیکرٹری کسی میٹنگ میں مصروف تھے۔ جب میٹنگ ختم ہوئی تو انہیں بتایا گیا انہوں نے فوری طور پر تم سب کی ہلاکت کا حکم دے دیا۔ میں نے اپنے دو آدمی جونی اور آرتھر بھیجے تا کہ تمہیں اسی بے ہوشی کے عالم میں ہی ہلاک کر دیا جائے لیکن کافی دیر ہو گئی وہ واپس نہ آئے تو میں ابھی سوچ ہی رہا تھا کہ انہیں اتنی دیر بھلا کیوں ہوئی ہے کہ ڈاکٹر باب کا فون آ گیا۔ وہ تمہاری موت کنفرم کرنا چاہتے تھے تا کہ وہ ڈیفنس سیکرٹری کو اطلاع دے دیں جس پر میں نے خود اٹھ کر بلیک روم میں جانے کا فیصلہ کیا ہی تھا کہ اچانک تم اندر آ گئے"...... رابرٹ نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" تم یا تمہارے آدمی لیبارٹری میں جاتے رہتے ہوں گے"۔

ران نے کہا۔

" نہیں۔ ہمارا سیکشن علیحدہ ہے۔ لیبارٹری میں چونکہ انتہائی اہم ائنسی کام مسلسل ہوتا رہتا ہے اس لئے وہاں کوئی نہیں جاتا البتہ بارٹری کے لوگ جب لیبارٹری سے باہر جاتے ہیں تو وہ یہاں آتے ں اور پھر داخلی گیٹ سے ہم انہیں باہر پہنچا آتے ہیں"...... رابرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تمہارے سیکشن اور لیبارٹری کے درمیان کیا رکاوٹ ہے"۔ ران نے پوچھا۔

" ریز لاک موجود ہے جس میں سے راستہ لیبارٹری کے اندر سے ولا جا سکتا ہے"...... رابرٹ نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ ران کوئی اور سوال کرتا میز پر پڑے ہوئے انٹرکام کی گھنٹی بج ٹھی۔

" اس کا منہ بند کر دو"...... عمران نے کہا اور تیزی سے میز کی رف مڑ گیا جبکہ رابرٹ کی کرسی کے پیچھے کھڑے ہوئے صفدر نے ابرٹ کے منہ پر ہاتھ رکھ کر دبا دیا۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور ٹھا لیا۔

" یس۔ رابرٹ بول رہا ہوں"...... عمران نے رابرٹ کی آواز اور لہجے کی نقل کرتے ہوئے کہا۔

" کیا بات ہے۔ تم نے رپورٹ نہیں دی حالانکہ میں نے تمہیں وری طور پر رپورٹ دینے کے لئے کہا تھا۔ ادھر وہ ڈیفنس سیکرٹری

بار بار کال کر کے میرا سر کھا رہا ہے"...... دوسری طرف سے انتہائی جھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"سر۔ میں آپ کو کال کرنے ہی والا تھا۔ ان لوگوں کو ہلاک کر دیا گیا ہے اور اب ان کی لاشوں کا کیا کرنا ہے سر اور داخلی دروازہ بھی ٹوٹا پڑا ہے۔ اس کا بھی تو کچھ ہونا چاہئے"...... عمران نے رابرٹ کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔ دروازے کی بات اس نے اس لئے کر دی تھی کہ ڈاکٹر باب ظاہر ہے اس سلسلے میں کوئی ہدایات دے گا اور اس کے ذریعے بات آگے بڑھ سکے گی۔

"ان کی لاشوں کو ابھی وہیں رکھو۔ میں ڈیفنس سیکرٹری صاحب کو بتا کر ان سے پوچھوں گا اور دروازے کا کام بھی ہو جائے گا۔ ابھی یہاں لیبارٹری کا مسئلہ پڑا ہوا ہے"...... دوسری طرف سے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا اور پھر وہ رابرٹ کی طرف مڑا تو صفدر نے اس کے منہ سے ہاتھ ہٹا لیا۔

"یہ۔ یہ تم نے میری آواز اور لہجے میں کیسے بات کر لی۔ کیا مطلب ہوا اس کا"...... رابرٹ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کا مطلب یہ ہے مسٹر رابرٹ کہ اگر تم زندہ رہنا چاہتے ہو تو ہمارے ساتھ تعاون کرو ورنہ ہم تمہیں ہلاک کر کے تمہاری آواز اور لہجے میں خود ہی باقی کام مکمل کر لیں گے لیکن جسے موت آ جائے

وہ دوبارہ زندہ نہیں ہو سکتا۔ آدمی اگر زندہ رہے تو اسے دنیا میں کہیں نہ کہیں کام مل ہی جاتا ہے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیسا تعاون۔ پلیز مجھے مت مارو۔ مجھے اب یقین ہو گیا ہے کہ تم لوگ میرے بس سے باہر ہو۔ تم نے جونی اور آرتھر کا کیا کیا ہے"...... رابرٹ نے کہا۔

"وہ ہلاک ہو چکے ہیں۔ تم ہمیں لیبارٹری کے بارے میں تفصیلات بتاؤ گے۔ اس کا نقشہ، اس میں کام کرنے والے سائنس دانوں کی تفصیل اور اس کے خفیہ راستوں کی تفصیل"...... عمران نے کہا۔

"مم۔ مم۔ مجھے تو کچھ معلوم نہیں۔ میں تو یہاں رہتا ہوں"۔ رابرٹ نے رک رک کر کہا لیکن اس کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ چھپا رہا ہے۔

"اوکے۔ تمہاری مرضی۔ صفدر ادھر آ جاؤ"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے پہلے رابرٹ سے کہا اور پھر رابرٹ کے عقب میں کھڑے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا تو صفدر تیزی سے سائیڈ پر ہو گیا۔ اسی لمحے عمران نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسٹل کا رخ رابرٹ کی طرف کر دیا۔

"آخری بار کہہ رہا ہوں۔ سب کچھ بتا دو ورنہ"...... عمران کے لہجے میں یکلخت بے پناہ سفاکی سی ابھر آئی تھی اور رابرٹ کا چہرہ ہلدی

کی طرح زرد پڑتا چلا گیا۔

" مجھے مت مارو۔ میں بتا دیتا ہوں"....... رابرٹ نے ہکلاتے ہوئے کہا۔ ظاہر ہے صفدر کے پیچھے ہٹ جانے اور عمران کے لہجے میں ابھر آنے والی سفاکی کے بعد اسے یقین ہو گیا تھا کہ عمران اسے گولی مارنے والا ہے۔

" بولو۔ لیبارٹری کے بارے میں تفصیل بتاؤ"....... عمران نے کہا۔

" لیبارٹری میں ساٹھ افراد کام کرتے ہیں جن کا انچارج ڈاکٹر باب ہے۔ اس کا اس سیکورٹی آفس کی طرف سے راستہ ہے۔ ہمارا کام باہر سے آنے والے لوگوں کی سیکورٹی چیکنگ ہوتا ہے۔ چاہے وہ ڈاکٹر باب یا وزیراعظم ہی کیوں نہ ہو۔ اس کے علاوہ ایک اور خفیہ راستہ بھی ہے لیکن اس کا کنٹرول ڈاکٹر باب کے پاس ہے۔ سیکورٹی سیکشن سے ایک راستہ لیبارٹری کو جاتا ہے جسے ریڈ بلاک دیوار سے بند کیا گیا ہے اور یہ راستہ بھی اندر سے ڈاکٹر باب ہی کھول سکتا ہے۔ ہم نہیں کھول سکتے۔ البتہ ڈاکٹر باب پہلے مجھے فون کر دیتا ہے۔ بس مجھے اتنا معلوم ہے"....... رابرٹ نے جلدی جلدی سب کچھ بتاتے ہوئے کہا۔

" اگر ڈاکٹر باب کو یہاں بلوانا ہو تو کیسے بلواؤ گے"۔ عمران نے کہا۔

" وہ نہیں آئے گا۔ وہ انتہائی سنکی آدمی ہے"....... رابرٹ نے

واب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی میز پر پڑے وئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

" اب تم خود خاموش رہو گے۔ سمجھے"....... عمران نے رابرٹ سے کہا اور واپس مڑ کر اس نے میز پر موجود انٹرکام کا رسیور اٹھا لیا۔

" یس سر۔ رابرٹ بول رہا ہوں"....... عمران نے رابرٹ کی آواز ور لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

" بکواس مت کرو۔ میں تمہیں دیکھ رہا ہوں۔ تم وہی پاکیشیائی یجنٹ ہو۔ رابرٹ مجھے سامنے کرسی پر بیٹھا ہوا نظر آ رہا ہے۔ تم نے س کا کوٹ اس کی پشت پر کر رکھا ہے اور تم مرنے کے لئے تیار ہو باؤ"....... دوسری طرف سے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا گیا اور مران نے بجلی کی سی تیزی سے رسیور رکھ دیا۔

" آؤ باہر"....... عمران نے کہا اور پھر بجلی کی سی تیزی سے روازے کی طرف بڑھا ہی تھا کہ اچانک چھت سے کھٹاک کھٹاک ل تیز آوازیں سنائی دیں اور پھر یہی آوازیں باہر راہداری سے بھی سنائی دیں۔

" دیواروں کے ساتھ ہو جاؤ"....... عمران نے چیخ کر کہا اور بجلی کی ی تیزی سے وہ سب دیواروں کے ساتھ چمٹ کر کھڑے ہو گئے جبکہ ابرٹ یہ آوازیں سنتے ہی بھڑک کر کرسی سے اٹھا لیکن دوسرے لمحے ہ لڑکھڑا کر نیچے گرا۔ اس کے ساتھ ہی چھت سے نکلنے والی گنوں سے ہت تیز فائرنگ شروع ہو گئی۔ یہ سب دم سادھے دیواروں کے

ساتھ چمٹے ہوئے کھڑے تھے۔ گولیاں ان کے پیروں میں پڑ رہی تھیں البتہ رابرٹ کا جسم فائرنگ کی زد میں آکر چھلنی ہو چکا تھا۔ کچھ دیر تک فائرنگ ہوتی رہی پھر یکلخت فائرنگ رک گئی اور کھٹاک کھٹاک کی آوازیں بلند ہونے لگیں۔

"فرش پر اس طرح گر جاؤ جیسے تم ہٹ ہو چکے ہو۔ فوراً"۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ خود بھی فرش پر ٹیڑھے میڑھے انداز میں گر گیا۔ اس کی پیروی اس کے ساتھیوں نے بھی کی۔ عمران اس انداز میں گرا تھا کہ اس کا چہرہ چھت کی طرف تھا۔ اس کی آنکھیں بند تھیں لیکن آنکھوں کے درمیان معمولی سی جھری سے وہ چھت کو بھی دیکھ رہا تھا۔ اس کا خیال تھا کہ چھت سے روشنی نکلے گی جس کی مدد سے انہیں چیک کیا جائے گا لیکن ایسا نہ ہوا البتہ وہ اسی طرح بے حس و حرکت پڑا تھا۔ کمرے میں موجود میز کرسیاں اور میز پر پڑا ہوا فون بھی گولیوں کی شدت سے پرزے پرزے ہو کر فرش پر بکھر گئے تھے۔ پھر یکلخت چھت سے ایک بار پھر ہلکی سی کھٹک کی آواز سنائی دی اور عمران نے غیر محسوس طور پر ہونٹ بھینچ لئے۔ اس کے ساتھ ہی چھت کے درمیان ایک گول ٹکڑا روشن ہو گیا لیکن یہ روشنی تیز نہ تھی۔ کچھ دیر تک روشنی نظر آتی رہی پھر وہ بجھ گئی اور اس کے ساتھ ہی کھٹک کی آواز ایک بار پھر سنائی دی تو عمران بے اختیار اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے اٹھتے ہی اس کے ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

"آؤ اب وہ راستہ تلاش کریں۔ ادھر تو وہی راہداری اور کمرہ ہے۔ شاید یہ راستہ ادھر اس رابرٹ کے عقبی کمرے سے نکلتا ہو گا"۔ عمران نے کہا اور تیزی سے اس کی طرف بڑھ گیا جو کمرے کے ایک کونے میں تھا۔ جب اس نے دروازہ کھولا تو وہ بے اختیار چونک پڑا کیونکہ دروازے کے پیچھے موجود چھوٹے سے کمرے کا فرش گولیوں سے بھرا ہوا تھا اور وہاں موجود فرنیچر تباہ ہو چکا تھا۔

"اوہ۔ یہ تو لگتا ہے کہ پورے سیکورٹی سیکشن میں فائرنگ کی گئی ہے۔ بہرحال آؤ"...... عمران نے کہا اور گولیوں کو پیر سے ہٹاتا ہوا وہ آگے بڑھتا چلا گیا کیونکہ گولیوں پر پیر پڑ جانے سے وہ سلپ ہو سکتا تھا۔ اس کمرے کی دوسری طرف ایک راہداری تھی لیکن اچانک عمران ٹھٹھک کر رک گیا۔

"کیا ہوا"...... اس کے پیچھے آتی ہوئی جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہمارا سامان بھی تو اس سیکورٹی سیکشن میں ہی ہو گا۔ اسے تلاش کرنا ہے۔ یہ ضروری ہے"...... عمران نے مڑتے ہوئے کہا۔

"آپ چلیں میں اسے تلاش کر کے لاتا ہوں"...... صفدر نے کہا۔

"وہ سامان لازماً اس دفتر میں کسی خفیہ سیف میں ہو گا"۔ عمران نے کہا اور راہداری میں آگے بڑھتا چلا گیا۔ راہداری میں فائرنگ نہیں ہوئی تھی البتہ راہداری کا اختتام ایک سرخ رنگ کی دیوار پر ہوا۔ یہ واقعی ریڈ بلاکس دیوار تھی۔

"تو یہاں سے لیبارٹری کا دروازہ ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے پیچھے آنے والوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"وہ لازماً ہماری لاشیں اٹھانے آئیں گے"...... جولیا نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ وہ خفیہ راستے سے نکل کر داخلی دروازے سے آئیں"...... عمران نے کہا۔

"وہ عام سائنس دان ہیں۔ تمہاری طرح سیکرٹ ایجنٹ نہیں ہیں"...... جولیا نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"انہوں نے جس انداز میں چیکنگ کر کے فائرنگ کی ہے اس سے تو لگتا ہے کہ وہ ہم سے بھی بڑے سیکرٹ ایجنٹ ہیں"۔ عمران نے ہنستے ہوئے جواب دیا اور جولیا عمران کے اس جواب پر بے اختیار ہنس پڑی۔

"عمران صاحب۔ آپ کی بات درست ہے۔ میرا خیال ہے کہ میں اس داخلی دروازے کے قریب پہرہ دیتا ہوں ورنہ اچانک آ جانے والے مسلح افراد سے نمٹنا خاصا مشکل بھی ثابت ہو سکتا ہے"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ویسے بھی وہاں ٹھہر کر تم اطمینان سے لیبارٹری کی تباہی کا پلان سوچ سکتے ہو۔ باقی رہا اسلحہ۔ تو وہ لازماً اس سیکورٹی سیکشن کے کسی کمرے میں موجود ہو گا لیکن صالحہ بھی تمہارے ساتھ رہے گی تاکہ چیک کرتی رہے کہ تم کتنی گہرائی میں جا کر سوچتے ہو"...... عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل اور صالحہ دونوں بے اختیار

ہنس پڑے اور پھر وہ دونوں مڑے اور دروازہ کراس کر کے باہر چلے گئے۔

"اب ہم کب تک یہاں کھڑے رہیں گے"...... تنویر نے اکتائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جب تک جولیا کسی ایک کے حق میں فیصلہ نہیں دے دیتی"۔ عمران نے جواب دیا تو جولیا اور تنویر دونوں ہی عمران کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا مطلب"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے اسی لئے غیر متعلق افراد کو بھجوایا ہے۔ اب یہاں تم ہو یا میں یا رقیب روسیاہ۔ اوہ سوری۔ میرا مطلب ہے رقیب روسفید اور اب تم اطمینان سے فیصلہ کر سکتی ہو کہ"...... عمران بات کرتے کرتے یکلخت خاموش ہو گیا۔

"کہ کیا"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ ایسے ہی بکواس کرتا رہتا ہے۔ اس کی عادت ہو گئی ہے بکواس کرنے کی"...... تنویر نے بھڑکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں نے کہا ہے کہ تم اطمینان سے فیصلہ کر سکتی ہو کہ ہم میں سے کون اس دیوار پر سر مار کر اسے پھوڑ سکتا ہے"...... عمران نے فقرہ مکمل کرتے ہوئے کہا۔

"تمہاری واقعی عادت ہو گئی ہے بکواس کرنے کی۔ دیوار سے سر پھوڑنے کا کیا مطلب ہوا"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ایک ہوتا ہے چوری کھانے والا مجنوں اور ایک ہوتا ہے خون دینے والا مجنوں اور سچا بہرحال خون دینے والا ہی ہو سکتا ہے۔ لیکن موجودہ دور میں مجنوں صاحب لیلیٰ کو خون دینے کی بجائے کسی ہسپتال کو ایک بوتل خون عطیہ دے کر ثواب دارین حاصل کرنا زیادہ بہتر سمجھتا ہے اس لئے موجودہ دور میں محاورہ بدل دیا گیا ہے۔ اب خون دینے والے کی بجائے سر پھوڑنے والا مجنوں کہا جاتا ہے اور ظاہر ہے جو تمہاری خاطر اس دیوار سے سر پھوڑ سکتا ہے وہی تمہیں خوش بھی رکھ سکتا ہے"...... عمران کی زبان میرٹھ کی قینچی کی طرح رواں تھی۔

"کیا۔ کیا تم میری خاطر دیوار سے اپنا سر پھوڑ سکتے ہو"...... جولیا نے جذباتی سے لہجے میں کہا۔

"تنویر سے پوچھ لو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا دماغ تو تمہاری طرح خراب نہیں ہوا کہ میں دیواروں سے سر پھوڑتا پھروں"...... تنویر نے فوراً ہی جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو فیصلہ ہو گیا کہ میں سوئمبر جیت چکا ہوں"...... عمران نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ کیسے۔ کیا مطلب"...... جولیا نے کہا۔

"اس لئے کہ تنویر نے تو سر پھوڑنے سے صاف انکار کر دیا ہے۔ اس طرح میدان خالی ہو گیا"...... عمران نے کہا۔

"لیکن تم نے بھی تو سر نہیں پھوڑا"...... جولیا نے شاید لطف لینے کے لئے کہا۔

"میں نے بہرحال انکار تو نہیں کیا۔ سر پھوڑنا اور بات ہے۔ سر پھوڑنے سے انکار کرنا اور بات ہے"...... عمران نے جواب دیا اور اس بار جولیا بھی بے اختیار ہنس پڑی۔ اسی لمحے صفدر راہداری میں آتا دکھائی دیا۔ اس کے دونوں ہاتھوں میں تین بیگ موجود تھے۔

"مل گئے بیگ۔ ویسے تم بروقت پہنچ گئے ہو ورنہ وقت گزارنے کے لئے کرنے والی باتیں مجھے اب درست ثابت کرنا پڑ جاتیں اور خواہ مخواہ میرا سر پھٹ جاتا"...... عمران نے کہا تو جولیا کا چہرہ یکلخت بگڑ سا گیا۔ ظاہر ہے اتنی بات وہ بھی سمجھ گئی تھی کہ عمران یہ باتیں کر کے محض وقت گزار رہا تھا۔

"عمران صاحب۔ یہ ریڈ بلاکس کی دیوار ہے۔ یہ تو میگا بم سے بھی نہیں ٹوٹ سکتی پھر"...... صفدر نے شاید موضوع بدلتے ہوئے کہا۔

"اس میں دروازہ موجود ہے اور جس دیوار میں دروازہ ہو وہ ریڈ بلاکس کی ہو ہی نہیں سکتی۔ یہ دوسری بات ہے کہ اسے ریڈ بلاکس کی ظاہر کیا جائے"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن پہلے جا کر کیپٹن شکیل اور صالحہ کو بلا لو۔ لیبارٹری میں کافی افراد موجود ہیں۔ ہمیں وہاں انتہائی تیز رفتاری سے ایکشن کرنا ہوگا"...... عمران نے کہا۔

"میں بلا لاتا ہوں"...... تنویر نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔

"تم میگا بم نکال کر اسے چارج کر کے دیوار کی جڑ میں رکھ دو"۔ عمران نے صفدر سے کہا تو صفدر نے اس کی ہدایت پر عمل کرنا شروع کر دیا۔ جولیا خاموش کھڑی تھی اور پھر جیسے ہی صفدر نے میگا بم دیوار کی جڑ میں رکھا تنویر، صالحہ اور کیپٹن شکیل راہداری میں داخل ہوئے۔ ان کے ہاتھوں میں مشین گنیں موجود تھیں جبکہ دو دو مشین گنیں انہوں نے کاندھوں سے لٹکائی ہوئی تھیں۔

"ویری گڈ۔ ان کی واقعی ضرورت پڑنی تھی"...... عمران نے کہا اور پھر جولیا اور عمران کے ساتھ ساتھ صفدر نے بھی ایک ایک مشین گن ان سے لے لی۔

"ہمیں فاصلے پر جا کر اسے ڈی چارج کرنا چاہئے"...... جولیا نے کہا۔

"یہ دیوار اندر کی طرف گرے گی۔ بہرحال پھر بھی ہمیں کچھ پیچھے ہٹ جانا چاہئے لیکن جیسے ہی دیوار ٹوٹے ہم نے مشین گنیں لے کر اندر داخل ہو جانا ہے"...... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ پھر وہ تقریباً بارہ تیرہ قدم پیچھے ہٹ گئے۔

"اب اسے ڈی چارج کر دو"...... عمران نے صفدر سے کہا تو صفدر نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے ڈی چارجر کا بٹن پریس کر دیا۔ دوسرے لمحے ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور ہر طرف گرد و غبار سا چھا گیا۔ وہ سب ہاتھوں میں مشین گنیں اٹھائے خاموش کھڑے تھے۔ چند لمحوں بعد گرد و غبار چھٹا تو انہوں نے دیکھا کہ دروازے جتنی جگہ

غائب ہو چکی تھی اور دوسری طرف ایک راہداری نظر آ رہی تھی۔

"آؤ"...... عمران نے کہا اور دوڑتا ہوا وہ ٹوٹی ہوئی دیوار کے پتھروں کو پھلانگ کر اس راہداری میں داخل ہو گیا۔ اس کے پیچھے اس کے ساتھی بھی تھے۔ عمران کی نظریں راہداری کی چھت پر جمی ہوئی تھیں۔ پھر اچانک چھت میں ایک چھوٹا سا بلب جلا اور اسی لمحے دوڑتے ہوئے عمران نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن کا ٹریگر دبا دیا۔ گولیاں چھت پر اس بلب سے ٹکرائیں لیکن اس کے ساتھ ہی ایک انتہائی خوفناک دھماکہ ہوا۔ اس قدر خوفناک کہ وہ سب بے اختیار اچھل کر منہ کے بل نیچے گرے اور پھر تو جیسے قیامت برپا ہو گئی۔ انتہائی تیز گڑگڑاہٹ کے ساتھ ہی انتہائی خوفناک دھماکوں کا جیسے نہ ختم ہونے والے سلسلے کا آغاز ہو گیا اور دوسرے لمحے ان کے جسموں پر پتھروں کی بارش سی ہونا شروع ہو گئی اور عمران کے ذہن پر یکلخت تاریکی نے اپنا ڈیرا ڈال لیا۔ اس تاریکی کے باوجود اسے چند لمحوں تک یوں محسوس ہوتا رہا جیسے وہ کسی پھٹتے ہوئے آتش فشاں کے دہانے میں کود پڑا ہو۔ پھر یہ احساس بھی ختم ہو گیا اور شاید ہمیشہ ہمیشہ کے لئے۔

دفتر کے انداز میں سجے ہوئے کمرے میں ہائٹ ایک سائیڈ پر موجود کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر پریشانی اور فکر مندی کے تاثرات نمایاں تھے۔ وہ بار بار اس کمرے کے دروازے کی طرف اس طرح دیکھ رہا تھا جیسے اسے کسی کی آمد کا انتظار ہو لیکن دروازہ اسی طرح بند تھا۔ اسے یہاں بیٹھے ہوئے تقریباً ایک گھنٹہ ہو گیا تھا لیکن اس ایک گھنٹے کے دوران کوئی آدمی دفتر میں نہ آیا تھا۔ اچانک ہائٹ اچھل کر کھڑا ہو گیا کیونکہ اسے بند دروازے کی دوسری طرف سے قدموں کی آواز سنائی دی تھی۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا۔ اس نے ڈاکٹروں والا مخصوص کوٹ پہنا ہوا تھا۔

"کیا ہوا ڈاکٹر جانسن۔ کیا ہوا"...... ہائٹ نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"خوشخبری مسٹر ہائٹ۔ تمہارے آدمی اب خطرے سے باہر ہو چکے ہیں۔ ہمیں گو ان پر بے پناہ اور مسلسل محنت کرنا پڑی ہے لیکن ہ بچ گئے ہیں اور سچ بات یہ ہے کہ اس میں ہماری محنت کے ساتھ ساتھ ان کی انتہائی مضبوط قوت ارادی کا زیادہ دخل ہے"...... ڈاکٹر انسن نے میز کے پیچھے پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ شکریہ ڈاکٹر۔ بے حد شکریہ۔ میں اسی اعتماد سے نہیں لے کر یہاں آیا تھا۔ مجھے یقین تھا کہ تم ان کی زندگی کی خاطر و گے۔ بہرحال تمہارا معاوضہ تمہیں ملے گا۔ یہ میرا وعدہ ہے"۔ ئٹ نے کہا۔

"شکریہ۔ یہ میرا فرض بھی تھا لیکن یہ لوگ اس قدر زخمی تھے کہ ھے یقیناً ان کے بچنے کا ایک فیصد بھی امکان نظر نہ آ رہا تھا لیکن ہم کٹروں کو چونکہ یہی تربیت دی جاتی ہے کہ ہم آخری لمحے تک سانی زندگیاں بچانے کے لئے جدوجہد جاری رکھیں اس لئے ہم نے م کیا اور نتیجہ بہرحال ہمارے حق میں نکل آیا"...... ڈاکٹر جانسن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا وہ ہوش میں ہیں"...... ہائٹ نے پوچھا۔

"ہاں۔ وہ سب ہوش میں آ چکے ہیں۔ میں انہیں سکون پہنچانے لئے طویل بے ہوشی کے انجکشن لگانے کا کہا تو ایک آدمی نے سختی یہ انجکشن لگوانے سے انکار کر دیا اور اس نے مجھ پر جرح شروع کر جس پر میں نے اسے بتایا کہ آپ لوگوں کو مسٹر ہائٹ یہاں لے

آئے ہیں"...... ڈاکٹر جانسن نے جواب دیا۔

"کیا میں ان سے مل سکتا ہوں"...... ہائٹ نے کہا۔

"ہاں۔ کیوں نہیں۔ آؤ میرے ساتھ"...... ڈاکٹر جانسن نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں آگے پیچھے چلتے ہوئے دفتر سے نکل کر ایک راہداری سے گزر کر ایک ہال نما کمرے میں داخل ہوئے جہاں چھ بیڈز موجود تھے جن پر چھ افراد لیٹے ہوئے تھے جن میں دو عورتیں اور چار مرد تھے۔ ان دونوں کے اندر داخل ہونے پر ایک مرد نے آنکھیں کھول دیں اس کے چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"زیادہ باتیں مت کرنا"...... ڈاکٹر جانسن نے کہا اور واپس مڑ گیا جبکہ ہائٹ تیزی سے چلتا ہوا اس آدمی کے قریب پہنچ گیا اور ایک طرف پڑی ہوئی پلاسٹک کی کرسی اٹھا کر اس نے بیڈ کے ساتھ رکھ لی۔

"مبارک ہو عمران۔ تم تقریباً مر کر دوبارہ زندہ ہوئے ہو"۔ ہائٹ نے اس آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں۔ ڈاکٹر نے جو تفصیل بتائی ہے اس لحاظ سے تو تمہاری بات درست ہے لیکن تم نے ہمیں یہاں کب اور کیسے پہنچایا"۔ عمران نے آہستہ سے کہا۔

"میں تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو وہاں سے اٹھا لایا تھا اور یہ ہسپتال جاگرن میں ہی ہے لیکن یہ ایک خفیہ تنظیم کا ہسپتال ہے

ں لیئے بے فکر رہو۔ سپیشل ایجنسی کا چیف جیفرے یہاں کا سراغ لگا سکے گا"...... ہائٹ نے کہا۔

"اوہ۔ تم وہاں کیسے اور کب پہنچے تھے۔ لیبارٹری والوں نے ہمیں ل کیوں نہیں کیا"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم وہ لیبارٹری تباہ کرنے میں کامیاب ہو گئے ہو عمران۔ ارٹری مکمل طور پر تباہ ہو گئی ہے اور لیبارٹری میں کام کرنے لے تمام سائنس دان بھی ہلاک ہو گئے ہیں اور وہاں اس قدر آگ بلی کہ ہر چیز اس آگ میں جل کر بھسم ہو گئی ہے"...... ہائٹ نے ب دیا تو عمران کی آنکھوں میں انتہائی حیرت کے تاثرات نمودار ہو ۓ۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ لیبارٹری تباہ ہو گئی۔ وہ کیسے۔ ابھی تو ہم ارٹری کے اندر پہنچے ہی نہ تھے۔ پھر وہ کیسے تباہ ہو گئی"...... عمران انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں عمران۔ لیبارٹری نہ صرف مکمل طور پر ہو چکی ہے بلکہ وہاں اس قدر آگ بھڑکی کہ پوری لیبارٹری اور میں موجود تمام سائنس دان اور تمام مشینری جل کر راکھ ہو چکی ۔ ایک تنکا بھی وہاں سلامت نہیں بچا"...... ہائٹ نے کہا تو ن کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"لیکن کیسے۔ کیا تم نے اسے تباہ کیا ہے"...... عمران نے ائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ یہ کارنامہ تم نے اور تمہارے ساتھیوں نے سرانجام دیا ہے۔ میں نے تو صرف اتنا کیا ہے کہ تم لوگوں کو شدید زخمی حالت میں وہاں سے اٹھا کر یہاں ہسپتال تک پہنچایا ہے اور پھر یہاں ڈاکٹروں نے سرتوڑ کوششیں کر کے تمہاری زندگیاں بچائی ہیں۔ ویسے ڈاکٹر جانسن کہہ رہا تھا کہ ان کی کوششوں سے زیادہ تم لوگوں کے جسموں میں موجود بے پناہ قوت مدافعت نے تمہاری زندگیاں بچائی ہیں"...... ہائٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اس کے لئے تو میں تمہارا اور ڈاکٹر جانسن کا بے حد مشکور ہوں لیکن صورت حال مجھ پر واضح نہیں ہو رہی۔ جب میں نے اور میرے ساتھیوں نے لیبارٹری تباہ نہیں کی اور ہم تو اس کے آغاز میں ہی ملبے تلے دب کر بے ہوش ہو گئے تھے تو پھر لیبارٹری خود بخود کیسے تباہ ہو گئی"...... عمران نے کہا۔

"میں بھی تمہاری طرح اس بات پر بے حد حیران ہوا تھا کیونکہ جہاں سے میں نے اور میرے ساتھیوں نے تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو اٹھایا تھا لیبارٹری وہاں سے کافی دور تھی۔ اس کے باوجود لیبارٹری مکمل طور پر تباہ ہو گئی۔ چنانچہ جب ڈاکٹر جانسن اور اس کے ساتھی تم سب کے آپریشنز میں مصروف تھے تو میں نے فون پر اس سلسلے میں دارالحکومت سے معلومات حاصل کیں اور مجھے جو کچھ بتایا گیا اس کے مطابق اس لیبارٹری کی تباہی کا کارنامہ تمہارا اور تمہارے ساتھیوں کے ہی کریڈٹ میں جاتا ہے"...... ہائٹ نے

مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن کیسے۔ تفصیل بتاؤ تاکہ میری الجھن دور ہو سکے"۔ عمران نے کہا۔

"یہ تو تمہیں معلوم ہی ہے کہ اس مخصوص لیبارٹری میں ایسا میزائل تیار کیا جا رہا تھا جو ایٹمی تنصیبات کو تباہ کر سکتا ہو"۔ ہائٹ نے کہا۔

"ہاں۔ مجھے اس بارے میں تفصیل کا علم ہے اور دو میزائل ہم تباہ بھی کر چکے ہیں۔ اس کا نام واٹر میزائل ہے"...... عمران نے اب دیتے ہوئے کہا۔

"مجھے بتایا گیا ہے کہ ان میزائلوں کی تیاری میں بنیادی طور پر یک ایسا میٹریل استعمال کیا جاتا ہے جس کا نام ایکس ٹی ایکس ہے ور یہ میٹریل اس قدر حساس ہوتا ہے کہ اس میٹریل سے تقریباً پانچ و گز کے فاصلے پر اگر بارودی اسلحہ فائر ہو جائے تو ہوا میں پیدا ہونے الی حدت سے اس میٹریل میں آگ بھڑک اٹھتی ہے اور پھر یہ یٹریل کسی خوفناک بم کی طرح پھٹ پڑتا ہے اور اس سے بے پناہ ر ناقابل یقین تباہی ہوتی ہے"...... ہائٹ نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ اب میں سمجھ گیا کہ کیا ہوا۔ اوہ۔ یہ بات تو میرے ہن میں ہی نہ آئی تھی۔ لیبارٹری میں واقعی ایکس ٹی ایکس کا کافی بڑا خیرہ موجود ہو گا اور اس لئے لیبارٹری کو سیکورٹی سیکشن سے بھی لیحدہ رکھا گیا تھا اور اس کے گرد ریڈ بلاکس کی دیوار بنائی گئی تھی

تاکہ سیکورٹی سیکشن میں ہونے والی فائرنگ کے اثرات بھی لیبارٹری تک نہ پہنچ سکیں۔ ہم نے اس دیوار میں موجود راستہ توڑا تھا۔ کچھ اس کے اثرات وہاں کی فضا میں موجود ہوں گے اور پھر میں نے اندر راہداری میں مشین گن کا فائر کھول دیا جس کے نتیجے میں حدت اس سطح تک بڑھ گئی کہ ایکس ٹی ایکس کے ڈھیر نے آگ پکڑ لی۔ نتیجہ یہ کہ خوفناک دھماکوں اور گڑگڑاہٹ سے پوری لیبارٹری نہ صرف تباہ ہو گئی بلکہ جل کر راکھ ہو گئی۔ اوہ۔ اب بات میری سمجھ میں آ گئی ہے اور یہ تو واقعی اللہ تعالیٰ کا خاص کرم ہو گیا کہ یہ فائرنگ آغاز میں ہی ہوئی ورنہ اگر ہم لیبارٹری کے اصل ایریئے میں پہنچ کر فائرنگ کرتے تو ہم بھی ان کے ساتھ ہی جل کر راکھ ہو جاتے"۔ عمران نے کہا۔

"جو کچھ بھی ہوا اور جس طرح بھی ہوا بہرحال تمہارا مشن مکمل ہو گیا ہے جس کو روکنے کے لئے بے پناہ کوششیں کی گئیں۔ اب سپیشل ایجنسی کا چیف جیفرے ایکریمی اور اسرائیلی حکام سر پیٹتے پھر رہے ہوں گے"...... ہائٹ نے کہا۔

"تم وہاں کیسے بروقت پہنچ گئے تھے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں اپنے ساتھیوں سمیت وہاں داخلی دروازے کے پاس جھاڑیوں میں موجود تھا۔ گو میں نے ڈاکٹر باب کو فون کر کے کہہ دیا تھا کہ میرے ساتھی ہلاک ہو چکے ہیں اور میں شدید زخمی ہوں اس

لئے میں واپس جا رہا ہوں لیکن میں اور میرے ساتھی وہیں رہے۔ میں دیکھنا چاہتا تھا کہ تم کس طرح لیبارٹری والا مشن مکمل کرتے ہو اور میرے ذہن میں یہ بات بھی تھی کہ ہو سکتا ہے تمہیں میری مدد کی ضرورت پڑ جائے۔ چونکہ تم نے مجھ پر احسان کیا تھا اس لئے میں اس احسان کا بدلہ کسی حد تک چکانا چاہتا تھا۔ پھر تم اور تمہارے ساتھی میرے سامنے وہاں پہنچے اور تم داخلی دروازے کو توڑ کر اندر چلے گئے میں اور میرے ساتھی انتظار کرتے رہے لیکن نہ ہی لیبارٹری تباہ ہوئی اور نہ ہی تم واپس باہر آئے تو میں یہی سمجھا کہ تم سب اندر پھنس گئے ہو اور تمہیں مدد کی ضرورت ہے۔ چنانچہ ہم اندر داخل ہوئے اور پھر ہم تباہ شدہ داخلی دروازے سے اندر رابرٹ کے کمرے میں پہنچ گئے۔ وہاں رابرٹ کی لاش پڑی ہوئی تھی اور تمہاری آواز ہم نے عقبی کمرے کے پیچھے اس راہداری میں سے آتی سنی جو لیبارٹری کے راستے کی راہداری ہے۔ میں رابرٹ کے ساتھ سیکورٹی سیکشن کو دیکھ چکا تھا اس لئے میں سیکورٹی سیکشن کے بارے میں سب کچھ جانتا تھا۔ تمہاری آواز سن کر ہم عقبی کمرے کی طرف بڑھے اور ابھی ہم کمرے میں ہی تھے کہ راہداری کے اختتام میں خوفناک دھماکہ ہوا۔ یہ دھماکہ اس قدر زور دار تھا کہ کچھ دیر تک تو ہم ساکت رہ گئے پھر ہم نے تمہاری آوازیں دوبارہ سنیں تو ہم سمجھ گئے کہ یہ دھماکہ آپ لوگوں نے کیا ہے۔ ہم بھی راہداری کی طرف بڑھے تو اس وقت تم اور تمہارے ساتھی تباہ شدہ دروازہ کراس کر کے دوسری طرف

راہداری میں داخل ہو چکے تھے۔ پھر فائرنگ کی آواز کے ساتھ ہی انتہائی خوفناک دھماکہ ہوا اور اس کے بعد تیز گڑگڑاہٹ اور پھر دھماکوں کا ایک خوفناک سلسلہ شروع ہو گیا اور راہداری کی چھت تباہ ہو کر نیچے گر گئی جس میں تم لوگ موجود تھے۔ میں نے اپنے ساتھیوں کی مدد سے اس ملبے کو ہٹایا اور تم سب کو شدید زخمی حالت میں وہاں سے اٹھا کر ہم سیکورٹی سیکشن سے ہوتے ہوئے واپس باہر آئے تو اس دوران لیبارٹری تو آتش فشاں کا روپ دھار چکی تھی جبکہ آگ اور تباہی سیکورٹی سیکشن کو بھی اپنی لپیٹ میں لے چکی تھی۔ بہرحال ہم پہلے نکل چکے تھے اور تم سب چونکہ شدید زخمی تھے اس لئے ہم نے تمہاری جیپ اور اپنی کاروں کے ذریعے تم سب کو فوری طور پر جاگرن کے اس ہسپتال میں پہنچایا اور ڈاکٹر جانسن اور اس کی ٹیم نے تمہارے آپریشنز کئے اور تم زندہ بچ گئے۔ میں نے اپنے ساتھیوں کو واپس بھجوا دیا تھا لیکن میں اس دوران مسلسل یہاں ہسپتال میں رہا اور اب ڈاکٹر جانسن نے جب واپس آکر تمہارے بارے میں بتایا تو میں تم سے ملنے یہاں آگیا"...... ہائٹ نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ واقعی یہ اللہ تعالیٰ کا خاص کرم ہو گیا ہے کہ اس نے تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو بروقت بھیج دیا۔ بہرحال میں تمہارا اور تمہارے ساتھیوں کا تہہ دل سے مشکور ہوں اور اگر اللہ تعالیٰ نے توفیق دی تو تمہارے اس احسان کا قرض میں ضرور اتار دوں گا"۔

عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں۔ میرے لئے یہ بات باعث مسرت ہے کہ میں تمہارے کسی کام آیا ہوں۔ اب مجھے اجازت دو اور تم بے فکر رہو۔ یہاں تم سب کا بھرپور انداز میں علاج ہو گا اور حکومت کا کوئی آدمی یہاں تک نہیں پہنچ سکتا۔ میں بھی روزانہ تو نہیں بہرحال دوسرے تیسرے روز آتا رہوں گا۔ گڈ بائی"...... ہائٹ نے کہا۔

"شکریہ۔ البتہ ایک کام کرو کہ کوئی لانگ رینج ٹرانسمیٹر مجھ تک پہنچا دو تاکہ میں پاکیشیا کال کر کے انہیں بتا سکوں کہ نہ صرف مشن مکمل ہو چکا ہے بلکہ ہم بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے بچ گئے ہیں ورنہ ہو سکتا ہے کہ وہ بھی یہی سمجھیں کہ ہم بھی لیبارٹری کے ساتھ ہی جل کر راکھ ہو چکے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں بھجواتا ہوں۔ ٹرانسمیٹر میری کار میں موجود ہے"...... ہائٹ نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ عمران واقعی اسے انتہائی تشکرانہ نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

ختم شد

عمران اور کرنل فریدی سیریز میں ایک دلچسپ اور یادگار ناول

نائٹ فائٹرز

مکمل ناول

مصنف
مظہر کلیم ایم اے

نائٹ فائٹرز ———

ایکریمیا کی ایک ایسی کمانڈو تنظیم جس نے ایک اسلامی ملک میں قائم پاکیشیا کے اہم سنٹر کی تباہی کی منصوبہ بندی کی۔ وہ منصوبہ بندی کیا تھی؟

وہ لمحہ ———

جب کرنل فریدی نے کافرستان کے وزیر اعظم کا حکم تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔

❖ وہ حکم کیا تھا جس کو تسلیم کرنے کی بجائے کرنل فریدی نے کافرستان کو ہمیشہ کے لئے چھوڑ دینے کا فیصلہ کر لیا۔ کیا کرنل فریدی نے واقعی ایسا کیا؟

نائٹ فائٹرز ———

جس کے خلاف عمران، پاکیشیا سیکرٹ سروس اور کرنل فریدی سب بیک وقت میدان میں کود پڑے۔

نائٹ فائٹرز ———

جس کے پیچھے عمران اور کرنل فریدی علیحدہ علیحدہ کام کر رہے تھے۔ لیکن نائٹ فائٹرز پھر بھی مشن کی تکمیل تک پہنچ گئے۔

اسلامی سکیورٹی ———

ایک نئی تنظیم جس کا چیف کرنل فریدی کو بنا دیا گیا۔ کیسے اور کیوں؟

وہ لمحہ ———

جب عمران، پاکیشیا سیکرٹ سروس اور کرنل فریدی ایک دوسرے کے مقابل آ گئے اور پھر ایک دوسرے پر گولیوں کی بارش شروع ہو گئی۔

وہ لمحہ ———

جب کرنل فریدی اور عمران کے درمیان جان لیوا فائٹ شروع ہو گئی۔ اس فائٹ کا انجام کیا ہوا؟

وہ لمحہ ———

جب کرنل فریدی کو سب کے سامنے اپنے مشن کی ناکامی اور عمران کے مشن کی کامیابی کا اقرار کرنا پڑا۔

انتہائی خونریز اور اعصاب شکن جدوجہد پر مشتمل ایک ایسی کہانی جس کا ہر لمحہ موت اور قیامت کے لمحے میں تبدیل ہو گیا۔

کیا نائٹ فائٹرز اپنے مشن میں کامیاب ہو گئے اور عمران اور کرنل فریدی آپس میں لڑتے رہ گئے؟